تصوف کے موضوع پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے منفرد رسالہ

"اَلْیَاقُوْتَۃُ الْوَاسِطَۃُ فِیْ قَلْبِ عَقْدِ الرَّابِطَۃِ"

کی تشریح و تخریج بنام

ولایت کا آسان راستہ: تصورِ شیخ

مصنف:

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت پروانۂ شمعِ رسالت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

تصوف کے موضوع پر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہ کے منفرد رسالہ

الیاقوتۃ الواسطۃ فی قلب عقد الرابطۃ

کی تشریح وتخریج بنام

ولایت کا آسان راستہ
تصوّرِ شیخ

مصنّف:

ازاعلیٰ حضرت مجدّدِ دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

شارح:

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علّامہ مولانا ابو صالح مفتی محمّد قاسم قادری مدظلہ العالی

پیشکش

مجلس: المدینۃ العلمیۃ (شعبۂ کتبِ اعلیٰ حضرت)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

الصلوة والسلام علیك یارسول اللّٰه وعلی اٰلك واصحابك یاحبیب اللّٰه

نام کتاب : الیاقوتة الواسطة في قلب عقد الرابطة
تشریح وتخریج بنام : ولایت کا آسان راستہ (تصوّرِ شیخ)
مصنف : اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن
شارح : شیخ الحدیث مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی
پیش کش : مجلس المدینة العلمیة (شعبۂ کتب اعلیٰ حضرت)
پہلی بار : جمادَی الاولیٰ ۱۴۳۷ھ، فروری 2016ء تعداد: 10000 (دس ہزار)
ناشر : مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

مکتبة المدینہ کی شاخیں

- ……**کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون : 021-32203311
- ……**لاھور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون : 042-37311679
- ……**سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار فون : 041-2632625
- ……**کشمیر** : چوک شہیداں، میرپور فون : 058274-37212
- ……**حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون : 022-2620122
- ……**ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون : 061-4511192
- ……**اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون : 044-2550767

E.mail:ilmia@dawateislami.net
Ph:34921389-90-91 Ext:1268

مدنی التجا: کسی اور کو یہ تخرج شدہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

www.dawateislami.net

فہرست

نمبرشمار	عنوان	صفحہ
1	نیتیں	4
2	المدینۃ العلمیۃ	5
3	پیش لفظ	7
4	دلیل دینا دعویٰ کرنے والے کے ذمہ ہے	12
5	جب تک کسی چیز کا ممنوع ہونا ثابت نہ ہوجائے وہ جائز ہوتی ہے....	13
6	بدعت کی تعریف	33
7	تصوّرِ شیخ کا طریقہ	63
8	تصوّرِ شیخ کا طریقہ اکابر اولیاء کا معمول رہا	77
10	ہیأت عبادات توقیفی ہے	84
11	کسی فعل کی مطلقاً اجازت ملنے کے بعد اس کی بعض صورتوں کو ممنوع قرار دینا شریعت کی مخالفت ہے..................	84
12	بدعتِ شرعیہ سے مراد	85
13	اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی کے معمولات اچھے اور جائز ہیں.....	86
14	کفار سے غیرِ شعار میں اتفاقی مشابہت ہرگز وجہِ ممانعت نہیں	86
15	ثمراتِ درود پاک	92
16	امام محمد بن السید بَطَلْیُوسی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ کی مزار پُر انوار بھیجی گئی عرضی..	96
17	مزارِ اقدس صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم پر حاضری کے آداب	97
18	مآخذ و مراجع	111

www.dawateislami.net

''فیضانِ تصورِ شیخ''

کے تیرہ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ''13 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: **نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ** مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (''المعجم الکبیر'' للطبرانی، الحدیث:٥٩٤٢،ج٦، ص١٨٥، داراحیاء التراث العربی بیروت)

دو مَدَنی پھول: ﴿1﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿2﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

{1} رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا {2} حتَّی الْوَسع اِس کا باوُضُو اور {3} قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا {4} قرآنی آیات اور {5} اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا {6} جہاں جہاں ''اللّٰہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور {7} جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا {8} (اپنے ذاتی نسخے پر) ''یادداشت'' والے صفحہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا {9} (اپنے ذاتی نسخے پر) عِندَ الضَّرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا {10} کتاب مکمل پڑھنے کے لیے روزانہ چند صفحات پڑھ کر علمِ دین حاصل کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا {11} اس کتاب کو پڑھ کر تصورِ شیخ قائم کرنے کی کوشش کروں گا {12} اپنے پیرو مرشد اور تمام اولیائے کرام اور بزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہ کی عقیدت و تعظیم کو دل میں مزید پختہ کرونگا {13} کتابت وغیرہ میں شَرعی غلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا۔

(ناشرین و مُصنّف وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا۔)

www.dawateislami.net

المد ینة العلمیة

از شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ

مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور **اشاعتِ علمِ شریعت** کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے **متعدد مجالس** کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس '' **المد ینة العلمیة** '' بھی ہے جو **دعوتِ اسلامی** کے **علماء و مفتیانِ کرام** کَثَّرَ ھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل **چھ شعبے** ہیں:

{1} شعبۂ کُتبِ اعلیٰ حضرت　　{2} شعبۂ درسی کُتُب

{3} شعبۂ اصلاحی کُتُب　　{4} شعبۂ تراجِم کتب

{5} شعبۂ تفتیشِ کُتُب　　{6} شعبۂ تخریج

''**المدینة العلمیة**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دِین ومِلّت، حامیٔ

www.dawateislami.net

سنّت ، ماحئ بدعت ، عالمِ شریعت ، پیرِ طریقت ، باعثِ خیر و برکت ،حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیۡہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی ، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''المدینة العلمیة'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت ، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

www.dawateislami.net

پیش لفظ

تصوّرِ شیخ کا عمل بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِیۡن سے چلا آ رہا ہے، اس کے طریقے بھی ان کی کتابوں میں موجود ہیں اور یہ بہت اچھا عمل ہے لیکن کچھ لوگ شیطانی بہکاوے میں آ کر عوام کو گمراہ کرنے اور انہیں نیک ہستیوں سے دور کرنے کیلئے مختلف قسم کے وسوسے دیتے ہیں، انہی وسوسوں کو جڑ سے کاٹنے کیلئے اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ الرَّحۡمٰن نے یہ رسالہ "اَلْیَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَةُ فِيْ قَلْبِ عَقْدِ الرَّابِطَةِ" (وہ یاقوت جو خالص عقدِ رابطہ کا ذریعہ ہے) ۱۳۰۹ ہجری میں تحریر فرمایا اور مسلمانوں کے عقائد کی اصلاح کے عظیم جذبہ کے پیشِ نظر ان شیطانی وسوسوں کو دلائل کے ساتھ دور کرتے ہوئے تصوّرِ شیخ کے اس عمل کو نہ صرف بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِیۡن کے فرامین سے ثابت کیا بلکہ دلائل میں ان اکابرین کی عبارتیں بھی ذکر کیں جو وسوسہ دینے والوں کے نزدیک بھی محترم و معتبر ہیں۔

یہ رسالہ اپنے اختصار و جامعیت کی بناء پر فی زمانہ تشریح طلب تھا چنانچہ شیخ الحدیث مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری مَدَّظِلُّهُ الْعَالِی نے اس کے مشکل مقامات کی تشریح، مشکل الفاظ کی تسہیل کا کام سرانجام دیا اور پڑھنے والے کی توجہ برقرار رکھنے کیلئے خود کو امام اہلسنّت رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۡهُ کی جانب سے مخاطب کیا ہے۔

تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مجلس "المدینۃ العلمیہ" کے شعبۂ کتب اعلیٰ حضرت کے مدنی علماء نے اس پر مندرجہ

www.dawateislami.net

ذیل کام کئے:

۱۔آیات واحادیث اور دیگر عبارات کی مقدور بھر تخریج کی گئی ہے۔

۲۔آیاتِ قرآنیہ کا ترجمہ ''کَنْزُالْاِیْمَان'' سے کیا گیا ہے۔

۳۔مشکل الفاظ پر بھی حَتَّی الْاِمْکان اعراب کی ترکیب کی گئی ہے تاکہ تلفُّظ کی غلطی سے بچا جاسکے۔

۴۔اغلاط سے حَتَّی الْمَقْدُور محفوظ رکھنے کیلئے تقابل، پروف ریڈنگ کے مراحل سے گزارا گیا ہے۔

۵۔عربی وفارسی عبارات کا اصل کتب سے تقابل اور نظرِ ثانی بھی کی گئی ہے۔

۶۔جن عبارتوں کی تخریج کتب کی عدم دستیابی کی بناء پر نہ ہوسکیں، حاشیہ میں ان کے صرف نام لکھ دیے گئے ہیں تاکہ بعد میں دستیابی کی صورت میں کسی بڑی تبدیلی کے بغیر ان کی تخریج کی جاسکے۔

۷۔عربی اردو اور فارسی عبارتوں کو جداگانہ فاؤنٹ سے ممتاز کیا گیا ہے۔

۸۔طویل عربی اور فارسی عبارات کا ترجمہ ان کے سامنے ہی کردیا گیا ہے تاکہ پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو۔

۹۔آیاتِ قرآنیہ کو منقش بریکٹ ﴿ ﴾، متنِ احادیث کو ڈبل بریکٹ (( ))، اور دیگر اَہم عبارات کو Inverted commas '' '' سے ممتاز کیا گیا ہے۔

۱۰۔نئی گفتگو نئی سطر میں درج کی گئی ہے تاکہ پڑھنے والوں کو آسانی ہو۔

۱۱۔علاماتِ ترقیم مثلاً: فل اسٹاپ (۔)، کومہ (،)، کالن (:) وغیرہ کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

۱۲۔فہرست میں اہم نکات کو جدا جدا لکھ کر پورے رسالہ کا اجمالی خاکہ پیش کر دیا گیا ہے۔

۱۳۔آخر میں مآخذ و مراجع کی فہرست، مُصَنِّفِیْن و مُؤَلِّفِیْن کے نام، ان کے سنِ وفات مع مطابع ذکر کردی گئی ہے۔

رسالہ کی ترتیب یوں رکھی گئی ہے کہ پہلے تشریح پھر امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تصنیف "اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَۃ" سے تصوّرِ شیخ کا طریقہ بیان کیا گیا ہے اس کے بعد اس رسالہ کے متن کو بھی شامل کیا گیا ہے اور تخریج کا کام بھی اسی میں سرانجام دیا گیا ہے۔

اس ''رسالہ'' کو پیش کرنے میں آپ کو جو خوبیاں دکھائی دیں وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا، اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نظرِ کرم، علمائے کرام بالخصوص شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کے فیض سے ہیں اور جو خامیاں نظر آئیں ان میں یقیناً ہماری کوتاہی ہے۔

دعا ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ اس ''رسالہ'' کو عوام وخواص کے لیے نفع بخش بنائے!

آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم

شعبۂ کتب اعلی حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت

(مجلس المدینۃ العلمیۃ)

www.dawateislami.net

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تصوّرِ شیخ

سوال:

علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک شخص مرشد کی صورت کو فیض پانے کا وسیلہ سمجھ کر ذِکر یا مُراقبہ کے وقت اس کا تصوُّر کرتا ہے چنانچہ شاہ وَلِیُّ اللّٰه رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه نے نقشبندیوں کے اشغال و وظائف کے بیان میں اپنی کتاب ”قول الجمیل“ میں فرمایا ہے:

وإذا غاب الشيخ عنه يتخيّل صورته بين عينيه بوصف المحبة و التعظيم فتفيد صورته ما تفيد صحبته.

ترجمہ: ''اور جب مرشد اس کے پاس نہ ہو تو محبت اور تعظیم سے اس کی صورت کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان ہونے کا تصور جمائے، تو اس مرشد کی خیالی صورت وہی فائدہ دے گی جو اس کی صحبت دیتی ہے۔''

اور یہ تصور اس طور پر کرے کہ اللّٰه تَبَارَكَ وتَعَالٰی کی بارگاہ سے فیض مرشد میں نازل ہو کر مُرید کے لطائف پر وارد ہوتا ہے، اور یہ تصوُّر بھی اس وقت تک کرے جب تک اللّٰہ تعالٰی کی پاک ذات سے اس مرید کا رابطہ و تعلق کامل طور پر قائم نہ ہو جائے، اور جب کامل مناسبت و تعلق حاصل ہو جائے تو پھر اس تصوُّرِ شیخ کو ضروری نہ جانے، پس اب سوال یہ ہے کہ ایسے شخص کے لئے تصوُّرِ شیخ جائز ہے یا نہیں جبکہ وہ مرشد کو صرف فیض حاصل کرنے کا واسطہ اور وسیلہ جانتا ہے، نہ عَالِمُ

www.dawateislami.net

اَلْغَیُب (غیب جاننے والا) نہ حاضر وناظر اور نہ ہی پیر کو لائقِ عبادت و لائقِ سجدہ جانتا ہے، بلکہ اِن اُمور کا غیرِ خدا کے لئے ثابت کرنا شرک سمجھتا ہے، اگر یہ تصورِ شیخ جائز ہے تو کیا اس کی دلیل قرآن سے ہے یا حدیث سے یا مجتہدین کے اقوال سے یا امت کے اجماع سے ثابت ہے؟ اور اگر یہ تصور جائز نہیں تو اَدِلّہ اربعہ (قرآن، حدیث، اجماع، قیاس) میں اس کے ممنوع ہونے پر کون سی دلیل ہے؟ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا (بیان کرو تمہیں اجر دیا جائے۔)

الجواب

الحمد للّٰه الذي هدانا لربط	''تمام تعریفیں اس ذات کے لئے
القلوب بأعظم برزخ بين	جس نے ہمیں اس مُقَدَّس ذات
الإمكان والوجوب والصّلاة	کے ساتھ دلوں کو جوڑنے کی ہدایت
والسّلام على أجمل مطلوب	فرمائی جو بندے اور خدا کے
أجلّ وسيلة لإصلاح الخطوب	درمیان سب سے عظیم وسیلہ وذریعہ
صلاة تمحو رَين العيوب	ہیں یعنی حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ
وتمثل في الفؤاد صورة	تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم، اور درود وسلام ہو
المحبوب منشهداً بالتوحيد	اس ذات پر جو حسین ترین مطلوب،
لعلّام الغيوب وبالرّسالة	امور کو درست کرنے کے لئے سب
الكبرى لشفيع الذنوب صلى	سے جلیل القدر وسیلہ وذریعہ ہیں ایسا
اللّٰه تعالى عليه وسلم وعلى آله	درود ہو جو ہمارے عیبوں کے زنگ کو

www.dawateislami.net

وصحبه وسائط الكرم . قال الفقير عبد المصطفى أحمد رضا المحمّدي السنّي الحنفي القادري البركاتي البريلوي لمّ الله تعالى شعثه وتحت اللواء الغوثي بعثه.

مٹادے اور ہمارے دلوں میں محبوب کی صورت نقش کردے اس حال میں کہ ہم عَلَّامُ الْغُيُوْب (غیبوں کو جاننے والی ذات) کے لئے توحید کی اور شَفِيْعُ الذُّنُوْب (گناہوں کی شفاعت فرمانے والی ذات) کیلئے سب سے بڑی رسالت کی گواہی دینے والے ہیں، درودوسلام بھیجے اللہ تعالیٰ ان پراور انکی آل واصحاب پر جوجُودوکرم کے واسطے ہیں اللہ کی بارگاہ میں محتاج عبدالمصطفیٰ احمد رضا محمدی، سنی، حنفی، قادری، برکاتی، بریلوی (اللہ تعالیٰ اس کے کاموں میں ترتیب پیدا فرمائے اور قیامت کے دن حضور غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جھنڈے کے نیچے اٹھائے) کہتا ہے:

رابطہ قائم کرنے کیلئے مرشد کا تصور کرنا اَز روئے شرع جائز ہے، اولیاءِ کرام کی بول چال میں اسے برزخ بھی کہتے ہیں اور یہ صاف دل صوفیاءِ کرام (اللہ تعالیٰ ان کے کامل رازوں سے ہمیں پاکیزہ فرمائے) میں انکے مُتقدِّمِیْن ومُتأَخِّرِیْن (اگلوں پچھلوں) میں جاری ہے اور ان سے منقول ہے اور ان اولیاءِ کرام کی بلند رتبہ تصنیفات اور عظمت وشرافت والے مکتوبات اور اَسرار ولطائف والے ملفوظات میں کثرت کے ساتھ مذکوراور موجود ہے یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے۔

ایک نہایت اہم اصول

اس بات کو مضبوطی کے ساتھ تھام لینا چاہیے کہ شریعت کا اصول ہے کہ

”دلیل دینا دعویٰ کرنے والے کے ذمہ ہے“

www.dawateislami.net

یعنی جو اِسے ناجائز کہتا ہے وہ دلیل دے کیونکہ جو اِسے جائز مانتا ہے اُسے دلیل کی ضرورت نہیں کہ وہ ایک عظیم اصول سے اُسے جائز کہتا ہے اور وہ اصول یہ ہے کہ **"جب تک کسی چیز کا ممنوع ہونا ثابت نہ ہو جائے وہ جائز ہوتی ہے"۔**

بعض حضرات جہالت کی وجہ سے یا جان بوجھ کر جاہل بنتے ہوئے دھوکہ کھاتے ہیں یا جان بوجھ کے دھوکہ دیتے ہیں کہ تم جائز ہونے کا دعویٰ کرنے والے ہو اور ہم اس جواز کے مُنکِر ہیں لہٰذا اے جائز ماننے والو! تم دلیل دو حالانکہ یہ سخت بے توجہی وغفلت یا دھوکہ اور فریب دہی ہے یا تو ایسے لوگ جانتے نہیں یا جانتے تو ہیں لیکن مانتے نہیں کہ جائز کہنے کا مطلب صرف اتنا ہوتا ہے کہ اس کام سے منع نہیں کیا گیا یا یہ مطلب لے لیں کہ اس کام کا نہ تو حکم دیا گیا ہے اور نہ ہی منع کیا گیا، تو جو شخص کسی شے کو جائز قرار دے رہا ہے وہ تو صرف اس شے کے بارے میں حکم یا ممانعت کے وارد ہونے کی نفی کرنے والا ہے مُنکِر نہیں ہے اور صرف نفی کرنے والے پر عقلاً اور شرعاً دلیل دینا لازم نہیں بلکہ جو شخص کسی چیز کو حرام اور ممنوع کہہ رہا ہے حقیقتاً وہ اس بات کا دعویٰ کرنے والا ہے کہ شریعت نے اس شے سے منع کیا ہے پس اب اس پر دلیل دینا ضروری ہے کہ شریعت نے کہاں اس چیز سے منع کیا ہے۔

علامہ عبدالغنی نابلسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اپنے رسالے "اَلصُّلْحُ بَیْنَ الْاِخْوَان" میں فرماتے ہیں:

وليس الاحتياط في الافتراء ترجمہ "اور حرمت وکراہت ثابت

www.dawateislami.net

علی اللّٰہ تعالٰی بإثبات الحرمة والکراھة الذین لا بدّ لھما من دلیل بل في الإباحة التي ھي الأصل.

کرکے **اللّٰہ تعالٰی** پر جھوٹ باندھنے میں احتیاط نہیں ہے حُرمت وکراہت ثابت کرنے کیلئے دلیل کا ہونا ضروری ہے بلکہ احتیاط تو مُباح (جائز) ماننے میں ہے کہ جو اصل ہے''۔

علامہ علی مکی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ اپنے رسالہ ''اِقْتِدَاءِ بِالْمُخَالِف'' میں فرماتے ہیں:

من المعلوم أنّ الأصل في کلّ مسألة ھو الصحة، وأمّا القول بالفساد والکراھة فیحتاج إلی حجّة.

ترجمہ: ''یہ بات معلوم ہے کہ ہر مسئلہ میں اصل یہ ہے کہ وہ جائز ہے اور فساد وکراہت کا قول کرنا دلیل کا محتاج ہے''۔

الغرض ان عبارتوں سے ثابت ہوا کہ فقہ میں جو شخص کسی شے کو ناجائز قرار دیتے ہوئے اس سے منع کرتا ہے علم مناظرہ کی اصطلاح میں وہ مُدَّعِی قرار دیا جاتا ہے یہ نہیں کہ جس نے جائز مانا وہ مُدَّعِی اور جو ناجائز مانے اُسے مُنکِر قرار دے دیا جائے لہٰذا ناجائز قرار دینے والا مُدَّعِی ہے اور جائز قرار دینے والا سائل و مُدَّعٰی عَلَیْہ جس سے دلیل کا مطالبہ کرنا پاگل پن یا خود فریبی ہے جائز ماننے والے کے لئے یہی دلیل کافی ہے کہ اس شے کی ممانعت پر شریعت میں کوئی دلیل نہیں، علم

www.dawateislami.net

اصولِ فقہ کی مشہور کتاب "مُسَلَّمُ الثُّبُوت" میں ہے:

كلّ ما عدم فيه المدرك الشرعي للحرج في فعله وتركه فذلك مدرك شرعي لحكم الشارع بالتخيير.

ترجمہ: "ہر وہ طریقہ جس کے بارے میں شریعت میں کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں کوئی واضح دلیل نہیں تو یہ دلیل نہ ہونا ہی اس کے جائز ہونے کی دلیل ہے۔"

فقیر غَفَرَاللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ (اللہ تعالیٰ اسے بخشے) اپنے رسالہ "اِقَامَةُ الْقِيَامَة عَلٰى طَاعِنِ الْقِيَامِ لِنَبِيِّ تِهَامَة" اور "مُنِيْرُ الْعَيْن فِيْ حُكْمِ تَقْبِيْلِ الْإِبْهَامَيْن" وغیرھما میں اس بحث کو واضح کر چکا ہے۔ یہ ان کے علم کی انتہاء ہے لیکن یہ دلیل دینا عقل اور صاحبِ فضل بزرگوں کے نزدیک ڈوبتے کو تنکے کا سہارا والی بات ہے اور ایسی دلیل پیش نہ کرنا پیش کرنے سے بہتر ہے، کسی فعل کے منقول نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ اسے کرنا منع ہے بلکہ ممکن ہے کہ وہ کام کیا گیا ہو لیکن منقول نہ ہوا ہو، اسکی عام فہم مثال یوں سمجھیں کہ کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام کا روزانہ پنج وقتہ نماز پڑھنا کہیں منقول نہیں لیکن اس سے یہ لازم نہیں آ گیا کہ ان سب نے پڑھی ہی نہیں پس واضح ہوا کہ قرآن و حدیث میں نقل نہ ہونا ممانعت کی دلیل نہیں یونہی کسی کام کا نہ کرنا اس کے ناجائز ہونے کو ثابت نہیں کرتا مثلاً صحابہ کرام نے حدیث کی کتابیں ترتیب سے نہیں لکھیں اس سے یہ لازم نہیں کہ کتابیں لکھنا ناجائز ہے کاش منکرین جائز ہونے کا معنیٰ سمجھتے، جواز کا معنیٰ ہے: لَمْ يُؤْمَرْ بِهٖ وَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ (نہ اسکا حکم دیا گیا اور نہ اس سے منع کیا گیا)۔

www.dawateislami.net

مُنکِرین کا دعویٰ

منکرین کہتے ہیں چونکہ فلاں کام (مثلاً تصوّرِ شیخ) کا حکم نہیں دیا گیا لٰہذا یہ ناجائز ہے حالانکہ یہ تو جواز کی تعریف میں آتا ہے تو جائز ہونے کی دلیل ہوئی یا ناجائز ہونے کی۔ جواز کی تعریف کے دو جز ہیں: (1) لَمْ یُؤْمَرْ بِہٖ (اس کا حکم نہیں دیا گیا) (2) لَمْ یُنْہَ عَنْہُ (اس سے منع نہیں کیا گیا) تصوُّرِ شیخ کے ناجائز ہونے پر وہابیہ نے دلیل دی لَمْ یُؤْمَرْ بِہٖ (اسکا حکم نہیں دیا گیا) اب خود غور کریں کہ یہ دلیل جائز ہونے کی ہے یا ناجائز ہونے کی؟

ایک مَنْطِقی دلیل

جواز کی پوری تعریف عام ہے اور یہ دو جُز خاص ہیں، خاص کے پائے جانے سے عام (جواز) پایا جائے گا یا ختم ہو جائے گا؟ خاص کا پایا جانا تو عام کے پائے جانے کی دلیل ہے جیسے انسان کا پایا جانا حیوان کے پائے جانے کی دلیل ہے نہ کہ نہ پائے جانے کی، لٰہذا کوئی فعل منقول ہو لیکن اس کے کرنے کا یا نہ کرنے کا حکم نہ ہو یا فعل منقول ہی نہ ہو تو یہ جواز کی تعریف میں داخل ہو گا کہ دونوں صورتوں میں جواز کی تعریف لَمْ یُؤْمَرْ بِہٖ وَلَمْ یُنْہَ عَنْہُ پائی گئی مگر منکرین اوندھی عقل رکھتے ہیں کہ جواز کی دلیل کو عدمِ جواز کی دلیل بناتے ہیں وَھَلْ ھٰذَا اِلَّا بُھْتٌ بَحْتٌ "اور یہ کتنا حیران کن جھوٹ ہے"۔

یہ مذکورہ بحث بھی فقیر نے اپنے رسائل مذکورہ "إِقَامَةُ الْقِيَامَة" اور "مُنِيرُ الْعَيْن" اور رسالہ "أَنْهَارُ الْأَنْوَارِ مِنْ يَمِّ صَلَاةِ الْأَسْرَار" اور رسالہ "سُرُوْرُ

www.dawateislami.net

اَلْعِیدِ السَّعِید فِي حِلِّ الدُّعاءِ بَعْدَ صَلاۃِ الْعِید" وغیر ہا میں تمام کردی اور ان بحثوں کی بہترین تحقیق وتفصیل خِتامُ الْمُحَقِّقِین، اِمَامُ الْمُدَقِّقِین، أَعْلَمُ الْعُلَماء الکِرام، سَیفُ السُّنَّۃ، عِلْمُ الإسلام سَیِّدُنا الْوالِدِ مولانا نقی علی خان قُدِّسَ سِرُّہُ الْمَاجِد نے اپنی کتاب "اِذَاقَۃُ الْآثَام لِمَانِعِيْ عَمَلِ الْمَوْلِدِ وَالْقِیَام" اور اپنی دوسری عظیم الشان کتاب "أُصُولُ الرَّشَاد لِقَمْعِ مَبَانِي الْفَسَاد" میں بیان فرمائی ہے، ان پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔

منکرین کے دعوے کو مان لیا جائے تو

اب وہابیوں کے اصول یعنی وہابیوں کی اس دلیل کو کہ "جس شے کے بارے میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کچھ منقول نہیں وہ ناجائز ہے" ہے تو یہ ایک تصوّرِ شیخ ہی کیا اکابر اولیائے کرام میں شروع سے اب تک جو وظائف واعمال اور اَشغال واذکار رائج رہے اور جو کچھ ان کا معمول رہا وہ سب کا سب بری بدعت اور حرام وممنوع قرار پائے گا، کیونکہ ان میں بہت سے تو کُلّی طور پر حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم یا صحابہ وتابعین عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان سے ثابت نہیں اور بہت سے وہ ہیں کہ جن کے مخصوص طریقے، مخصوص انداز منقول نہیں لیکن بدبخت منکرین سے کچھ بعید نہیں کہ فرمانِ الٰہی حدیث قدسی: ((مَنْ عَادٰی لِيْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ)) (جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی میں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں) کو بھول کر نہایت ڈھٹائی وبے حیائی کے ساتھ اولیاءِ کرام کے معمولات و وظائف کو بدعت اور حرام قرار دے دیں اور طریقت کے ستونوں اور حقیقت کے اِن بادشاہوں (اولیاءِ کرام) کو بدعتیں ایجاد کرنے والے اور

www.dawateislami.net

برائیاں رائج کرنے والے قرار دے دیں، یہ کہہ دینا ان وہابیوں، دیوبندیوں کے لئے کوئی مشکل نہیں

قَدۡ بَدَتِ الۡبُغۡضَاءُ مِنۡ اَفۡوَاهِهِمۡ وَمَا تُخۡفِيۡ صُدُوۡرُهُمۡ اَكۡبَر	ترجمہ: ''تحقیق انکے مونہوں سے بغض ظاہر ہو چکا اور جو کچھ انکے دلوں میں ہے وہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔''

لیکن یہ یاد رہے کہ وہابیوں کو یہ قاعدہ مان کر اپنے گھر والوں پر بھی ہاتھ صاف کرنا پڑے گا۔

{ 1 } ذرا اِمامُ الطَّائِفَہ (دیوبندی وہابی ٹولے کے امام) اسماعیل دہلوی کے نسب کے اعتبار سے دادا، شاگردی کے اعتبار سے دادا اور بیعت کے اعتبار سے پردادا یعنی جناب شاہ وَلِیُّ اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو بھی سن لو کیسا کُھلا اقرار فرماتے ہیں:

صحبتنا متّصلة إلى رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم وإن لم يثبت تعيّن الآداب ولا تلك الأشغال، اھ ملخصاً.	ترجمہ: ''ہماری صحبت تو رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم تک متصل ہے اگرچہ خاص یہ آداب واشغال ثابت نہیں۔''

اُسی میں ہے:

لا تظنّ النسبة لا تحصل إلّا بهذا الأشغال بل هذا طريق لتحصيلها من غير حصر فيها	ترجمہ: ''یہ نہ سمجھنا کہ نسبت بس انہی اشغال سے حاصل ہوتی ہے بلکہ اس کی تحصیل کے کئی طریقے ہیں

www.dawateislami.net

وغالب الرأي عندي أنّ الصحابة والتابعين كانوا يحصلون السكينة بطرق أخرى.	انہی افعال پر منحصر نہیں، اور میرا زیادہ گمان یہ ہے کہ صحابہ وتابعین اور ہی طریقوں سے نسبت حاصل فرماتے ہیں۔“

{2} وہابیہ کے تیسرے مُعَلِّم مولوی خرم علی (صاحبِ ”نَصِیْحَۃُ الْمُسْلِمِیْن“) ”قَوْلُ الْجَمِیْل“ کے ترجمے ”شِفَاءُ الْعَلِیْل“ میں اس کے بعد لکھتے ہیں:

”مترجم کہتا ہے مُصَنِّف مُحَقِّق (شاہ وَلِیُّ اللہ صاحب) نے کلام دلپذیر (دلپسند کلام) اور تحقیق عَدِیْمُ النَّظِیْر (بےمثل) سے شبہاتِ ناقصین (اعتراض کرنے والوں کے شبہات) کو جڑ سے اکھاڑ دیا، بعضے نادان کہتے ہیں کہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ کے اشغال مخصوصہ (مخصوص وظائف) صحابہ تابعین کے زمانے میں نہ تھے تو بدعتِ سَیِّئَہ (بری ایجاد) ہوئی خلاصۂ جواب یہ ہے کہ جس امر (کام،مقصد) کے واسطے اولیائے طریقت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم نے یہ اَشغال مقرر کئے ہیں وہ امر (کام) زمانہ رسالت سے اب تک برابر چلا آرہا ہے گو (اگرچہ) طُرُق (طریقے) اس کی تحصیل (حاصل کرنے) کے مختلف ہیں، فِی الْوَاقِع (حقیقتاً) اولیائے طریقت، مجتہدین شریعت (جیسے ائمہ اربعہ) کے مانند ہیں، مجتہدین شریعت نے استنباطِ احکامِ ظاہرِ شریعت (ظاہری شریعت کے احکام معلوم کرنے) کے اصول ٹھہرائے (بنائے) اولیائے طریقت نے باطنِ شریعت (شریعت کے خفیہ شعبے) کی تحصیل کے جس کو طریقت کہتے ہیں قواعد مقرر فرمائے تو یہاں بدعتِ سَیِّئَہ کا گمان سراسر غلط

www.dawateislami.net

ہے، ہاں یہ البتہ ہے کہ حضراتِ صحابہ (عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان) کو بسبب صفائیِ طبیعت (طبیعت وفطرت کے صاف و پاک ہونے کی وجہ سے) اور حضورِ خورشیدِ رسالت (اور حضورِ پرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی موجودگی میں) تحصیلِ نسبت میں (نسبت حاصل کرنے میں) اشغال (وظائف) کی حاجت نہ تھی بخلاف مُتَأَخِّرِیۡن (بعد میں آنے والوں) کے کہ اُن کو بسبب بُعدِ زمانِ رسالت کے (زمانہ رسالت کے دور ہونے کی وجہ سے) البتہ اشغالِ مذکورہ کی حاجت ہوئی جیسے صحابہ کرام کو قرآن وحدیث کے فہم میں قواعد صرف ونحو کے دریافت کی حاجت نہ تھی اور اہلِ عجم (غیرِ عرب) اور بِالۡفِعۡل (موجودہ زمانے) کے عرب اُس کے محتاج ہیں، وَاللّٰہُ أَعۡلَم"

امامُ الطَّائِفَہ (اسماعیل دہلوی) کے نسبی اعتبار سے چچا، علم کے اعتبار سے باپ اور طریقت کے اعتبار سے دادا مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب "قَوۡلُ الۡجَمِیۡل" کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:

"اس طرح پیشوایانِ طریقت نے جلسات وہیئات (مخصوص انداز اور طریقے) واسطے اذکارِ مخصوصہ کے (مخصوص اذکار کے لئے) ایجاد کئے ہیں مناسباتِ مَخۡفِیَّہ (پوشیدہ مناسبتوں) کے سبب سے جن کو مردِ صَافِیُ الذِّھۡن (ستھرا ذہن والا) اور علومِ حقّہ (سچے علوم) کا عالم دریافت کرتا ہے (الی قولہ) تو اُس کو یاد رکھنا چاہیے"۔

مولوی خرم علی بلہوری اپنے ترجمے کے ساتھ اسے نقل کرکے کہتے ہیں: "یعنی ایسے امور کو مخالفِ شرع (خلافِ شریعت) یا داخلِ بدعاتِ سَیِّئَہ نہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ بعضے کم فہم سمجھتے ہیں۔"

www.dawateislami.net

{4} مرزا مظہر جانِ جاناں صاحب (جنہیں شاہ وَلِیُّ اللّٰہ صاحب نے اپنے ''مکتوبات'' میں نَفْسِ زَکِیَّہ، قیمِ طریقہ احمدیہ وداعیِ سنّتِ نبویہ ومُتَجَلّی بانواعِ فضائل وفواضل کہا) اپنے ''مکتوبات'' میں لکھتے ہیں:

مراقبات باطوارِ معمولہ کہ درقرونِ متأخرہ رواج یافتہ از کتاب وسنت ماخوذ نیست بلکہ حضراتِ مشائخ بطریق الہام واعلام از مبدءِ فیاض اخذ نمودہ اند شرع ازاں ساکت ست وداخل دائرۂ اباحت.

ترجمہ: ''مخصوص طریقوں سے کئے جانے والے مراقبات جو بعد کے زمانے میں رواج پکڑ گئے ہیں کتاب وسنت سے ماخوذ نہیں ہیں بلکہ مشائخ کرام نے اللّٰہ تبارَکَ وَتَعَالٰی کی طرف سے الہام اور اِعلام (بتانے) کے ذریعے سے اختیار کئے ہیں، شریعت ان معمولات ووظائف کے بارے میں خاموش ہے اور یہ مراقبات اِباحت (جواز) کے دائرے میں داخل ہیں''

{5} اِنہیں مرزا مظہر جانِ جاناں کے ''ملفوظات'' میں ہے:

حضرت مجدد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ طریقۂ نو بیان نمودہ اند.

''حضرت مجدد الف ثانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نیا طریقہ بیان فرمایا ہے۔''

www.dawateislami.net

اُسی میں ہے:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ طریقۂ جدیدہ بیان نمودہ اند.	”حضرت شاہ وَلِیُّ اللّٰہ نے جدید طریقہ بیان فرمایا ہے۔“

اب ان حوالوں کو یاد رکھئے اور دیکھیں کہ وہابیت کے پورے تو جب ہیں کہ آنکھیں بند کر کے اپنے ان بزرگوں کو بھی بدعتی کہہ بھاگیں ورنہ یہ تو سراسر ظلم وستم اور سینہ زوری ہے کہ بڑے بڑے محبوبانِ خدا جو کئی صدیوں سے یہ افعال کرتے چلے آرہے ہیں وہ سب مَعَاذَ اللّٰہ بدعت ایجاد کرنے کے مجرم اورایرے غیرے ٹھہرائے جائیں اور جن کے ہم نے حوالے دیے ہیں ان پر کوئی آنچ اس وجہ سے نہ آئے کہ ان کا تعلق اسمٰعیل دہلوی کے ساتھ بنتا ہے، یہ دین تو نہ ہوا ڈھینگا مُشتی ہوئی، اے حضرت! یہ سب تو ایک طرف رہا اب ذرا اِمَامُ الطَّائِفَہ اسمٰعیل دہلوی کی خبر لیجئے وہ سرِ بازار اپنا اور اپنے پیرومرشد کا بدعتی اور مُخْتَرِعُ الدِّین (دین میں من گھڑت چیزیں لانے والا) ہونے کا اعلان کررہا ہے {5} ”صراطِ مستقیم“ میں لکھتا ہے:

اشغال مناسبۂ ہر وقت ریاضات ملائمۂ ہر قرن جدا جدا می باشند ولھذا	”ہر وقت کے مناسب اشغال ووظائف اور ہر زمانے کے مناسب ریاضتیں اور عبادتیں جدا جدا ہوتی

www.dawateislami.net

محققین ھر وقت از	ہیں اس لئے مختلف سلاسل کے
اَکابرِ ھرطرق در	بڑے بڑے محققین اولیاء نئے نئے
تجدیدِ اشغال کوششھا	وظائف بنانے میں کوشش کرتے
کردہ اند بناءً علیہ	رہتے ہیں اس بنا پر وقت کے تقاضا
مصلحت دید وقت	کے پیشِ نظر مصلحت دیکھتے ہوئے
چناں اقتضا کرد کہ یک	اس کتاب (''صراطِ مستقیم'') کا ایک
باب ازیں کتاب برائے	باب اِس وقت کے مناسب جدید
بیان اشغالِ جدیدہ کہ	اشغال کے لئے متعین رکھا ہے۔''
مناسب ایں وقت ست	
تعین کردہ شود.	

خدا را! ذرا ہٹ دھرمی کی نہیں خدالگتی کہو نہ صرف اشغال بلکہ بدعت کی تعریف کی ساری بحث کا یہیں خاتمہ ہوگیا اب کیا ہوئے وہ فتوے جن میں کسی فعل کے جواز کیلئے قُرونِ ثلاثہ (یعنی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم اور صحابہ وتابعین کے زمانے) کی تخصیص پر جابرانہ اصرار کیا جاتا تھا، اب بات بات پر ((مَنۡ أَحۡدَثَ فِيۡ أَمۡرِنَا هٰذَا مَا لَيۡسَ مِنۡهُ فَهُوَ رَدٌّ)) (ترجمہ: ''جو ہمارے دین کے معاملہ میں وہ چیز ایجاد کرے جو دین سے نہیں تو وہ مردود ہے۔'') اور ((كُلُّ بِدۡعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ)) (ترجمہ: ''ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں ہے'') ان حدیثوں کا تذکرہ کیا گیا، اِمامُ الوَہابیہ اور اس کے پیشوا (شاہ وَلِیُّ اللّٰہ، شاہ عبدالعزیز،

www.dawateislami.net

مرزا مظہر جان جاناں وغیرہا) تیرھویں صدی میں بیٹھے خاص دین کے عظیم ترین معاملے عبادات اور اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کرنے کے طریقوں میں نئی نئی باتیں گڑھ رہے ہیں، جن کا انہیں خود اقرار ہے کہ تین زمانے (نبی کریم عَلَیْہِ السَّلَام ، صحابہ، تابعین کے زمانے) ہی نہیں تین تین چھ اور چھ چھ بارہ زمانوں تک کوئی نام ونشان نہیں ہے لیکن نہ وہ بدعتی ٹھہرتے ہیں اور نہ ان کے اصل ایمان میں خلل آتا ہے نہ ان کے لئے ((أَصْحَابُ الْبِدَعِ كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ)) (''بدعتی جہنمیوں کے کتے ہیں۔'') پڑھا جاتا ہے نہ یہ باتیں مردود اور گمراہی اور فی النار شمار کی جاتی ہیں یہ یَجُوْزُ لِلْوَهَابِي مَا لاَ يَجُوْزُ لِغَيْرِهٖ (''وہابی کے لئے وہ سب جائز ہے جو دوسروں کے لئے ناجائز ہے۔'') کا فتویٰ کہاں سے آیا، اب اسے کیا کہیے مگر یہ کہ ((إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ)) (''جب تیری حیا ختم ہو جائے تو جو چاہے کر۔'')، مولیٰ عَزَّوَجَلَ ان وہابیوں، تبلیغیوں کو ہدایت دے۔ آمین!

چند اهم عبارات

خیر یہ بات دور پہنچی خاص اسی تصوّرِ شیخ کے متعلق چند اکابر علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہ کی عبارتیں حاضر کرتا ہوں لیکن میں نے خود حضرات اولیاء قُدِّسَتْ أَسْرَارُهُم کے ارشادات پیش نہیں کئے اسلئے کہ

اولاً: بالکل ظاہر ہے کہ اولیائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَيْهِم نے ہی ان افعال کو ایجاد کیا ہے اور سب جانتے ہیں کہ یہ تصوّرِ شیخ کا طریقہ بڑے بڑے اولیاءِ کرام کا معمول رہا ہے اور ان کی تصانیف میں بہت جگہ اس کا واضح بیان موجود ہے۔

www.dawateislami.net

البتہ اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہ کے ارشادات ذکر نہ کرنے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ شاید ان کے ارشادات منکر مُتَعَصِّب کو نفع بھی نہ دیں بلکہ شاید کیا یقیناً اولیاءِ کرام کے ارشادات انہیں نفع نہ دیں گے کہ مُنکِر خود بھی اولیاءِ کرام کے قول وفعل سے اس تصوّرِ شیخ کے ثبوت پر مُطَّلِع ہے پھر بھی اسکا انکار کرتا ہے اور اس کو باطل و گمراہی قرار دینے کا دعویدار ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں ہند کے شیخوں کے شیخ، عَاشِقُ الْمُصْطَفٰی، وارثِ انبیاء (علوم انبیاء کے وارث) نَاصِرُ الْاَوْلِیَاء حضرت شیخ عبدالحق محدّث دہلوی قَدَّسَ اللّٰہُ تَعَالٰی سِرَّہُ الْقَوِیّ پر کہ ''أشعّة اللمعات شرح مشکاة'' میں فرماتے ہیں:

وآنچہ مروی ومحکی ست از مشائخ اہل کشف در استمداد از ارواح کمل واستفادہ ازاں خارج از حصر ست ومذکور ست در کتب ورسائلِ ایشاں ومشہور ست میانِ ایشاں وحاجت نیست کہ آں را ذکر کنیم وشاید کہ منکر	ترجمہ: ''اہلِ کشف مشائخ سے کاملین کی روحوں سے مدد طلب کرنا اور ان سے فائدہ حاصل کرنا اس قدر کثرت سے مَرْوِی ہے کہ شمار سے باہر ہے اور ان مشائخ کی کتابوں اور رسالوں میں مذکور ہے اور ان کے درمیان یہ بات مشہور ہے اور ان بزرگوں کے اقوال کو ذکر کرنے کی حاجت نہیں اور شاید کے منکر متعصّب کو ان کے ارشادات

www.dawateislami.net

متعصب سود نکند او را — مبارکہ سے کوئی فائدہ نہ ہوالـلّٰہ تعالیٰ

کلماتِ ایشاں، عَافَانَا اللّٰهُ — ہمیں اس بے ادبی سے عافیت میں

مِنْ ذَالِكَ. — رکھے۔"

افسوس ان مُدَّعیانِ حَقَّانیت (سچے ہونے کا دعویٰ کرنے والے مُنکرین) کی حالت یہاں تک پہنچی کہ بندگانِ خدا جیسے شیخ عبدالحق محدث دہلوی جیسے بزرگ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، محبوبانِ خدا، اولیاءِ کرام کے کلام ان کے سامنے پیش کرنا فضول اور بے فائدہ سمجھتے ہیں بلکہ اس سے ڈرتے ہیں کہ کہیں کہ ان کے مقابلے میں اور بھی گستاخیوں پر نہ اتر آئیں اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام باتوں سے محفوظ فرمائے لہٰذا میں صرف علماءِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ کے اقوال پیش کروں گا یا ان لوگوں کے اقوال کہ جن کے مانے بغیر منکرین کو چارہ نہیں۔

شاہ وَلِیُّ الـلّٰه صاحب کی ایک عبارت تو سائل نے سوال میں نقل کی جس کے ترجمہ میں وہابیوں کے تیسرے معلم "شِفَاءُ الْعَلِيل" میں یوں کہتے ہیں:

"جب مرشد اس کے پاس نہ ہو تو اس کی صورت کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان خیال کرتا رہے بَطَرِیق محبت اور تعظیم کے تو اُس (مرشد) کی خیالی صورت وہ فائدہ دے گی جو اسکی صحبت فائدہ دیتی ہے"۔

پس مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب سے نقل کیا مولانا نے فرمایا: "حق یہ ہے کہ سب راہوں سے یہ راہ زیادہ قریب تر ہے" انتہی۔

اب کون کہے کہ شاہ صاحب یہ وہی راہ ہے جسے کچھ دنوں بعد آپ کے قریب گھر

www.dawateislami.net

والے ٹھیٹ (پکی) بت پرستی قرار دے دینگے۔

{7} شاہ[4] وَلِیُّ اللّٰہ صاحب ''انتباہ'' میں فرماتے ہیں:

الطریق الثالث طریق الرابطة بالشیخ (إلی أن قال) ینبغي أن تحفظ صورته في الخیال وتتوجه إلی القلب الصنوبري حتی تحصل الغیبة والفناء عن النفس.	یعنی: ''خدا تک پہنچنے کی تیسری راہ شیخ کے ساتھ رابطہ کا طریقہ ہے چاہیے کہ اس کی صورت اپنے خیال میں محفوظ رکھ کر قلبِ صنوبری کی طرف متوجہ ہو یہاں تک کہ اپنے نفس میں غیبت وفنا حاصل ہو۔''

{8} اُسی[5] میں ہے:

إن وقفت عن الترقي فینبغي أن تجعل صورة الشیخ علی کتفك الأیمن و تعتبر من کتفك إلی قلبك أمراً ممتداً وتأتي بالشیخ علی ذالك الأمر الممتد وتجعله في قلبك فإنّه یرجی لك بذالك حصول الغیبة والفناء.	یعنی: ''اگر تو ترقی سے رُک رہے تو یوں چاہیے کہ صورتِ شیخ کو اپنے داہنے کندھے پر خیال کرلے اور کندھے سے دل تک ایک جگہ فرض کرے اور اُس پر صورتِ شیخ کو لاکر اپنے دل میں رکھے کہ اس سے تیرے لئے غیبت وفنا ملنے کی امید ہے۔''

یہ عبارتیں شاہ صاحب نے رسالہ ''تاجیہ[6] نقشبندیہ'' سے نقل کیں جس کی نسبت

www.dawateislami.net

لکھا کہ حضرت والدِ بزرگوار یعنی شاہ عبد الرحیم ؒ صاحب اُسے بہت پسند فرماتے اور مریدوں کو اُسی کے مسلک (طریقے) پر چلاتے۔

{9} اسی[8] میں یہ بھی لکھا کہ: ''اگر مرشد سے جدائی دراز ہو تو اپنے تربیت کرنے والے مرشد کی صورت خیال میں حاضر کرا امید ہے کہ اُس کی برکت سے جدائی ملاپ میں بدل جائے گی۔''

{10} شاہ وَلِیُّ اللّٰہ صاحب کی اسی کتاب ''انتباہ'' میں ''رسالہ عزیزیہ[9]'' سے جس کی اجازت اپنے والد ماجد سے پائی لکھا:

صورتِ مرشد پیشِ خود تصوّر کند بعدہ ذکر گوید: الرفیق ثمّ الطریق درحق ایشاں ست وبرائے نفی خواطر نفسانی وھواجس شیطانی ووساوس ظلمانی اثرے تمام دارد''۔

ترجمہ: ''شیخ کی صورت کا تصور اپنے سامنے کرے اس کے بعد ذکر کرے ''پہلے دوست پکڑو پھر سفر کرو'' کا مقولہ انہی لوگوں کے حق میں وارد ہے اور یہ تصوّرِ شیخ نفسانی وسوسوں اور شیطانی حملوں اور تاریکی کے خوف کو دور کرنے کے لئے بہت موثر چیز ہے۔''

{11} اُسی ''انتباہ''[10] میں ''رسالہ عزیزیہ'' سے لکھا:

بلکہ حضرت سُلْطَانُ الْمُوَحِّدِیْن بُرْھَانُ الْعَاشِقِیْن حُجَّۃُ الْمُتَکَلِّمِین

ترجمہ: ''بلکہ مخدوم مولانا قاضی خان یوسف ناصحی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

www.dawateislami.net

شَیخ جَلَالُ الْحَقّ وَالشَّرع وَالدِّین مخدوم مولانا قاضی خان یوسف ناصحی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز چنین می فرمودند کہ صورتِ مرشد کہ ظاہر دیدہ میشود مشاہدۂ حق سبحانہ وتعالی ست در پردۂ آب و گل، واما صورت مرشد کہ در خلوت نمودار می شود آں مشاہدۂ حق تعالی ست بے پردۂ آب و گل کہ ((إِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَۃِ الرَّحْمٰنِ وَمَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ)) درحق او درست شدہ است.

اس طرح فرماتے ہیں کہ شیخ کی صورت جو ظاہر میں ہم دیکھتے ہیں یہ جسمِ انسانی کے پردے میں اللّٰہ تعالیٰ کا مشاہدہ ہے اور شیخ کی صورت جو خلوت میں دیکھتے ہیں یہ جسمِ انسانی کے پردے کے بغیر اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ ہے کیونکہ حدیث (اللہ تعالیٰ نے آدم کو رحمٰن کی صورت پر پیدا کیا اور حدیثِ نبوی جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا) یہ حدیثیں پیر کے حق میں درست ہیں۔‘‘

{12} شاہ عبدالعزیز صاحب ’’تفسیرِ عزیزی‘‘ میں آیتِ مبارکہ ﴿ وَاذْکُرِاسْمَ رَبِّکَ ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

یعنی یاد کن نام پروردگار خود را بر سبیل دوام درہر وقت و ہر شغل خواہ

ترجمہ: ’’اپنے پرودگار کے نام کو ہمیشہ ہر وقت اور ہر کام میں یاد رکھ خواہ زبان کے ساتھ خواہ دل کے ساتھ

www.dawateislami.net

بزبان خواہ بقلب خواہ بروح خواہ بہ سر خواہ بخفی خواہ باخفی خواہ بنفس خواہ ذکر یک ضربی خواہ دو ضربی خواہ بحبس نفس خواہ بے حبس خواہ بدون برزخ خواہ با برزخ إلی غیرِ ذٰلِكَ مِنَ الْخُصُوصِيَّاتِ الَّتِي استَنبَطَها الماهِرُونَ من أَهل الطَّرائِق وتعین احد الشقین ازیں خصوصیات مذکورہ مفوّض بصوابدید شیخ ومُرشد ست کہ بحسب حال ہر چہ را اصلح داند تلقین فرماید چنانچہ در آیت دیگر فرمودہ: ﴿فَسۡـَٔلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ﴾ (پ۱۴، النحل: ۴۳) اھ ملتقطاً.

خواہ روح کے ساتھ خواہ لطیفہ سِر کے ساتھ خواہ لطیفہ خَفی کے ساتھ خواہ لطیفہ اَخْفٰی کے ساتھ خواہ لطیفہ نفس کے ساتھ خواہ ذکر یَک ضَرْبی ہو خواہ دو ضربی خواہ سانس بند کرکے ہو یا بغیر سانس روکے خواہ تصوّرِ شیخ کے ساتھ ہو یا تصوّرِ شیخ کے بغیر، یا اس کے علاوہ وہ خصوصیات جن کو اہلِ طریقت کے ماہرین نے اَخذ کیا ہے ان میں سے کسی ایک صورت کا مُتَعَیَّن کرنا پیرومرشد (کی مرضی) پر ہے کہ جو مرید کے لئے زیادہ بہتر جانے اس کی تلقین کردے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں فرمایا ہے: (ترجمۂ ''کنز الایمان'':) تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو۔''

میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کہتا ہوں: اس عبارت سے جیسا تصوّرِ شیخ کا جائز ہونا

www.dawateislami.net

ثابت ہوا اس کے علاوہ اور بھی بہت سے جَلِیْلُ الْقَدَر فائدے حاصل ہوئے مثلاً:

(1) تصوّرِ شیخ کے ساتھ ذکر کرنا قرآن مجید کی آیت کے حکم کے تحت داخل ہے۔

(2) ذکر کرنے پر قرآن مجید میں جو عظیم ترغیبیں آئی ہیں وہ ترغیبیں اس تصوّرِ شیخ والے ذکر کے لئے بھی ثابت ہونگی گویا قرآنِ عظیم بھی تصوّرِ شیخ کی ترغیب دلا رہا ہے۔

(3) وہ حکم جس میں کوئی قید بیان نہ ہو اس میں اپنی طرف سے کچھ کمی زیادتی کی اجازت نہیں اور اس کا حکم اس کی تمام صورتوں میں جاری رہے گا چنانچہ یہ حکم کہ ''اپنے رب کے نام کا تذکرہ کرو'' ہر قید سے آزاد ہے جس طرح چاہے ذکر کیا جائے ثواب ہوگا کیونکہ شریعت میں مطلق کام کی اجازت ہی اسکی تمام صورتوں کی اجازت کے لئے کافی ہوگی جس کے بعد خاص خاص صورتوں کے لئے خاص دلیلوں کی حاجت نہیں، اصولِ فقہ کی اصطلاح میں جسے مُطْلَق کہتے ہیں اُسے منطق والا مطلق سمجھنا خطا اور غلطی ہے۔

(4) نیک بات میں اگر چند مخصوص چیزیں شامل ہو جائیں تو وہ بری نہیں جب تک اُس مجموعی چیز میں ممانعت کی وجہ شرع سے ثابت نہ ہو۔ مثلاً ذکرِ الٰہی نیک چیز ہے کوئی شخص روزانہ فجر سے پہلے دوزانو بیٹھ کر ایک تسبیح خانہ کعبہ کی سمت منہ کر کے پڑھے تو جائز ہے حالانکہ اس نے ذکرِ الٰہی کے ساتھ (۱) قبل از فجر (۲) روزانہ (۳) بیٹھ کر (۴) دوزانو ہو کر (۵) ایک ہی تسبیح (۶) خانہ کعبہ کی سمت منہ کرنا یہ چھ اُمور مزید شامل کر لئے لیکن چونکہ اس میں کوئی ناجائز چیز پیدا نہیں ہوئی لہٰذا یہ

www.dawateislami.net

جائز ہے۔ یونہی تصوّرِ شیخ ہے کہ اس سے کوئی چیز ناجائز نہیں بنی لہٰذا وہ جائز ہے اور مجموعہ کے ممنوع ہونے کی مثال کوئی آدمی بَیْتُ الْخَلاء میں جا کر ذکر کرتا ہے اگرچہ ذکر کرنا جائز، بیت الخلاء میں جانا جائز لیکن مجموعہ ایسا ہے جس سے شرع نے منع کیا کہ ناپاک جگہ ذکرِ الٰہی منع ہے۔

(5) جو شخص کسی چیز کو جائز مانتا ہے اس کے لئے اسی قدر کافی کہ یہ خاص صورت مطلق کے تحت داخل ہے جو اسے ممنوع بتاتا ہے وہ مُدَّعِی ہے اسی خاص صورت سے مُمانعَت شریعت سے ثابت کرے۔

(6) عبادت کی مخصوص صورتیں شریعت کے بتانے پر موقوف ہیں لہٰذا چلنے اور رُکنے دونوں میں شرعِ مُطَہَّر کا اِتّباع (پیروی) واجب ہے، جہاں شریعت رُک جائے ہم آگے نہ بڑھیں گے اور جہاں وہ آگے چلے وہاں ہم رُکیں گے نہیں، تو اپنی طرف سے قرآن مجید کے مُطلَق (بے قید) حکم کو مُقیَّد (قید والا) بنا دینا اور مقید کو مطلق بنا دینا منع ہے جس طرح شریعت نے ایک مخصوص طریقے میں عبادت کے کسی طریقے کو مُنْحَصِر کر دیا ہو تو وہاں دوسرا طریقہ بنانا خلافِ شریعت ہے یونہی جہاں شریعت نے کسی خاص طریقے میں منحصر نہ کیا ہو بلکہ اس کام کی ہر طرح سے اجازت دی ہو وہاں پر اس کھلی اجازت کو خاص صورتوں میں منحصر کر دینا ناجائز ہے۔

عباداتِ الٰہیہ کے تَوْقِیْفِی (شرع پر موقوف) ہونے کے یہی معنی ہیں، یہ نہیں کہ عبادت خلافِ قیاس غیر معقول (عقل میں نہ آنے والی چیز) ہے لہٰذا اپنے مورد (خاص صورتوں) پر بند رہے گی جیسے نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی نے گمان کیا،

www.dawateislami.net

اس کی مثال یوں سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان کی مدد کا حکم دیا یہ حکم بغیر قید کے ہے خواہ کوئی پانی پلا کر مدد کرے یا کھانا کھلا کر، یا شفا خانہ کھول کر یا ہسپتال بنا کر یا راستے سے تکلیف دہ چیز اٹھا کر یا بیٹھنے کی جگہ درخت یا سائبان لگا کر، ہر طریقہ جائز ہے یونہی درود شریف پڑھنے کا حکم مطلق دیا خواہ کوئی بیٹھ کر پڑھے یا کھڑے ہو کر، صبح پڑھے یا شام، گھر میں پڑھے یا باہر، نماز سے پہلے پڑھے یا بعد، اذان سے پہلے پڑھے یا بعد، آہستہ پڑھے یا بلند آواز سے، تنہا پڑھے یا دوسروں کے ساتھ جمع ہو کر، شریعت نے درود پڑھنے کو کسی خاص صورت کے ساتھ مقید نہیں کیا، لہٰذا شریعت نے حکم مطلق رکھا اور قید نہیں لگائی تو وہابیوں دیوبندیوں اور تبلیغیوں کا قید لگانا ناجائز اور باطل و مردود ہے۔

(7) بدعت کی وہابیانہ تعریف و تفسیر کہ ”جو بات زمانہ اقدس نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم میں نہ تھی یا جو کام صحابہ نے نہ کیا یا جو کچھ قرونِ ثلاثہ (زمانہ نبوی، صحابہ، تابعین) میں نہ تھا وہ بدعت ہے“ جب کہ ان سب وہابیوں نے مختلف الفاظ و انداز میں یہی تعریف کی ہے تو یہ تعریفیں سب باطل اور جھوٹی ہیں۔

بدعت کی تعریف

(8) بدعت کی دو اعتبار سے تعریفیں ہیں:

(۱) ہر وہ کام جو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانے میں نہ تھا وہ بدعت یعنی نئی چیز ہے اس تعریف کو لیں تو حدیث: ((کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ)) (”ہر بدعت گمراہی ہے۔“) عام نہیں بلکہ ایسا عام ہے جس سے بعض صورتوں کو مُسْتَثْنٰی

www.dawateislami.net

قرار دیا گیا ہے کیوں کہ مدارسِ دِیْنِیَّہ، کتبِ حدیث، جمعِ قرآن ہزارہا طریقے اس تعریف کے مطابق بدعت تو ہیں مگر گمراہی نہیں بلکہ بہت اچھے ہیں، معلوم ہوا کہ حدیث میں وہ عموم ہے جن میں بہت سی صورتوں کو مُسْتَثْنٰی قرار دیا گیا ہے۔

(۲) بدعت کی دوسری تعریف ہے:

ما أحدث علی خلاف الحق الملتقی عن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم.	ترجمہ: ''ہر وہ چیز جو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ملنے والے حق کے خلاف ایجاد کی جائے۔''

اگر یہ تعریف لیں تو اس میں کسی کام کا استثناء نہیں کیونکہ ہر وہ طریقہ جو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے طریقے کے خلاف ہو وہ باطل ہے۔

پہلی تعریف کو لغوی اور دوسری تعریف کو شرعی کہتے ہیں وہابیوں نے عجیب کھچڑی پکائی کہ آدھی تعریف تو پہلی لے لی کہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور حکم نیچے سے لے لیا کہ ہر نئی چیز ناجائز ہے، یہ خاص ایجاد اِنہی نجدی حضرات کی ہے جس پر شریعت سے بالکل کوئی دلیل نہیں اور جس کی بنا پر شاہ عبدالعزیز اور شاہ وَلِیُّ اللّٰہ صاحب سے ہزار برس تک کے شریعت کے امام اور طریقت کے سردار یا ہزاروں تابعین بلکہ سینکڑوں صحابہ بھی مَعَاذَ اللّٰہ بدعتی و گمراہ قرار پاتے ہیں، اور ان وہابیوں میں سے بعض جری بیباکوں مثلاً صدیق حسن خان بھوپالی وغیرہ نے صحابہ و تابعین کو گمراہ قرار دیا ہے اور وہ بھی کسے! خاص امیر المؤمنین، غَیْظُ الْمُنَافِقِیْن عمر فاروقِ

www.dawateislami.net

اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے بارے میں:

وَسَیَعۡلَمُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَیَّ مُنۡقَلَبٍ یَّنۡقَلِبُوۡنَ

’’اور عنقریب جان لیں گے ظالم کہ کس کروٹ پلٹتے ہیں۔‘‘

(9) کسی چیز کے مَنْقُول نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ اس شے کا نہ ہونا منقول ہو گیا (تفصیل پہلے گزر گئی)۔

(10) نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا کسی فعل کو نہ کرنا اس کے ناجائز ہونے کی دلیل نہیں جیسے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے حدیث کا کوئی مجموعہ خود نہ لکھا یا کوئی بلند و بالا عمارت اپنے رہنے کے لئے نہیں بنائی تو یہ ناجائز ہونے کی دلیل نہیں، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی پیروی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے منع فرمانے میں ہے نہ کرنے میں نہیں۔

(11) یہ جاہلانہ دھوکہ کہ اس طریقے میں کوئی بھلائی ہوتی تو صحابہ ہی کرتے تم کیا ان سے زیادہ دین کی سمجھ رکھتے ہو، محض بے ہودہ اور ناقابلِ سماعت ہے، مثلاً صحابہ کرام نے باقاعدہ مَدارِس نہ بنائے تو بعد والوں کے لئے منع نہیں ہو گئے اور بعد والے مدارس بنا کر ان سے زیادہ سمجھدار نہ ہو گئے۔

(12) اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہ مسلمانوں کی بھلائی کے لئے شَرع کے مطابق جو اِیجادات کرتے ہیں وہ لائقِ مدح اور مقبول ہیں۔

(13) اولیائے کرام اَھلُ الذِّکر ہیں دوسروں کو ان پر اعتراض کا حق نہیں بلکہ اُن کی طرف رجوع کرنا اور جو وہ فرمائیں اس پر عمل کرنا چاہیے۔

www.dawateislami.net

(14) کُفّار کے وہ طریقے جو اُن کا خاص مذہبی طریقہ نہیں اُس میں اگر ان سے اتفاقاً مُشابہت ہو جائے تو ہرگز یہ مُمانَعت کی وجہ نہیں ورنہ حَبْسِ دَم (سانس روکنا) جو کہ ہندو جوگیوں کا مشہور طریقہ ہے یہ ممنوع ہوتا حالانکہ شاہ عبدالعزیز نے اسے جائز قرار دیا ہے۔

(15) آیتِ کریمہ: ﴿فَسۡـَٔلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ﴾ (پ۱۴، النحل: ۴۳) تقلید کے واجب ہونے میں نَص ہے، ''اَھلِ ذِکر'' سے یہودیوں کے علماء مراد لیکر اس کو تقلید کی بحث سے بیگانہ بتانا غیر مُقلِّد وہابیوں کی نری جہالت ہے، اعتبار لفظ کے عموم کا ہوتا ہے خاص سبب کا نہیں، اس کے علاوہ بھی شاہ عبدالعزیز صاحب کی عبارت سے بہت سے فوائد ماہر آدمی نکال سکتا ہے''، شاہ صاحب کی یہ نفیس عبارت کس قدر قابلِ قدر و منزلت ہے کہ چند حرفوں میں کتنے نفیس فائدے بتا گئے اور آدھی بلکہ دو تہائی وہابیت کو خاک میں ملا گئے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن.

{ 13 } اب پھر عبارات کے شمار کی طرف چلئے [۱۲] خاندانِ دہلی کے آقائے نعمت وخداوندِ دولت وَمَرْجَع وَمُنْتَہٰی وَمَفْرَغ وَمَلْجا (جائے پناہ) جناب شیخ مجدد الف ثانی اپنے ''مکتوبات'' کی جلد اول میں فرماتے ہیں:

ہیچ طریقے اقرب بوصول	''اللہ تعالٰی کی بارگاہ تک پہنچنے کے
از طریقِ رابطہ نیست	لئے تصوّرِ شیخ سے زیادہ قریبی راستہ
تا کدام دولتمند را بآں	اور کوئی نہیں (خلاصہ)۔
سعادت مستسعد سازند.	

www.dawateislami.net

{14} نیز ''مکتوبات'' میں ہی ہے:

مخدوما مقصد اقصی ''اے میرے مخدوم! انتہائی مقصد
ومطلب اسنی وصول اور روشن ترین مطلوب اللہ تَبارَک
بجناب قُدِّسَ سِرُّہ خداوندی وَتَعَالٰی کی پاک بارگاہ تک رسائی
ست جَلَّ سُلْطَانُہ لیکن حاصل کرنا ہے لیکن طالبِ راہ
چوں طالب درابتداء ابتدائی زمانہ میں مختلف قسم کے
بواسطۂ تعلقات شتّی دنیاوی تعلقات کی وجہ سے انتہائی
درکمال تدنس وتنزل میل کچیل اور پستی میں ہوتا ہے
ست وجنابِ قدس جب کہ اللّٰہ تعالٰی کی ذاتِ پاک
اوتعالی درنہایت تنزہ انتہائی پاکیزگی اور بلندی میں ہے،
وترفع ومناسبتے کہ اور وہ مناسبت جو فیض دینے اور
سببِ اضافہ واستفاضہ لینے کا سبب بنتی ہے وہ مطلوب اور
است درمیان مطلوب طالب میں نہیں ہوتی لہٰذا ضروری
وطالب مسلوب ست لاجرم ہوتا ہے کہ راستہ جاننے اور دیکھنے
ازپیر راہ دان راہ بین چارہ والے پیر سے اس کا کوئی چارہ
نمودہ کہ برزخ بود (اِلٰی حاصل کیا جائے اور وہ چارہ تصوّرِ
قولہ) پس درابتداء ودر شیخ ہے، پس طالبِ راہ ابتداء میں

www.dawateislami.net

توسط مطلوب رابے آئینہ پیر نمیتواں دید.

پیر کے آئینہ کے بغیر مطلوب کو نہیں دیکھ سکتا۔"

{15} "مکتوبات" کی جلد دوم[14] میں ہے:

نسبت رابطہ ہموارہ شمارا باصاحبِ رابطہ می دارد وواسطۂ فیوض انعکاسی می شود شکرِ ایں نعمت عظمی بجا باید آورد.

ترجمہ: "تصوّرِ شیخ کی وجہ سے مرشد سے تعلق قائم رہتا ہے اور یہ تصور فیض ملنے کا ذریعہ ہے اس نعمتِ عُظمٰی کے حُصُول پر شکر بجالانا چاہیے۔"

{16} جلد سوم[15] میں لکھا:

پرسیدہ بودند کہ لم ایں چیست کہ چوں در نسبت رابطہ فتور مِیرَوَد دراتیان سائر طاعات التذاذ نمی یا بد بدانند کہ ہماں وجھیکہ سبب فتور رابطہ گشتہ است مانع التذاذ ست (إلی قوله) استغفار باید نمود تا بکرم اللہ سبحانہ اثر آں مرتفع گردد.

"انہوں نے سوال کیا کہ اس بات میں کیا راز ہے کہ جب تصوّرِ شیخ میں فُتُور آتا ہے تو تمام عبادتوں میں لذت حاصل نہیں ہوتی وہ جانیں کہ وجہ یہ ہے کہ رابطۂ شیخ میں فتور آنا عبادتوں کی لذت حاصل ہونے میں رکاوٹ ہے، استغفار کرنا چاہیے تاکہ اللہ تعالٰی کے کرم سے اس کا اثر اٹھ جائے۔"

www.dawateislami.net

{17} اور ذرا وہ بھی ملاحظہ ہو جائے جو اُنہوں نے ''مکتوبات'' کی جلد دوم مکتوب سیم میں فرمایا ہے:

خواجۂ محمد اشرف
ورزش نسبت رابطہ را نوشتہ
بودند کہ بحدے استیلا یافتہ
است کہ در صلوات آنرا
مسجود خود میداند ومی
بیند واگر فرضاً نفی کند
منتفی نمیگردد محبّت
اطوار این دولت متمنائے
طلاب ست از ہزاران یکے
را مگر بدہند صاحبِ این
معاملہ مستعد تامُّ المُناسبۃ
ست یحتمل کہ باند ک
صحبت شیخ مقتدا جمیع
کمالات اورا جذب نماید
رابطہ را چرا نفی کنند
کہ او **مسجود إلیہ** ست نہ

ترجمہ: ''خواجہ محمد اشرف نے لکھا تھا کہ رابطہ کی نسبت یہاں غالب ہوگئی ہے کہ نمازوں میں اُسے مَسْجُود جانتا اور دیکھتا ہوں، اگر بالفرض اس کو دور بھی کرنا چاہتا ہوں تو نہیں ہوسکتا، ہم نے جواب دیا (یعنی مجدد الف ثانی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے) اے محبِ محترم! طالبانِ حق اسی دولت کی تمنا کرتے ہیں اور ہزاروں میں سے ایک کو ملتی ہے، ایسے حال والا شخص کامل مناسبت کی اِسْتِعْداد رکھتا ہے اور شیخ مُقْتَدا کی قلیل صحبت سے تمام کمالات کو جذب کرلیتا ہے، رابطہ کی نفی کیوں کرتے ہو، رابطہ مَسْجُود اِلَیْہ ہے نہ مَسْجُود لَہٗ، محرابوں کی اور مسجدوں کی نفی کیوں

www.dawateislami.net

مسجود لهٔ چرا محاریب	نہیں کرتے، اس قسم کی دولت
ومساجد را نفی نکنند ظهور	سعادت مندوں کو نصیب ہوتی ہے
ایں قسم دولت سعادت	تا کہ تمام احوال میں صاحبِ رابطہ کو
منداں را میسّر ست تا در	اپنا وسیلہ سمجھیں اور تمام اوقات اسی
جمیع احوال صاحب رابطه	طرف متوجہ رہیں نہ ان بدبخت
را متوسط خود دانند و	لوگوں کی طرح جو اپنے آپ کو
درجمیع اوقات متوجه او	مُسْتَغْنِی جانتے ہیں اور توَجّہ کے مرکز
باشند نه دررنگ جماعة بے	کو اپنے شیخ کی طرف سے پھیر
دولت که خود را مستغنی	لیتے ہیں۔''
دارند وقبله توجه را از شیخ	
خود منحرف سازند	
ومعاملهٔ خود را برهم زنند.	

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس واضح مفہوم والی عبارت کا ایک ایک لفظ نجدیت کی جڑیں اکھیڑ دینے والا ہے۔

اب ہم علماء کی عبارات پر آتے ہیں، **{19}** پاکیزہ کتاب ''حَدَائِقُ الْأَنْوار فِي الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ الْمُخْتار صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم'' میں ہے:

الحديقة الخامسة في الثمرات	یعنی ''پانچواں حدیقہ ان پھولوں
التي يجتنيها العبد بالصلاة	کے بیان میں جنہیں بندہ حضور سیّدِ

www.dawateislami.net

علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم والفوائد التي یکتسبھا ویقتنیھا.	عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود بھیج کر چنتا ہے اور ان فائدوں کے بارے میں جنہیں درود کی برکت سے حاصل کرتا ہے۔

{20} پھر چالیس فائدے گنوا کر کہتے ہیں:

"الإحدی والأربعون من أعظم الثمرات وأجلّ الفوائد المکتسبات بالصّلاة علیه صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم انطباع صورته الکریمة في النفس".	"وہ فائدہ جو نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود بھیج کر حاصل کرتے ہیں ان جَلِیْلُ القَدر فائدوں میں سے ایک حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صورتِ کریمہ کا دل میں نقش ہونا ہے۔"

{21} امام ابو عبد اللہ[18] ساحلی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ "بُغْیَةُ السَّالِك" میں فرماتے ہیں:

إنّ من أعظم الثمرات وأجلّ الفوائد المکتسبات بالصلاة علیه صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم انطباع صورته الکریمة في النفس انطباعاً ثابتاً متأصّلاً متصلاً، وذالك بالمداومة علی	"ثَمَرات وفوائد کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود بھیج کر حاصل کئے جاتے ہیں ان کے اَعْظَم واَجَل (سب سے عظیم اور جلیل القدر) سے یہ ہے کہ حضور پرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صورتِ کریمہ کا پائدار

www.dawateislami.net

الصلاة على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بإخلاص القصد وتحصيل الشروط والآداب وتدبّر المعاني حتّى يتمكن حبّه من الباطن تمكّناً صادقاً خالصاً يصل بين نفس الذاكر ونفس النبي صلى الله تعالى عليه وسلم، ويؤلّف بينهما في محلّ القرب والصفا... إلخ.	ومستحکم ودائمی نقش دل میں ہوجائے یہ یوں حاصل ہوتا ہے کہ خالص نیت اور شرائط وآداب کی رعایت اور معانی میں غور وفکر کے ساتھ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود بھیجنے میں ہمیشگی اختیار کرے یہاں تک کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت ایسے سچے خالص طور پر دل میں جم جائے جس کے سبب درود بھیجنے والے کے نفس کو حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نفسِ مُبارَک سے ملاقات اور قرب اور صفائیِ قلب کے مقام میں باہم الفت حاصل ہو۔

{22} علامہ فاسی محمد[19] بن احمد بن علی قصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "مطالع المُسرّات شرح دلائل الخيرات" میں فرماتے ہیں:

قد ذكر بعض من تكلّم على الأذكار وكيفية التربية بها أنّه	"یعنی بعض علماء جنہوں نے اذکار اور ان سے مریدین کی تربیت کی

www.dawateislami.net

إذا كمل لا إله إلّا الله محمّد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فليشخّص بين عينيه ذاته الكريمة بشرية من نور في ثياب من نور يعني لتنطبع صورته صلى الله تعالى عليه وسلم في روحانيته ويتألف معها تألّفاً يتكمن به من الاستفادة من أسراره والاقتباس من أنواره صلى الله تعالى عليه وسلم، قال: فإن لم يرزق تشخص صورته فيرى كأنّه جالس عند قبره المبارك يشير إليه متى ما ذكره فإنّ القلب متى ما شغله شيء امتنع من قبول غيره في الوقت (إلى آخر كلامه) فيحتاج إلى تصوير الروضة المشرّفة والقبور المقدّسة ليعرف صورتها ويشخصها

کیفیت بیان کی فرماتے ہیں کہ جب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ذکر کامل ہوجائے تو چاہیے کہ حضور سیدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صورت اُس کے آئینہ روح میں نقش ہوجائے اور وہ الفت پیدا ہوجائے جس کے سبب حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اَسْرار سے فائدہ حاصل کرسکے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے انوار سے کچھ نور چُن سکے، وہی عالم فرماتے ہیں: جسے حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صورتِ کریمہ کا تصوُّر مُیَسَّر نہ ہو وہ یہی خیال جمائے کہ گویا مزارِ مبارک کے سامنے حاضر ہے اور ہر بار ذکر شریف کے ساتھ مزارِ اقدس

www.dawateislami.net

بین عَینیہ من لم یعرفھا من المصلّین علیہ في ھذا الکتاب وھُم عامّۃ الناس وجمھورھم، اھ ملخصاً.

کی طرف اشارہ کرتا رہے یہ اس لئے کہ دل میں ایک تصوُّر جم جائے تو اُس وقت دوسری کسی شے کو قبول نہیں کرتا''

اِسے نقل کر کے علامہ فاسی فرماتے ہیں: جب یہ بات ٹھہری تو روضۂ مطہرہ قبرانور کی تصویر بنانے کی ضرورت محسوس ہوئی کہ جن ''دلائل الخیرات'' پڑھنے والوں کو ان کا نقشہ معلوم نہیں اور اکثر لوگ ایسے ہی ہیں تو انھیں تصور جمانے میں آسانی ہو۔''

{23} شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ مولانا عبدالحق محدّث قُدِّسَ سِرُّہ جَذبُ الْقُلُوب إلٰی دِیارِ الْمَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم وکتاب تَرغِیبُ أَھلِ السَّعَادَۃ میں فرماتے ہیں:

از فوائد صلاۃ بر سید کائنات عَلَیہِ أَفضَلُ الصَّلاۃ است تمثل خیال وے صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم درعین کہ لازم کثرت صلاۃ ست بانعتِ حضور وتوجّہ اللّٰھم صَلِّ وَسَلِّم عَلَیہ اھ ملتقطاً.

''حضور سید کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود شریف پڑھنے کے فوائد میں سے ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا خیال مبارک آنکھوں میں بس جاتا ہے جو کہ کثرتِ درود کو لازم ہے جبکہ درود شریف آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تعریف اور درود کے معنٰی پر توجہ کے ساتھ ہو۔''

www.dawateislami.net

{24} امام محمد[22] ابن الحاج عبدری مکی قُدِّسَ سِرُّہٗ "مَدْخَل" میں فرماتے ہیں:

"من لم يقدر له بزيارته صلى الله تعالى عليه وسلم بجسمه فلينوها كلّ وقت بقلبه وليحضر قلبه أنّه حاضر بين يديه متشفِّعاً به إلى من منّ به عليه كما قال الإمام أبو محمد بن السيد البطليوسي رحمه الله تعالى في رقعته التي أرسلها إليه صلى الله تعالى عليه وسلم من أبيات۔

"یعنی جسے مزار اقدس حضور سید عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زیارت جسم سے نصیب نہ ہوئی ہو وہ ہر وقت دل سے اس کی نیت رکھے اور دل میں یہ تصور جمائے کہ میں حضور پر نور صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہ کے حضور حاضر ہوں حضور سے اس ذات کی بارگاہ میں اپنے لئے شفاعت چاہ رہا ہوں جس نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی امت میں داخل فرما کر مجھ پر احسان کیا جیسا کہ امام محمد بن سید بَطَلْیُوسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی اُسی عرضی میں جو مزار پرانوار پر بھیجی یہ اشعار عرض کئے کہ

إِلَيْكَ أَفِرُّ مِنْ زَلَلِي وَذَنْبِي
وَأَنْتَ إِذَا لَقِيتُ اللّٰهَ حَسْبِي

یَارَسُوْلَ اللّٰہ میں اپنی لغزش و گناہ سے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہی کی پناہ چاہتا ہوں

اور جب میں خدا سے ملوں تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے کافی ہیں

www.dawateislami.net

وَزَوْرَةُ قَبْرِكَ الْمَحْجُوجِ قِدَماً
مُنَايَ وَبُغْيَتِيْ لَوْشَاءَ رَبِّيْ

حضور کی قبر مبارک کی زیارت کہ ہمیشہ سے جس کا حج ہوتا ہے (یعنی لوگ خاص اُس کی نیت کرکے دور دور سے حاضر ہوتے ہیں) میری آرزو ومراد ہے، اگر میرا رب چاہے

فَإِنْ أَحْرُمْ زِيَارَتَهٗ بِجِسْمِيْ
فَلَمْ أَحْرُمْ زِيَارَتَهٗ بِقَلْبِيْ

اگر جسم سے اس کی زیارت مجھے نصیب نہ ہوئی تو دل کی زیارت سے محروم نہیں ہوں

إِلَيْكَ غَدَتْ رَسُوْلَ اللهِ مِنِّيْ
تَحِيَّةُ مُؤْمِنٍ دَنِفٍ مُحِبّ

صبح کے وقت حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوں یَارَسُوْلَ الله! میری طرف سے ایک مُحِب، بیمارِ محبت کا سلام ہو۔

{ 25 } امام احمد بن محمد قسطلانی شارح ''صحیح بخاری'' "مواهب لدنيه ومنح محمديه" اور علامہ محمد زرقانی اسکی شرح میں فرماتے ہیں:

(يلازم الأدب والخشوع والتواضع غاض البصر في مقام الهيبة كما كان يفعل بين يديه في حياته) إذ هو حيّ (ويستحضر علمه بوقوفه بين يديه عليه الصلاة والسلام

''یعنی زائر ادب وخشوع اور عاجزی کو لازم پکڑلے آنکھیں بند کئے مقامِ ہَیْبَت میں کھڑا ہو جیسا حضورِ اقدس صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم کی ظاہری حیاتِ مبارکہ کے عالم میں حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم

www.dawateislami.net

سماعه لسلامه كما هو في حال حياته؛ إذ لا فرق بين موته وحياته في مشاهدته لأمّته ومعرفته بأحوالهم ونياتهم وعزائمهم وخواطرهم، وذالك عنده جليّ لا خفاء به ويمثل) يصوّر (الزائر وجهه الكريم عليه الصلاة والسلام في ذهنه ويحضر قلبه جلال رتبته وعلوّ منزلته وعظيم حرمته) اھ ملخصاً

کے سامنے کرتا کہ وہ اب بھی زندہ ہیں اور تَصَوُّر کرے کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اُسکی حاضری سے آگاہ ہیں اُس کا سلام سُن رہے ہیں بِعَیْنِہٖ اُسی طرح جیسے حالِ حیاتِ ظاہری میں کہ حضور پرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وفات وحیات دونوں حالتوں میں یکساں ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی امت کو دیکھتے اور انکے احوال کو پہچانتے اور انکی نیتوں اور اِرادوں اور دل کے خطرات سے آگاہ ہیں اور یہ سب باتیں حضورِ والا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ایسی روشن ہیں جس میں کوئی پوشیدگی نہیں اور زائر اپنے ذہن میں حضورِ والا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چہرۂ کریمہ کا تصور جمائے اور دل میں حضور کی بزرگی، مرتبہ وبلندیِ قدر واحترامِ عظیم کا خیال جمائے۔"

{26} علامہ[25] رحمت اللہ ہندی تلمیذِ امام ابنُ الہُمام "مَنسَكِ مُتَوَسِّط" اور علامہ[26] علی قاری مکی اسکی شرح "مَسلَكِ مُتَقَسِّط" میں فرماتے ہیں:

(ثمّ توجّه) أي: بالقلب والقالب

"یعنی زیارت کیلئے حاضر ہونے

www.dawateislami.net

(مع رعاية الأدب فقام تجاه الوجه الشريف متواضعاً خاضعاً خاشعاً مع الذلّة والانكسار والخشية والوقار والهيبة والافتقار غاض الطرف مكفوف الجوارح فارغ القلب) من سوى مرامه (واضعاً يمينه على شماله مستقبلاً لوجهه الكريم مستدبراً للقبلة متمثّلاً صورته الكريمة في خيالك) أي: في تخيّلات بالك لتحسين حالك (مستشعراً بأنّه عليه الصلاة والسلام عالم بحضورك وقيامك وسلامك) أي: بل بجميع أفعالك وأحوالك وارتحالك ومقامك وكأنّه حاضر جالس بإزائك (مستحضراً

والا دل وبدن دونوں سے انتہائی ادب کے ساتھ مزارِ اقدس کی طرف متوجہ ہو کر مواجہہ شریفہ میں کھڑا ہو تواضع وخشوع وخضوع وعاجزی وانکساری وخوف ووقار وہیبت ومحتاجی کے ساتھ آنکھیں بند کئے اعضاء کو حرکت سے روکے، دل اس مقصودِ مبارک کے سوا سب سے فارغ کئے ہوئے داہنے ہاتھ کو بائیں پر باندھے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف منہ اور قبلہ کی طرف پیٹھ کرے دل میں حضورِ انور صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ کا تصور باندھے کیونکہ یہ خیال تجھے خوشحال کر دے گا اور خوب یقین کر لے کہ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم تیری حاضری وقیام وسلام بلکہ تمام افعال

www.dawateislami.net

عظمته و جلالته) صلى الله تعالى عليه و سلّم، اھ ملخصاً.

واَحوال اور منزل منزل کوچ و مقام سے آگاہ ہیں اور یہ تصور کر کہ گویا حضور تیرے سامنے حاضر وتشریف فرما ہیں اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عظمت وجلال کا خیال اپنے ذہن میں حاضر رکھ۔''

{27} امام مَجْدُالدِّین ابوالفضل عبداللہ بن محمود موصلی اپنے متن ''مختار'' کی شرح ''اختیار'' میں پھر سلطان اورنگزیب أَنَارَاللّٰہُ تَعَالٰی بُرْھَانَہٗ (اللہ تعالیٰ ان کی دلیل کو منور فرمائے) کی بلند بخت حکومت کے علماء نے ''فتاویٰ عالمگیری'' میں فرمایا:

يقف كما يقف في الصلاة ويمثل صورته الكريمة البهيّة كأنّه نائم في لحده عالم به يسمع كلامه.

''یعنی زائر روضۂ مُنَوَّرہ کے سامنے دَست بستہ (ہاتھ باندھے) باادب یوں کھڑا ہو جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی روشن صورتِ کریمہ کا تصور باندھے گویا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم مَرْقَدِ اَطہر (قبرِ منوّر) میں آرام فرما ہیں زائر کو جانتے اور اس کا کلام سنتے ہیں۔''

www.dawateislami.net

امام اجل [۲۸] قاضی عیاض عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے ''شفاء شریف'' میں امام ابو ابراہیم تُجِیبِی سے نقل فرمایا کہ وہ فرماتے ہیں:

واجب على كلّ مؤمن متى ذكره صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم أو ذُكرعنده أن يخضع ويخشع ويتوقّر ويسكن من حركته ويأخذ في هيبته وإجلاله بما كان يأخذ به نفسه لو كان بين يديه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم ويتأدّب بما أدّبنا اللّٰه تعالى به''.

''ہر مسلمان پر واجب ہے جب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ذکر کرے یا حضور کا ذکر اس کے سامنے کیا جائے کہ خضوع وخشوع ووقار بجالائے، جسم کا کوئی ذرّہ حرکت نہ کرے، حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ہیبت وتعظیم میں اپنے نفس کو اُس طرف پر مُقَیَّد کرے جس طرح خود حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سامنے خاص حضوری میں رہتا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ادب کرے جیسا کہ اللّٰہ تعالٰی نے ہمیں اُس جناب کیلئے مؤدَّب ہونا سکھایا۔''

{28} (جیسے فرمانِ الٰہی ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان

www.dawateislami.net

اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ

(پ۲۶، الحجرات: ۲)

والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت (ضائع) نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

{29} علامہ[۲۹] شہاب الدین خفاجی ''شفاء'' کی شرح '' نَسِيْمُ الرِّيَاض'' میں مذکورہ عبارت پر فرماتے ہیں:

يفرض ذالك ويلاحظه ويتمثله فكأنّه عنده.

یعنی ذکر شریف کے وقت یہ فرض و ملاحظہ کرے کہ خاص حضوری میں ہوں حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صورت کا تصور ایسا جمائے کہ گویا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اسکے پاس جلوہ فرما ہیں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

{30} فاضل[۳۰] رفیع الدین خان مراد آبادی ''تاریخ الحرمین'' میں لکھتے ہیں:

شبے در طواف بودم وہجوم بسیار بود بخیالِ خود حضور آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم

ترجمہ: ''ایک روز میں طواف میں تھا اور ہجوم کثیر تھا اپنے خیال میں میں نے حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

www.dawateislami.net

یاد کردم و تصور نمودم
کہ آں سرور عَلَیْہِ وَآلِہِ الصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَام در طواف ہستند
وجماعۃ صحابہ با آنحضرت
طواف میکنند ومن بطفیل
ایشاں در مجمع حاضرم
وروزے پیش باب بیت اللّٰہ
ایستادہ دُعا میکردم
وباخود قصّۂ روز فتح یاد
کردم وتصور نمودم کہ
جناب اقدس نبوی صَلَّی اللّٰہُ
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم در دروازہ
ایستادہ اند وصحابۂ کرام
بحسب مرتبہ ومقام خود
در خدمت شریف حاضر
اند وکفارِ قریش ترساں
وہراساں در حضور آمدہ
اند وآنحضرت از ایشاں عفو

عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یاد کیا اور تصور کیا
کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ
وَسَلَّم طواف میں ہیں اور صحابہ
کرام کی جماعت بھی آپ صَلَّی
اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ
طواف کررہی ہے اور میں بھی ان
کے طفیل اس مجمع میں حاضر ہوں،
اور ایک دن میں بَیْتُ اللّٰہ شریف
کے دروازے کے سامنے کھڑا دعا
کررہا تھا اور فتح مکہ کا قصہ یاد کیا
اور تصور کیا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی
عَلَیْہِ وَسَلَّم بھی اس دروازے میں
تشریف فرما ہیں اور صحابہ کرام بھی
اپنے مقام اور مرتبہ کے مطابق
خدمتِ اقدس میں حاضر ہیں اور
کفارِ قریش بھی ڈرتے کانپتے آرہے
ہیں اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ
وَسَلَّم ان کو معاف فرمارہے ہیں

www.dawateislami.net

فرمودہ ملاحظۂ ایں حال	یہ حال سبب بنا کہ میں بھی
باعث شد بتوسل از آنجناب	آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ
وَدُعا در حضرت عزت جَلَّتْ	وَسَلَّم کے توسُّل سے اللّٰہ جَلَّ جَلالُهٗ
عَظَمَتُهٗ برائے مغفرت خود	کی بارگاہ میں اپنی اور اپنے رشتے
جمیع اقارب واحباب	داروں اور دوستوں کی مغفرت
وقضائے حوائج دین و دُنیا،	کیلئے اوردین ودنیا کی حاجتیں
و نرجو من اللّٰه الإجابة إن شاء	پوری کرنے کیلئے دعا کروں اورہم
اللّٰه تعالی۔	اللّٰہ تعالیٰ سے قبولیت کی امید رکھتے
	ہیں۔

دوستاں را کجا کنی محروم!	تو کہ با دشمناں نظر داری
دوستوں کو کیونکر محروم رکھے گا	تو جو دشمنوں پر بھی نظر رکھتا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰه فی الحال یہ ''تیس حوالے'' عظیم فائدوں والے ہیں اور جو باقی رہ گئے وہ ان سے بہت زیادہ ہیں پھر انصاف پسند کو اس قدر بھی کافی اور جھگڑالو آدمی کے لئے ایک دفتر بھی مفید نہیں، ہم اللّٰہ تعالیٰ سے معافی اور بے ادبی سے عافیت طلب کرتے ہیں۔

تنبیہِ لطیف

یہ تو شاہ عبدالعزیز عَلَیْهِ الرَّحْمَة کی تقریر سے واضح ہوگیا کہ تصوّرِ شیخ کا جائز ہونا تو قرآنِ مجید کی مُطْلَق (جس میں قید نہ ہو) آیات سے ثابت اور حاصل ہے اور یہ

www.dawateislami.net

بھی ثابت ہوا کہ مسائل کے حل کیلئے اہلِ ذکر یعنی اَوْلِیَاءُ اللّٰہ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ کی طرف رجوع کیا جائے یہ بات قرآنِ کریم کی اس آیت: ﴿ فَسْــٴَـلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾(پ ١٤، النحل: ٤٣) (ترجمۂ کنزالایمان: ''تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو۔'') سے ثابت ہے۔ اور شاہ عبدالعزیز صاحب کے کلام میں اشارہ کے طور پر اور وہابیوں کے تیسرے معلّم مولوی خرم علی کے حوالے سے وضاحت کے ساتھ ثابت ہوا کہ اولیائے طریقت، شریعت کے مجتہدین کی طرح ہیں اور خود وہابی ٹولے کے امام اسمٰعیل دہلوی نے ''صراط مستقیم'' میں ان کا طریقت میں مجتہد ہونا تسلیم کیا ہے، {31} چنانچہ اس نے کہا:

''اولیائے کبار از اصحابِ طرق کہ امامت در فن باطن شریعت حاصل کردہ واجتہاد در قواعد اصلاح قلب کہ خلاصۂ دین متین ست بھم رسانیدہ بودند''.	''مختلف سلاسل والوں میں سے بڑے بڑے اولیاء شریعت کے باطنی شعبہ میں درجۂ امامت حاصل کئے ہوئے ہیں اور دل کی اصلاح جو کہ دین متین کا خلاصہ ہے اس میں درجۂ اجتہاد تک پہنچے ہوئے ہیں۔''

مگر مجھے یہاں یہ بیان کرنا ہے کہ ان حضرات کے اقوال سے صرف تصوّرِ شیخ کا جواز ثابت نہ ہوا بلکہ اس تصوّرِ شیخ کی شدید ترغیب اور تاکید کے ساتھ لالچ دلانا اور تصوّرِ شیخ کا بارگاہِ الٰہی تک پہنچنے کے راستوں میں سب سے قریبی راستہ ہونا خود

www.dawateislami.net

اِن کے امام و مجتہدِ طریقت بلکہ مجتہدِ شریعت کے صریح و روشن اشاروں اور تصریحات سے ثابت ہوگیا، اب یہاں ذہن میں آئے گا کہ آپ نے شریعت کے مجتہد سے اس کا جواز کیسے ثابت کیا تو اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ حضرت مجدّدِ الف ثانی کے اقوال تصورِ شیخ کے بارے میں آپ دوبارہ دیکھ لیں اور اب مرزا مظہر جانِ جاناں کا قول حضرت مجدد الف ثانی کے بارے میں سنئے اور یہ بھی یاد رکھیں کہ اسمٰعیل دہلوی کے دادا شاہ وَلِیُّ اللّٰہ صاحب نے مرزا مظہر جانِ جاناں کی تعریف میں کیا کچھ لکھا ہے، لٰہذا مرزا مظہر جانِ جاناں بھی ان کے نزدیک معتبر ہوئے اب یہی مرزا مظہر جانِ جاناں نے شیخ مجدد الف ثانی (جنھوں نے تصورِ شیخ کو جائز اور بہت عمدہ کہا) کی شان میں فرمایا ہے کہ حضرت مجدد نہ فقط طریقت میں مُجَدِّدْ بلکہ شریعت میں بھی امام مجتہد تھے مکتوب پانزدھم (پندرھویں) میں لکھتے ہیں:

''حضرت مجدد الف ثانی	''حضرت مجدد الف ثانی رَضِیَ اللّٰہُ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہ نائبِ	تَعَالٰی عَنْہُ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ
کامل آنحضرت اند بنائے	تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے کامل نائب تھے
طریقۂ خود را براتباعِ کتاب	اس لئے آپ نے اپنے طریقہ کی
وسنّت گزاشتہ اند وعلماء	بنیاد کتاب وسنت پر رکھی، اور علماء
در اثبات رفع سبابہ رسالہا	نے تَشَہُّد میں انگلی اٹھانے کے
مشتمل بر احادیث صحیحہ	اِثبات (ثابت کرنے) میں بہت سے

www.dawateislami.net

و روایات فقہیۂ حنفیہ تصنیف کردہ اند تا بجائیکہ حضرت شاہ یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرزند اصغر حضرت مجدد نیز دریں باب رسالہ تحریر نمودہ اند ودر نفی رفع یک حدیث بہ ثبوت نہ رسیدہ وترک رفع از جناب حضرت مجدد بنا بر اجتہاد واقع شدہ و سنّت محفوظ از نسخ بر اجتہاد مجتہد مقدم ست''.

رسالے تصنیف کئے جو صحیح احادیث اور فقہ حنفی کی روایات پر مشتمل ہیں، حضرت مجدد الف ثانی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کے چھوٹے فرزند حضرت شاہ یحیٰ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے بھی اس مسئلہ میں ایک رسالہ لکھا اور انگلی اٹھانے کی نفی میں ایک بھی حدیث ثبوت کے طور پر پیش نہ کر سکے اور مجدد الف ثانی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کا تشہد میں انگلی اٹھانے کی نفی کرنا اجتہاد کی بنا پر تھا اور وہ سنت جو منسوخ نہ ہو وہ اجتہاد پر فوقیت رکھتی ہے۔''

اس سے ثابت ہوا کہ مرزا مظہر جانِ جاناں حضرت مجدد الف ثانی کو مُجْتَہِد شریعت مانتے تھے اور حضرت مجدد تو تصورِ شیخ کو جائز اور انتہائی مفید قرار دیتے ہیں تو اِمَامُ الطَّائِفَہ اسماعیل دہلوی وغیرہ مُنْکِرِین جنہیں نہ طریقت میں لیاقت نہ شریعت میں مہارت اور اسے منصبِ تجدید (مجدد ہونا) اور منصبِ اجتہاد (مجتہد ہونا) حاصل تو بڑی بات ہے، ولی مجدد اور امام مجتہد کے سامنے ایسوں کی بکواس

www.dawateislami.net

کون سنتا ہے اگرچہ ؏

مغز ما خورد و حلقِ خود بدرید

(''ہمارا مغز کھاتے ہیں اور اپنا گلا پھاڑتے ہیں۔'')

تنبیہِ اَلطَف

یہاں تک تو حضرت مجدد عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کو مجتہد ماننا اور حضرت مجدد عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے تصورِ شیخ کو جائز مانا، اب اگر مزید آگے چلیں گے تو تصور شیخ کا جواز صرف مجتہد کے قول سے نہیں بلکہ اسماعیل دہلوی کے ایمان کے مطابق ایک معصوم صاحبِ وحی کے قول سے ثابت ہوگا وہ کس طرح اب زیادہ توجہ کیجیے گا کہ یہ کیا؟ معصوم صاحبِ وحی سے اسکا صراحۃً ثبوت کیسے ہوا تو ہم کہتے ہیں اگر اسماعیل دہلوی کی بات آپ نے سنی ہوتی تو آپ کو تعجب نہ ہوتا، وہ ''صراط مستقیم'' میں بیان کرتا ہے کہ اولیاء میں جو حکیم ہوتا ہے جسے صِدِّیق و امام و وصی بھی کہتے ہیں اُس پر خدا کے یہاں سے وحی آتی ہے اسے نہ صرف غیب وشہادت کے بارے میں کائنات کے بعض احکام اور صرف سلوک و طریقت کے جزوی معاملات کے بارے میں نہیں بلکہ شریعت وملت اسلامیہ کے کُلّی احکام بھی انبیاء کے واسطے کے بغیر آتے ہیں اور وہ انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کا ہم استاد ہوتا ہے، وہ انبیاء کی مثل معصوم ہوتا ہے اس پر خاص امورِ شرعیہ میں انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تقلید کچھ ضروری نہیں ہوتی بلکہ ایک اعتبار سے انبیاء کی طرح وہ خود مُحَقِّق ہوتا ہے، اس کا علم جسے حکمت کہتے ہیں انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کے علم سے ہرگز کم نہیں ہوتا صرف اتنا فرق

www.dawateislami.net

ہے کہ انبیاء عَلَیْھِمُ السَّلَام پر اعلانیہ وحی آتی ہے اور اس حکیم صاحب پر پوشیدہ وحی آتی ہے، {32} چنانچہ اس کی عبارت دیکھئے:

''پوشیدہ نخواهد ماند که صدیق من وجه مقلد انبیاء می باشد ومن وجه محقق در شرائع علوم کلیه شرعیه اورا بد وواسطه می رسد بوساطت نور جبلی وبوساطت انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام، پس در کلیاتِ شریعت وحکم احکام ملت اورا شاگرد انبیاء هم می تواں گفت وهم استاذ انبیاء هم ونیز طریقه اخذ آں هم شعبه ایست از شعب وحی که آں را در عرفِ شرع به نفث في الروع تعبیر می فرمایند وبعضے اهلِ کمال	ترجمہ: ''پوشیدہ نہ رہے کہ صدِّیق ایک اعتبار سے انبیاء کا مقلد ہوتا ہے اور ایک اعتبار سے مسائل میں خود محقق ہوتا ہے شریعت کے کُلّی علوم اس کو دوواسطے سے حاصل ہوتے ہیں فطری نور کے واسطے سے اور انبیاءِ کرام عَلَیْھِمُ السَّلَام کے واسطے سے پس شریعت کے احکام میں اور ملّتِ اسلامیہ کے احکام میں اُسے انبیاء کا شاگرد بھی کہہ سکتے ہیں اور انبیاء کا ہم استاذ بھی، نیز ان صِدّیقوں کا اَحکام حاصل کرنے کا طریقہ وحی کے شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے جسے شرِیعت کی بولی میں نَفَثٌ فِي الرَّوْعِ (یعنی دل میں پھونک دینا)

www.dawateislami.net

آں را بوحی باطنی می نامند
ہمیں معنی را بامامت
ووصایت تعبیر می کنند
وعلمِ ایشاں را کہ بعینہٖ
علم انبیاء ست لیکن بوحی
ظاہری متلقی نشدہ
بحکمت می نامند، لابد او
را بمحافظتے مثل محافظت
انبیاء کہ مسمّی بعصمت
ست فائز می کنند وایں
حفظ نصیبۂ انبیاء وحکماء
ست وہمیں را عصمت
نامند ندانی کہ اثبات وحی
باطن حکمت ووجاہت
وعصمت مرغیر انبیاء را
مخالف سنّت واز جنس
اختراع بدعت ست ندانی
کہ ارباب ایں کمال از عالم

سے تعبیر کرتے ہیں اور بعض اہلِ کمال اِسے وحیِ باطنی کا نام دیتے ہیں اس معنیٰ کو امامت اور وصایت (وصی ہونے) سے تعبیر کرتے ہیں اور ان کا علم انبیاء کا علم ہوتا ہے لیکن ظاہری وحی کے ذریعے حاصل نہ ہونے کی وجہ سے اسکا نام حکمت رکھا جاتا ہے پھر انبیاءِ کرام کی جس طرح حفاظت کی جاتی ہے جسے عِصْمَت کہتے ہیں اسی طرح ان صِدِّیقُوں کی حفاظت بھی کی جاتی ہے اور یہ حفاظت صرف انبیاء وحکما کیلئے ہے اوراسی کو عصمت بھی کہتے ہیں تو یہ نہ سمجھنا کہ غیر انبیاء کیلئے وحی باطنی اور حکمت اور وجاہت اور عصمت ثابت کرنا خلافِ سنت ہے اور بدعت گھڑنے کے قبیل سے ہے کیا تو نہیں جانتا کہ یہ صاحبِ کمال لوگ اس

www.dawateislami.net

منقطع شدہ اند''، اھ ملتقطاً. جہاں سے اپنا تعلق ختم کر چکے ہیں؟''

یہ کتاب'' صراط مستقیم'' جو حقیقتاً سیدھا نہیں بلکہ ٹیڑھا راستہ اور مستقیم نہیں نامستقیم ہے جس کی عبارت ہم نے نقل کی، چُھپی نہیں بلکہ چَھپی ہوئی کتاب ہے، مطبع ضیائی میرٹھ ۱۲۸۵ھ کے آخر صفحہ ۳۸ سے صفحہ۴۲ تک ان گندے کفریات اور قطعی مردود باتوں کا جوش دیکھ لیجئے، خیر اِن وہابیوں کی شیطانی اصطلاح میں حکیم وحکمت کے معنی تو معلوم ہوئے کہ حکمت یہی علوم صِدِّیقیت ہیں جو اِن خودساختہ باطنی نبیوں کو پوشیدہ طور پر دیئے جاتے ہیں۔

یہاں تک تو یہ معلوم ہوا کہ اولیاء میں حکیم اسماعیل دہلوی کے نزدیک مَعْصُوم اور صاحبِ وحی ہوتے ہیں، اب آئندہ عبارت سے معلوم ہوگا کہ تصوّرِ شیخ کو جائز اور اچھا قرار دینے والے شاہ وَلِیُّ اللّٰہ صاحب انکے نزدیک نہ صرف حکیم بلکہ حکیموں کے سردار ہیں تو شاہ صاحب بھی انکے باطنی معصوم اور صاحبِ وحی ہوئے تو تصوّرِ شیخ کا جواز خود ہی معصوم اور صاحب وحی کے قول سے ثابت ہوگیا، اب حوالہ ملاحظہ فرمائیں اسی بحث میں شاہ وَلِیُّ اللّٰہ صاحب کو سَیِّدُ الْحُکَمَاء لکھا ہے:

ایں صدیقیت را جناب سیِّدُ الحُکَماء و سید العلماء أعني: الشیخ وليّ اللّٰه بقرب الوجود تعبیر می فرمایند.	''اس صدیقیت کو جناب حکماء اور علماء کے سردار شیخ شاہ وَلِیُّ اللّٰہ قُـرْبُ الْـوُجُـوْد سے تعبیر کرتے ہیں۔''

اب کیا شک رہا کہ اسماعیل دہلوی کے ایمان پر شاہ ولی صاحب بھی (اَسْتَغْفِرُ

www.dawateislami.net

اللہ) اِنہیں چھپے رسولوں بوڑھے معصوموں میں ہیں اوران شاہ صاحب کے علوم بھی پوشیدہ وحی کے ساتھ ان پر اترے اور شاہ صاحب کی عبارتیں آپ سن چکے کہ تصوّرِ شیخ کو"اَلِانتِبَاہ"میں کیسا جائز اوراچھا قرار دیا ہے اوراس کی کتنی تلقین اور تعلیم دی ہے، پھراب اس تصورِ شیخ کا انکار اسماعیل دہلوی کے ایمان کے مطابق خود اپنے خودساختہ پیغمبر کا رد کرکے کافر ہوجانا ہی ہوا فرق صرف اتنا ہوگا کہ چونکہ شاہ صاحب کو پوشیدہ نبی مانا ہے تو ظاہری پیغمبر کا انکار کرنے والا کھلا کافر اور پوشیدہ پیغمبر کا انکار کرنے والا ڈھکا چھپا کافر (اللہ رَبُّ العٰلَمِین کی پناہ ایسے اَقْوال سے اورعزت اللہ ہی کے لئے ہے۔) اِن وہابی حضرات نے بات بات پر مسلمانوں کو مُشرِک بنایا یہاں تک کہ ان کے مذہب کے مطابق پرصحابہ وتابعین رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم تو ایک طرف انکے خودساختہ پیغمبر بھی اور ہمارے سچے رسولوں عَلَیۡہِمُ السَّلام میں سے بھی کوئی شرک کرنے سے نہ بچا (مَعَاذَ اللّٰہ)، یہ اُسکی سزا ہے کہ ہرجگہ اپنے منہ آپ ہی کافر ٹھہرتے ہیں کہ جیسا کروگے ویسا بھروگے لَاحَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡمَنَّان (نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی طاقت نہیں مگر اللہ کی توفیق سے جو غالب، بہت احسان کرنے والا ہے۔) مولیٰ تعالیٰ اپنے محبوبوں کا صدقہ ہمیں دینِ حق پر قائم رکھے اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی ملّت اور سنّت پر دنیا سے اٹھائے، آمین۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ کہ یہ حق وسچ کو ظاہر کرنے والا مختصر جواب جمادی الآخر ۱۳۰۹ھ میں ترتیب دیا اور تاریخ کے لحاظ سے اس کا نام "اَلۡیَاقُوۡتَۃُ الۡوَاسِطَۃُ فِیۡ قَلۡبِ عَقۡدِ

www.dawateislami.net

الرَّابِطَۃِ"رکھا۔

ربنا تقبّل منّا إنّك أنت السميع العليم وصلى الله تعالى على سيّدنا ومولانا محمد وآله وأصحابه أجمعين آمين، الحمد لله ربّ العٰلمين والله سبحانه وتعالى أعلم وعلمه جلّ مجده أتمّ وأحكم.

"اے اللہ ہماری طرف سے اسے قبول فرما بے شک تو سننے جاننے والا ہے اور اللہ درود بھیجے ہمارے آقا ومولا حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر اور آپ کی تمام آل اور اصحاب پر آمین، تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اور اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی سب سے زیادہ جاننے والا ہے اور اس کا علم سب سے مکمل اور سب سے زیادہ مضبوط ہے۔"

کتبه عبده المذنب محمد قاسم قادری عفی عنه
بمحمدن المصطفى النبىّ الامىّ صلى الله عليه وسلم

www.dawateislami.net

تصوّرِ شیخ کا طریقہ

از الوظیفة الکریمة

خَلْوَت میں آوازوں سے دور، روبمکانِ شیخ اور وِصال ہوگیا تو جس طرف مزارِ شیخ ہو اُدھر متوجّہ بیٹھے، محض خاموش، باادب، بکمالِ خشوع صورتِ شیخ کا تصوُّر کرے اور اپنے آپ کو اس کے حضور حاضر جانے اور یہ خیال دل میں جمائے کہ سرکارِ رسالت عَلَیْہِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّحِیَّة سے اَنوار و فیوض شیخ کے قلب پر فائض ہورہے ہیں، میرا قلب قلبِ شیخ کے نیچے بحالت دریوزہ گری (یعنی سائل کی طرح) لگا ہوا ہے، اُس میں سے انوار و فیوض اُبل اُبل کر میرے دِل میں آرہے ہیں، اِس تصوُّر کو بڑھائے یہاں تک کہ جم جائے اور تکلُّف کی حاجت نہ رہے، اس کی انتہا پر صورتِ شیخ خود مُتَمَثِّل ہوکر مرید کے ساتھ رہے گی اور ہر کام میں مدد کرے گی اور اس راہ میں جو مشکل اُسے پیش آئے گی اُسکا حل بتائے گی۔

تنبیہ: اَذکار و اشغال میں مشغولی سے پہلے اگر قضا نمازیں یا روزے ہوں ان کا ادا کرنا جس قدر ممکن ہو نہایت ضرور ہے، جس پر فرض باقی ہو اُس کے نفل و اعمالِ مُسْتَحَبَّہ کام نہیں دیتے بلکہ قبول نہیں ہوتے جب تک فرض ادا نہ کرلے اَذکار واَشغال کے لئے تین بدرقوں (یعنی معاونت کرنے والوں) کی ضرورت ہے: تَقْلِیلِ طعام (کم کھانا)، تَقْلِیلِ کلام (کم بولنا)، تقلیلِ منام (کم سونا) وَبِاللّٰہِ التَّوفیق.

(الوظیفة الکریمة، ص۳۷-۳۸)

www.dawateislami.net

مسئلہ[1]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص صورتِ شیخ کو واسطۂ وصولِ فیض جان کر وقتِ ذکر یا مراقبہ کے اُس کا تصوّر کرتا ہے چنانچہ شاہ وَلِیُّ اللّٰہ صاحب قُدِّسَ سِرُّہٗ نے اشغالِ نقشبندیہ کے بیان میں اپنی کتاب ''قول الجمیل''میں فرمایا ہے:

وإذا غاب الشيخ عنه يتخيَّل صورته بين عينيه بوصف المحبَّة والتعظيم فتفيد صورته ما تفيد صحبته[2].

جب کسی کا شیخ غائب ہو تو محبت اور تعظیم کے ساتھ اس کی صورت کو اپنی آنکھوں کے سامنے خیال کرے تو اسکی صورت وہی فائدہ دے گی جو اسکی مجلس دیتی ہے۔(ت)

اس طور پر کہ حق سُبْحَانَہٗ تَعَالٰی کی ذاتِ پاک سے مرشد کے لطائف میں فیض نازل ہو کر مرید کے لطائف پر وارد ہوتا ہے، اور یہ بھی جب تک کہ اُس کو مناسبتِ کاملہ ذاتِ حق سُبْحَانَہٗ تَعَالٰی سے نہ ہو اور جب مناسبتِ کاملہ پیدا ہو جائے پھر ضروری نہ جانے، اور مرشد کو فقط واسطہ اور وسیلہ فیض کا جانتا ہے نہ عَالِمُ الْغُیُب جانے نہ حاضر و ناظر اور معبود و مسجود مقرر کرے بلکہ اِن امور کا غیرِ خدا کے واسطے ثابت کرنا شرک سمجھے، جائز ہے یا نہ؟ اگر جائز ہے تو اس کی سند قرآن ہے یا

---

1 ...... یہ رسالہ فتاوی رضویہ (مُخرَّجہ) جلد ۲۱ صفحہ ۵۶۹ پر موجود ہے۔

2 ...... شفاء العليل مع القول الجميل، الفصل السادس، ص ٦ .

www.dawateislami.net

حدیث یا قولِ مجتہد یا اجماع ؟ اگر نہیں جائز تو اَدِلّہَ اربعہ سے اس کیلئے کونسی دلیل ہے؟ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا (بیان فرمایئے، اجر پایئے۔)

الجواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذي هدانا لربط	تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے جس نے
القلوب بأعظم برزخ بين	دلوں کے ربط کیلئے امکان اور
الإمكان والوجوب والصّلاة	وجوب کے درمیان برزخ اعظم کی
والسلام على أجمل مطلوب	رہنمائی عطا فرمائی اور صلوٰۃ وسلام
أجلّ وسيلة لإصلاح الخطوب	خوبصورت مطلوب اور خطرات کی
صلاة تمحو رَين العيوب	اصلاح کیلئے جلیل وسیلہ پر، ایسی
وتمثّل في الفؤاد صورة	صلوٰۃ جو عیوب کو مٹادے اور دلوں
المحبوب منشهداً بالتوحيد	میں محبوب کی صورت کو قائم کردے
لعلّام الغيوب وبالرسالة	عَلَّامُ الْغُیُوْب کی توحید اور شَفِیْعُ
الكبرى لشفيع الذنوب صلى	الْمُذْنِبِیْن کی رسالتِ کبریٰ کی
اللّٰه تعالى عليه وعلى آله	شہادت دیتے ہوئے، صَلَّی اللّٰہُ
وصحبه وسائط الكرم، قال	تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ پر جو برگزیدہ
الفقير عبد المصطفى أحمد	واسطے ہیں، فقیر عبدالمصطفیٰ احمد رضا
رضا المحمّدي السنّي الحنفي	محمدی سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی

www.dawateislami.net

القادري البركاتي البريلوي لمّ اللّٰه تعالی شعثه و تحت اللواء الغوثي بعثه.

کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پراگندگی سے محفوظ فرمائے اور حضور غوثِ اعظم کے جھنڈے تلے اٹھائے۔(ت)

تصوّرِ شیخ (1) مبتداء۱۲ بروجہ رابطہ جسے برزخ بھی کہتے ہیں جس طرح حضراتِ صوفیۂ صافیہ قَدَّسَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی بِأَسْرَارِهِمُ الْوَافِيَة میں خَلَفًا عَنْ سَلَفٍ مَعْمول ومَأْثُوراور اُن کی تصانیفِ مُنِیْفَہ ومکتوباتِ شریفہ وملفوظاتِ لطیفہ میں بتواتر مَذْکور ومَسْطُور وغیر مَسْتُور کہ شیخِ شیخ حاشا بلکہ عینِ شیخ (کہ شیخ حضوراً وغیبۃً صرف مرآت مُلاحَظہ ہےاور کارحقیقۃً کارروح جو بعد صفائی کدوراتِ حیوانیہ وانجلائے ظلماتِ نفسانیہ صورتِ واحدۂ شہادت وہیاکلِ متکثرۂ مثالیہ میں دفعتہً ہزار جگہ کام کرسکتی ہے جیسا کہ بارہا مشاہدہ ومَرْئی اور حضراتِ اولیاء سے بکثرت مَرْوِی اور عالمِ رؤیا میں بےشرطِ ولایت جاری جسے افعالِ عجیبہ وتصرفاتِ غریبۂ روح انسانی پر اطلاع حاصل، وہ جانتا ہے کہ یہ تو اُس کے بحارِزاخرہ واَمواجِ قاہرہ سے ایک قطرۂ قلیلہ ہےاور خود بعد تمرّن واعتیاد وتکامل مناسبت اُس صورتِ مُتَخَيَّلَه کا بےاعانتِ تخییل حرکت وکلام اور مشکلاتِ راہ میں قیام واہتمام اور دقائق وحقائق کا شفاہاً حلِّ تام كَمَا تَشْهَدُ بِهٖ شُهُوْدُ الشُّهُوْدِ وَالتَّجْرِبَة (جیسا کہ مشاہدہ اور تجربہ گواہ ہے۔ت)) دلیل جلی وسلیل ہے کہ یہ فقط پیکرِ مخزون کا علی عکس المعتاد خزانۂ خیال سے حسِ مشترک کی طرف عودِ قہقری نہیں بلکہ وہی مرکبِ مثال میں شہسوار روح کی جولانیاں ہیں اگرچہ خود فاعل کو شعور یعنی شعور بالشعور نہ ہو كَمَا هُوَالْمَشْهُوْدُ لِعُمُوْمِ النَّاسِ فِيْ غَيْبَةِ الرُّؤْيا (جیسا کہ عوام الناس کو خواب کے بارے میں معلوم

1 ...... ’’تصور شیخ‘‘ مبتدا ہے جس کی خبر آگے آرہی ہے، یعنی’’جائز‘‘۔

www.dawateislami.net

ہے۔ت)، ورنہ صدورِ افعالِ اختیاریہ کو شعور سے انفکاک نہیں، اتقن ھذا فإنہ مھمّ نافع و لأکثر الشبھات حاسم قالع (اس کو خوب یاد رکھو کیونکہ یہ اہم نافع ہے اور بہت سے شبہات کو ختم کرتا ہے۔ت)، صرف واسطۂ وصول ونا ؤدانِ فیض و باعثِ جمعیت خاطر و زوال تفرقہ ہائے شرعاً جائز[خبر ۱۲] جس کے منع پر شرع سے اصلاً دلیل نہیں، نہ کہ معاذ اللہ شرک و کفر کہنا جیسا کہ زبان زدِ سفہائے منکرین ہے، والنّاس أعداءٌ لما جھلوا (لوگ جس سے ناواقف ہوں اسکے مخالف ہوتے ہیں۔ت)۔

منعم کنی ز عشق ولے اے زاھدِ زمان
اے زمانہ کے زاہد! تو مجھے عشق سے منع کرتا ہے
معذور دارمت کہ تو اورا ندیدۂ
مجھے معذور رکھ کیونکہ تو نے اسے دیکھا نہیں۔(ت)

ورحم اللہ القائل (اس کہنے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ رحم فرمائے۔ت)۔

جنگ ھفتاد ودو ملّت ھمہ را عذر بنہ
بہتر[۷۲] فرقوں سے جنگ میں ان سب کو معذور جان
چوں ندید ند حقیقتِ رہ افسانہ زدند
جب وہ حقیقت سے آگاہ نہیں تو اس راہ پر نہ چلیں گے۔(ت)

یا ھذا! بقاعدہ اصول وتصادق وتطابق معقول ومنقول بَیِّنَہ ذمہ مُدَّعی ہے اور قائلِ جواز متمسک بِاَصل جسے ہرگز کسی دلیل کی حاجت نہیں، بعض حضرات جہلًا یا تجاہُلاً مانعِ فقہی و بحثی میں فرق نہ کر کے دھوکا کھاتے یا مُغالَطَہ دیتے ہیں کہ تم قائلِ جواز اور ہم مانع ومنکر، تو دلیل تم پر چاہیے، حالانکہ یہ سخت ذہول وغفلت یا کَید وخَدیعت ہے، نہ جانا یا جانا اور نہ مانا کہ قولِ جواز کا حاصل کتنا صرف اس قدر

www.dawateislami.net

کہ لم ینہ عنہ یا لم یؤمر بہ ولم ینہ عنہ (یہ ممنوع نہیں یا نہ مَاْمُور ہے نہ ممنوع۔ت)، تو مُجَوِّز نافِیِ امر ونہی ہے اور نافی پر شرعاً وعقلاً بیّنہ نہیں، جو حرام وممنوع کہے وہ نہی شرعی کا مدعی ہے ثبوت دینا اُس کے ذمّے ہے کہ شرع نے کہاں منع کیا ہے۔

علاّمہ عبدالغنی نابلسی قُدِّسَ سِرُّہُ الْقُدُسِی رسالہ "اَلصُّلْحُ بَیْنَ الْاِخْوَان" میں فرماتے ہیں:

ولیس الاحتیاط في الافتراء علی اللّٰہ تعالی بإثبات الحرمة والکراهة الذین لا بدّ لهما من دلیل بل في الإباحة التي هي الأصل.(1)

حرام اور مکروہ قرار دینے میں اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھنے میں احتیاط نہیں ہے ان دونوں حکموں کیلئے دلیل چاہیے بلکہ احتیاط اباحت میں ہے جو اصل حکم ہے۔(ت)

علاّمہ علی مکی رسالہ "اقتداء بالمخالف" میں فرماتے ہیں:

من المعلوم أنّ الأصل في کلّ مسئلة هو الصّحة وأمّا القول بالفساد والکراهة فیحتاج إلی حجّة.(2)

مُسَلَّمہ بات ہے کہ ہر مسئلہ میں اصل صرف اباحت ہے فساد اور کراہت کے حکم کیلئے دلیل کی ضرورت ہے۔(ت)

---

1 ...... رد المحتار، کتاب الاشربة، ١٠/٥٠. (بحواله الصلح بین الاخوان فی اباحة شرب الدخان).

2 ...... اقتداء بالمخالف، لملا علی قاری.

www.dawateislami.net

غرض مانع فقہی مدعی بحثی ہے اور جواز کا قائل مثل سائل، مُدَّ عاعلَیہ جس سے مطالبۂ دلیل محض جنون یا تَشوِیل، اُس کیلئے یہی دلیل بس ہے کہ منع پر کوئی دلیل نہیں، ”مسلّم الثبوت“ میں ہے:

كلّ ما عدم فيه المدرك الشرعي للحرج في فعله وتركه فذالك مدرك شرعي لحكم الشارع بالتخيير.[1]

کسی کام کے کرنے میں اور نہ کرنے میں حرج کے مسئلہ میں کوئی شرعی دلیل نہ ہوتو یہ خود شرعی دلیل ہے کہ شرعاً اختیار ہے۔(ت)

فقیر غَفَرَ اللّٰہُ تَعالٰی لَہٗ رسالہ ”إِقَامَةُ الْقِيَامَةِ عَلٰى طَاعِنِ الْقِيَامِ لِنَبِيِّ تِهَامَة“ (۱۲۹۹ھ)[2] ورسالہ ”مُنِيرُ الْعَيْنِ فِي حُكْمِ تَقْبِيلِ الْإِبْهَامَيْن“ (۱۳۰۱ھ)[3] وغیرھما میں اس بحث کو واضح کر چکا وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

امثالِ مقام میں نہایت سعی منکرین عدمِ نقل سے استدلال ہے ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ (یہی ان کے علم کی پہنچ ہے۔ت)، مگر نزدِ عُقَلاء فُضَلاءِ عَنِ الْفُضَلاءِ یہ بے اصل استناد تَشَبُّثٌ بِالْحَشِيْشِ وَخَرْطُ الْقَتَادِ (تنکے کا سہارا اور مشکل میں پھنسنا ہے۔ت) عدمِ نقل نقلِ عدم نہیں، نہ عدمِ فعل منع کو مستلزم، کاش خود معنی جواز لَمْ يُؤْمَرْ بِهٖ وَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ (نہ اس کا حکم اور نہ اس کی ممانعت ہے۔ت) کو سمجھتے تو جانتے کہ جس اَمر سے اس کا اِبطال چاہتے ہیں وہ خود اُس کی حد کا اَحَدُ الْمَصَادِيْق ہے کہ نقل

1 ...... مسلم الثبوت، المقالة الثانية، ۱/۹۱.

2 ...... فتاوی رضویه، ۲۶/۴۹۵.

3 ...... فتاوی رضویه، ۵/۴۲۹.

www.dawateislami.net

مَعَ عَدَمِ الطَّلَب فِعْلاً وَ کَفّاً وعدم ذِکر رَأْساً دونوں اسی اِنعدامِ اَمر ونہی کی صورتیں ہیں تو یہ استدلال ایسا ہوا کہ ثبوتِ اَخص کو ارتفاعِ اَعم پر دلیل بنایئے وَهَلْ هُوَ إِلَّا بَهْتٌ بَحْتٌ (یہ خالص بہتان ہے۔ت)، یہ بحث بھی فقیر نے اپنے رسائلِ مذکورہ ونیز رسالہ "أَنْهَارُ الْأَنْوَارِ مِنْ يَمِّ صَلَاةِ الْأَسْرَار" (۱۳۰۵ھ)[1] ورسالہ "سُرُوْرُ الْعِيْدِ السَّعِيْدِ فِيْ حِلِّ الدُّعَاءِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِيْدِ" (۱۳۰۷ھ)[2] وغیرہا میں تمام کردی،

ولمن أحسن تفصيل تلك المباحث ختام المحقّقين إمام المدقّقين أعلم العلماء سيف السنَّة علم الإسلام سيدنا الوالد قدس الواجد سرّ الماجد في كتابه الجليل "إذاقة الآثام لمانعي عمل المولد والقيام" [3] وسفره الجميل "أصول الرَّشاد لقمع مباني الفساد" [4] وغيرهما من تصانيفه الجياد عليه رحمة الجوّاد.

ان مباحث کی اچھی تفصیل کرنے والوں میں سب سے بہتر خَاتَمُ الْمُحَقِّقِیْن علماءِ کرام کے بڑے، سنت کی تلوار، اسلام کے جھنڈے حضرت والد گرامی کی کتاب "إِذَاقَةُ الآثَامِ لِمَانِعِيْ عَمَلِ الْمَوْلِدِ وَالْقِيَام" اور کتاب جمیل "أُصُوْلُ الرَّشَادِ لِقَمْعِ مَبَانِي الْفَسَاد" وَغَيْرُهُمَا میں ہے، اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے۔(ت)

---

1 ...... فتاوی رضویه، ۵۶۹/۷.

2 ...... فتاوی رضویه، ۵۱۱/۸.

3 ...... اذاقة الآثام لمانعی عمل المولد والقيام، ص ۳۷-۹۲.

4 ...... اصول الرشاد لقمع مباني الفساد، ص ۷۸-۹۴.

www.dawateislami.net

اور اگر عدمِ وُرُود ہی پر مدارِ منع ٹھہرا تو ایک شغل برزخ ہی پر کیا موقوف، عامّہ اَشغال واَفکار اور اُن کے طُرُق و اَطوار کہ طَبَقَۃً فَطَبَقَۃً تمام اکابر اولیائے کرام قُدِّسَتْ أَسْرَارُھُم میں رائج ومعمول رہے سب مَعَاذَ اللّٰہ بدعتِ شنیعہ وحرام وممنوع قرار پائیں گے کہ اُن میں بہت تو رأساً اور بہت بایں ہیئاتِ خاصہ واَوضاعِ جزئیہ ہرگز حضور پُرنور سیّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم یا صحابہ وتابعین سے ثابت نہیں، ہاں ہاں قولِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ:

فيما يرويه عنه نبيه صلى الله تعالٰى عليه وسلّم: ((مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ)) كما في "الجامع الصحيح" (1) وغيره	حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللّٰہ تعالٰی سے روایت فرمایا کہ جس نے میرے ولی سے عداوت کی میں اس سے جنگ کا اعلان کرتا ہوں جیسا کہ صحیح بخاری میں وغیرہ میں ہے۔ (ت)

بُھلا کر بنہایت وَقاحَت اس لازم شنیع کا التزام کرلینا اور جماہیر اساطینِ طریقت وسلاطینِ حقیقت کو مَعَاذَ اللّٰہ مُخْتَرِعِ بدعات ومُرَوِّجِ سَیِّئات کہہ دینا اگرچہ منکر مُکابر کے نزدیک سَہل ہو،

قد بدت البغضاء من أفواههم وما تخفي صدورهم أكبر	بَیر (بغض) ان کی باتوں سے جھلک اُٹھا اور وہ جو سینے میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے۔ (ت)

مگر اتنا یاد رہے کہ یہ مان کر گھر کی بھی جائے گی، ذرا امام الطائفہ کے نسباً دادا، تلمُّذاً

1 ...... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، الحدیث: ۶۵۰۲.

www.dawateislami.net

دادا، بیعتہً پردادا جناب شاہ وَلِیُّ اللہ صاحب کو بھی سن لو کہ وہ ''قول الجمیل'' میں جس کی وضع اُنھیں اَفکار محدثہ واَشغالِ حادثہ کی ترویج وتعلیم کیلئے ہے، کیسا کھلا اقرار فرماتے ہیں:

صحبتنا متصلة إلى رسول اللّٰه صلّى اللّٰه تعالى عليه وسلّم وإن لم يثبت تعيّن الآداب ولا تلك الأشغال، اهـ ملخصاً.(1)

ہماری صحبت تورسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم تک متصل ہے اگرچہ خاص یہ آداب واشغال ثابت نہیں، اھ مُلَخَّصاً۔

اُسی میں ہے:

لا تظن النسبة لا تحصل إلّا بهذا الأشغال بل هذا طريق لتحصيلها من غير حصر فيها وغالب الرأي عندي أنّ الصحابة والتابعين كانوا يحصلون السكينة بطرق أخرى... إلخ.(2)

یہ نہ سمجھنا کہ نسبت بس انہیں اشغال سے حاصل ہوتی ہے بلکہ یہ بھی اُسکی تحصیل کے طریقے ہیں کچھ ان میں حصر نہیں اور میرا زیادہ گمان یہ ہے کہ صحابہ وتابعین اور ہی طریقوں سے نسبت حاصل فرماتے تھے...الخ۔

معلم ثالث وہابیہ مولوی خرم علی صاحب مصنِّف ''نصیحة المسلمین'' اس کے ترجمہ ''شفاء العلیل'' میں اس کے بعد لکھتے ہیں:

''مترجم کہتا ہے مصنّف محقق نے کلام دلپذیر اور تحقیق عَدِیْمُ النَّظِیْر سے شبہاتِ

---

1 ...... القول الجمیل، گیارھویں فصل، ص ۲۱۱.

2 ...... القول الجمیل، ساتویں فصل، ص۱۲۵-۱۲۶.

www.dawateislami.net

ناقصین کو جڑ سے اُکھاڑ دیا، بعض نادان کہتے ہیں کہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ کے اشغالِ مخصوصہ صحابہ تابعین کے زمانے میں نہ تھے تو بدعتِ سیئہ ہوئی، خلاصہ جواب یہ ہے کہ جس امر کے واسطے اولیائے طریقت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُم نے یہ اَشغال مقرر کئے ہیں وہ امر زمانۂ رسالت سے اب تک برابر چلا آیا ہے گو طرق اُس کی تحصیل کے مختلف ہیں فی الواقع اولیائے طریقت مجتہدینِ شریعت کے مانند ہوئے، مجتہدینِ شریعت نے استنباطِ اَحکامِ ظاہر شریعت کے اُصول ٹھہرائے، اولیائے طریقت نے باطنِ شریعت کی تحصیل کے جس کو طریقت کہتے ہیں قواعد مقرر فرمائے تو یہاں بدعتِ سیئہ کا گمان سراسر غلط ہے، ہاں یہ البتہ ہے کہ حضرات صحابہ کو بسبب صفائیِ طبیعت اور حضورِ خورشید رسالت تحصیل نسبت میں اشغال کی حاجت نہ تھی بخلاف متاخرین کے، اُن کو بسبب بُعدِ زمانِ رسالت کے البتہ اشغالِ مذکورہ کی حاجت ہوئی جیسے صحابۂ کرام کو قرآن وحدیث کے فہم میں قواعدِ صرف ونحو کے دریافت کی حاجت نہ تھی اور اہلِ عجم اور بالفعل کے عرب اُس کے محتاج ہیں و اللہ أعلم"(1)۔

امام الطائفہ کے نسباً چچا علماً باپ، طریقۃً دادا مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب حاشیہ "قَولُ الجَمِیل" میں فرماتے ہیں:

"اسی طرح پیشوایانِ طریقت نے جلسات وہیئات واسطے اذکارِ مخصوصہ کے ایجاد کئے ہیں مناسباتِ مَخفِیَّہ کے سبب سے جن کو مرد صَافِیُ الذِّھن اور علومِ حقہ کا عالم

1 ...... شفاء العلیل، ساتویں فصل، ص۱۲۸-۱۲۹ .

www.dawateislami.net

دریافت کرتا ہے (إلی قوله) تو اس کو یاد رکھنا چاہیے۔"اھ، بترجمہ البلہوری"[1]۔

مولوی بلہوری اسے نقل کر کے کہتے ہیں:

"یعنی ایسے امور کو مخالفِ شرع یا داخلِ بدعاتِ سیئہ نہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ بعضے کم فہم سمجھتے ہیں"[2]۔

مرزا مظہر جانِ جاناں صاحب (جنھیں شاہ وَلِیُّ اللّٰہ صاحب نے اپنے مکتوبات[3] میں نفسِ زکیہ و قیم طریقۂ احمدو داعیِ سنّتِ نبویہ و متجلی بانواع فضائل وفواضل کہا) اپنے "مکتوبات" میں لکھتے ہیں:

"مراقبات باطوار معمولہ کہ در قرون متأخرہ رواج یافتہ از کتاب و سنّت ماخوذ نیست بلکہ حضراتِ مشائخ بطریق الہام واعلام از مبدء فیاض اخذ نمودہ اند شرع ازاں ساکت ست وداخل دائرۂ اباحت"[4].

موجودہ طریقوں کے مراقبات جو آخر زمانہ میں مروج ہوئے کتاب وسنت سے ماخوذ نہیں ہیں بلکہ مشائخ حضرات نے بطور الہام اللّٰہ تعالٰی سے پائے ہیں جبکہ شریعت ان کی تفصیل سے ساکت ہے اور اباحت کے درجہ میں ہیں۔(ت)

---

1 ...... شفاء العليل، ساتویں فصل، ص ٦١.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... مکتوبات مرزا مظہر جانجاناں (مترجم)، ص۷۵، (بحوالہ کلمات طیبات).

4 ...... مکتوبات مرزا مظہر جانجاناں (مترجم)، مکتوب ۱۱، ص ۱۲۴.

www.dawateislami.net

اُنھیں کے ''ملفوظات'' میں ہے:

حضرت مجدد رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنۂُ طریقۂ نو بیان نمودہ اند.[1]

حضرت مجدد رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنۂُ نے نئے طریقے بیان فرمائے ہیں۔(ت)

اسی میں ہے:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ طریقۂ جدیدہ بیان نمودہ اند.[1]

حضرت شاہ وَلِیُّ اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے جدید طریقہ بیان فرمایا ہے۔(ت)

بات کے پورے تو جب ہیں کہ آنکھیں بند کر کے ان صاحبوں کو بھی بدعتی کہہ بھاگیں ورنہ یہ تو ستم سینہ زوری ہوئی کہ اکابر محبوبانِ خدا قرونِ متطاولہ سے سب معاذ اللہ مجرم احداث چنیں و چناں ٹھہریں اور ان صاحبوں پر صرف لالچ سے کہ امام الطائفہ کے علاقہ والے ہیں آنچ نہ آئے یہ تو دین نہ ہوا دِھینگا مُشتی ہوئی۔

اے حضرت! یہ سب ایک طرف خود امام الطائفہ کی خبر لیجئے وہ سرِ بازار اپنا اور اپنے پیرومرشد کا بدعتی و مُختَرِعُ الدِّین ہونا پکار رہا ہے، ''صراطِ مستقیم'' میں لکھتا ہے:

اشغال مناسبۂ ہر وقت ریاضاتِ ملائمۂ ہر قرن جدا جدا می باشند ولھذا محققین ہر وقت از اکابر ہر

ہر وقت کے مناسب اشغال اور ریاضات ہر زمانہ کے مناسب جدا جدا ہیں اور اسی لئے وقت کے محقق لوگ اپنے طریقہ وسلسلہ کے اکابر

1 ...... مکتوبات مرزا مظہر جانجاناں.

2 ...... مکتوبات مرزا مظہر جانجاناں.

www.dawateislami.net

طرق در تجدید اشغال	سے اشغال کی تجدید میں کوشش
کوششہا کردہ اند بناء علیہ	کرتے رہے ہیں، اسی بناء پر وقتی
مصلحت دید وقت چناں	مصلحت کے تحت اس کتاب کا ایک
اقتضا کرد کہ یک باب ازیں	باب موجودہ وقت کے اشغال
کتاب برائے بیان اشغال	جدیدہ کے بیان کے لئے مختص کیا
جدیدہ کہ مناسب ایں وقت	گیا ہے۔(ت)
ست تعین کردہ شود [1].	

خدارا ذرا ہٹ دھرمی کی نہیں سہی خدا لگتی کہو تو نہ صرف اشغال بلکہ تمام بحثِ تعریفِ بدعت کا یہیں خاتمہ ہو گیا اب کیا ہوئے وہ قرونِ ثلاثہ کی تخصیص پر جبروتی اصرار، اب کدھر گئی وہ بات بات پر ((مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)) [2] (جس نے نیا عمل جاری کیا جو ہمارے امر میں سے نہیں وہ مردود ہے۔ت) اور ((كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ)) [3] (ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں ہے۔ت) کی تکرار؟! امامِ وہابیت کیشاں اور اُن کے حضرت ایشاں تیرھویں صدی میں بیٹھے خاص امرِ اعظم دین و وجوہِ تقربِ ربّ العٰلمین میں نئی نئی باتیں گڑھ رہے ہیں جن کا خود اُن کے اقرار سے تین قرن کیا معنی تین تین چھ اور چھ اور چھ بارہ قرن تک نام

1 ...... صراط مستقیم، مقدمہ، افادہ: ۳، ص۷-۸.

2 ...... مسلم، کتاب الاقضیۃ، باب نقض احکام الباطلۃ... الخ، ص۹۴۵، الحدیث: ۱۷(۱۷۱۸).

3 ...... نسائی، کتاب صلاۃ العیدین، کیف الخطبۃ، ص۲۷۴، الحدیث: ۱۵۷۵.

www.dawateislami.net

ونشان نہیں لیکن نہ وہ بدعتی ٹھہرتے ہیں نہ اُن کے اصل ایمان میں خلل آتا ہے نہ اُن کیلئے ((أَصْحَابُ الْبِدَعِ كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ)) [1] (بدعتی جہنمیوں کے کتے ہیں۔ت) پڑھا جاتا ہے، نہ یہ باتیں ردّ وضلالت وفی النار ہوتی ہیں، یہ یجوز للوهابي ما لا يجوز لغيره (جو غیر کے لئے جائز نہیں وہابی کے لئے جائز ہے۔ت) کا فتویٰ کہاں سے آ گیا، اب اسے کیا کہیے مگر یہ کہ ((إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ)) [2] (جب تجھے حیا نہیں تو جو چاہے کر۔ت)، مولیٰ عَزَّوَجَلَّ ہدایت بخشے، آمین!

خیر بات دُور پہنچی، خاص مسئلہ شُغْلِ برزخ کے متعلق نصوصِ اکابر وعمائد حاضر کروں مگر حاشا! نہ ارشاداتِ حضرات اولیاء قُدِّسَتْ أَسْرَارُهُمْ کہ

اَوّلاً: وہ بنہایت ظہور محتاجِ اظہار نہیں، موافق ومخالف کون نہیں جانتا کہ یہ طریقہ اکابر اولیاء کا معمول رہا اور اُن کی تصانیفِ جلیلہ میں جابجا اس کی روشن تصریحیں ہیں۔

ثانیاً: شاید اُن کے ارشاد منکر مُتَعَصِّب کو نفع بھی نہ دیں، ہاں! شاید کیوں یقیناً نہ دیں گے کہ منکر خود بھی ارشادِ اولیاء سے قولاً وفعلاً اس کے متواتر ثبوت پر مُطَّلِع، پھر بھی برسرِ انکار وابطال وادّعائے ضلال ہے، اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں شَيْخُ شُيُوخِ الْهِنْد عَاشِقُ الْمُصْطَفٰى وَارِثُ الْاَنْبِيَاء نَاصِرُ الْاَوْلِيَاء مَوْلَانَا

---

1 ...... تیسیر شرح جامع صغیر، حرف الهمزة، ١/١٦٠.

2 ...... بخاری، کتاب الادب، باب اذا لم تستح فاصنع ما شئت، ۴/١٣١، الحدیث: ٦١٢٠.

www.dawateislami.net

وَبَرَکَتُنَا حضرت شیخ محقق عبدالحق محدّث دہلوی قَدَّسَ اللّٰہُ تَعَالٰی سِرَّہُ الْقَوِیّ پر کہ ”أشعّۃ اللمعات شرح مشکاۃ“ میں فرماتے ہیں:

”وآنچہ مروی ومحکی ست از مشائخِ اہلِ کشف در استمداد از ارواح کمل و استفادہ ازاں خارج از حصر ست ومذکور ست در کتب ورسائلِ ایشاں و مشہور ست میانِ ایشاں وحاجت نیست کہ آں راذ کر کنیم وشاید کہ منکر متعصب سود نکند اورا کلمات ایشاں ، عَافَانَا اللّٰہُ مِن ذٰلِکَ“[1].

کاملین کی روح سے استمداد واستفادہ جو اہلِ کشف مشائخ سے مَرْوِی ہے اور ان کی کتب ورسائل میں مذکور ومشہور ہے ان بے شمار مرویات کو ذکر کرنے کی ہمیں حاجت نہیں اور شاید متعصب منکرین کو ان کا کلام سود مند بھی نہ ہو، اللّٰہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔(ت)

افسوس ان مدّعیانِ حقانیت کی حالت یہاں تک پہنچی کہ بندگانِ خدا، محبوبانِ خدا کے کلام اُن کے سامنے پیش کرنا عبث و بے سود سمجھتے ہیں بلکہ اس سے، ڈرتے ہیں کہ کہیں اُن کے مقابلے میں اور بھی گستاخیوں پر نہ اُتر آئیں، عَافَانَا اللّٰہُ

---

1 ...... اشعۃ اللمعات، کتاب الجهاد، باب حکم الاسراء، ۳/۴۲۳.

www.dawateislami.net

تَعَالٰی مِنۡ کُلِّ ذٰلِکَ (اللہ تعالیٰ ہمیں اس سب سے محفوظ رکھے۔ت)، لہٰذا میں صرف اقوالِ علماء پر اکتفا کروں جنھیں مانے بغیر بے چارے مخالف کو چارہ نہیں۔

شاہ وَلِیُّ اللّٰہ صاحب کی ایک عبارت تو سائل نے سوال میں نقل کی جس کے ترجمہ میں معلّمِ ثالث وہابیہ ''شفاءالعلیل'' میں یوں کہتے ہیں:

''جب مُرشد اُس کے پاس نہ ہو تو اُس کی صورت کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان خیال کرتا رہے بطریقِ محبت اور تعظیم کے، تو اُس کی خیالی صورت وہ فائدہ دے گی جو اُس کی صحبت فائدہ دیتی ہے۔''[1]

یہیں مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب سے نقل کیا مولانا نے فرمایا:

''حق یہ ہے کہ سب راہوں سے یہ راہ زیادہ قریب تر ہے'' اِنۡتَھٰی[2]۔

اب کون کہے کہ شاہ صاحب! یہ وہی راہ ہے جسے کچھ دنوں بعد آپ کے قریب گھر والے ٹھیٹ بت پرستی بتانے کو ہیں۔

شاہ وَلِیُّ اللّٰہ صاحب ''انتباہ'' میں فرماتے ہیں:

''الطریق الثالث طریق الرابطۃ بالشیخ (إلی أن قال) ینبغي أن تحفظ صورتہ في الخیال وتتوجّہ إلی القلب الصنوبري	یعنی خدا تک پہنچنے کی تیسری راہ شیخ کے ساتھ رابطہ کا طریقہ ہے چاہیے کہ اُس کی صورت اپنے خیال میں محفوظ رکھ کر قلبِ صنوبری کی طرف

1 ...... شفاء العلیل، چھٹی فصل، ص۹۷.

2 ...... المرجع السابق، ص۹۵.

www.dawateislami.net

حتّى تحصل الغيبة والفناء عن النفس "[1].

متوجہ ہو یہاں تک کہ اپنے نفس سے غیبت وفنا ہاتھ آئے۔(ت)

اُسی ۵ میں ہے:

"إن وقفت عن الترقي فينبغي أن تجعل صورة الشيخ على كتفك الأيمن وتعتبر من كتفك إلى قلبك أمراً ممتدّاً وتأتي بالشيخ على ذالك الأمر الممتدّ وتجعله في قلبك فإنّه يرجى لك بذالك حصول الغيبة والفناء"[2].

یعنی اگر تو ترقی سے رُک رہے تو یوں چاہیے کہ صورتِ شیخ کو اپنے داہنے شانے پر اور شانے سے دل تک ایک امر کشیدہ فرض کرلے اور اس پر صورتِ شیخ کو لاکر اپنے دل میں رکھے کہ اس سے تیرے لئے غیبت وفنا ملنے کی اُمید ہے۔

یہ عبارتیں شاہ صاحب نے رسالہ "تاجیہ ۶ نقشبندیہ" سے نقل کیں جس کی نسبت لکھا کہ حضرت والد بزرگوار یعنی شاہ عبدالرحیم ۷ صاحب اُسے بہت پسند فرماتے اور مریدوں کو اُسی کے مسلک پر چلاتے۔

اسی ۸ میں یہ بھی لکھا کہ "تفرقہ مستمر ہو تو اپنے مُرشد مُربِّی کی صورت خیال میں حاضر کر، اُمید ہے کہ اُس کی برکت سے تفرقہ مُبدَل بجَمْعِیَّت ہو۔"[3]

---

1 ...... انتباه في سلاسل أولياء الله، الطريق الثالثة، ص۴۵-۴۶.

2 ...... المرجع السابق، ص۴۶.

3 ...... المرجع السابق، ص۵۱-۵۲.

www.dawateislami.net

اسی ''انتباہ'' میں ''رسالہ عزیزیہ'' سے جس کی اجازت اپنے والد ماجد سے پائی، لکھا:

صورتِ مرشد پیشِ خود تصوّر کند بعدہ ذکر گوید: الرفیق ثمّ الطریق درحق ایشاں ست وبرائے نفی خواطر نفسانی وھواجس شیطانی ووساوس ظلمانی اثرے تمام دارد(1).	مرشد کی صورت کو پیش خاطر رکھے اور ذکر کے بعد کہے اَلرَّفِیْق اور پھر اَلطَّرِیْق مرشد کے حق میں ہے یہ طریق نفسانی خواہشات اور شیطانی وسوسوں کی نفی میں مؤثر ہے۔(ت)

اُسی میں رسالہ مذکور سے لکھا:

بلکہ حضرت سلطان الموحدین برھان العاشقین حجّۃ المتوکلین شیخ جلال الحق والشرع والدّین مخدوم مولانا قاضی خان یوسف ناصحی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز چنین می فرمودند کہ صورتِ مرشد کہ ظاھر دیدہ	بلکہ حضرت شیخ جلال الدین مولانا قاضی خاں یوسف ناصحی قُدِّسَ سِرُّہٗ بمع القابہ یوں فرماتے ہیں کہ مرشد کی صورت کا ظاہری مشاہدہ آب وگِل کے پردہ میں اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ ہے اور مرشد کی خلوت میں نمودار ہونے والی صورت یہ اللہ تعالیٰ

1 ...... انتباہ في سلاسل أولیاء اللّٰہ، وظیفہ خاندانِ چشتیہ، ص۱۰۴، ملخصاً.

www.dawateislami.net

میشود مشاہدۂ حق سبحانہ وتعالی ست در پردۂ آب وگل، واما صورت مرشد کہ در خلوت نمودار می شود آں مشاہدۂ حق تعالی ست بے پردۂ آب وگل کہ ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ وَمَنْ رَآنِيْ فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ)) درحق او درست شدہ است[1]۔	کا آب وگل کے پردہ کے بغیر مشاہدہ ہے اللہ تعالیٰ نے آدم کی صورت رحمٰن کی صفت پر پیدا کی جس نے مجھے دیکھا تو بیشک اس نے حق دیکھا، اس پر درست ثابت ہوگا۔ (ت)

شاہ عبدالعزیز صاحب "تفسیر عزیزی" میں زیرِ قولہ تعالیٰ: ﴿وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ﴾ لکھتے ہیں:

یعنی یاد کن نام پروردگار خود را بر سبیل دوام در ہر وقت وہر شغل خواہ بزبان خواہ بقلب خواہ بروح خواہ بسر خواہ بخفی خواہ	اللہ تعالیٰ کو ہر وقت اور ہر شغل میں یاد رکھ دل روح، سری، خفی، سانس یک ضربی یا دوضربی ہو یا سانس بند کر کے ہو یا بغیر بند کئے ہو، برزخ کے ذریعے یا بے برزخ وَغَیرُهَا

1 ...... انتباه في سلاسل أولياء الله، وظيفه خاندانِ چشتيه، ص١٠٥.

www.dawateislami.net

باخفی خواہ بنفس خواہ ذکر یک ضربی خواہ دو ضربی خواہ بحبس نفس خواہ بے حبس خواہ بدون برزخ خواہ بابرزخ إلی غیرِ ذلك من الخصوصیّات التي استنبطها الماهرون من أَهل الطّرائق، وتعين احد الشقين ازیں خصوصیات مذکورہ مفوّض بصوابدید شیخ ومُرشد است کہ بحسب حال ہرچہ را اصلح داند تلقین فرماید چنانچہ در آیت دیگر فرمودہ: ﴿فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (پ ۱٤، النحل: ٤٣) اھ ملتقطاً [1].

خصوصیات جن کو اہلِ طریقت سے ماہرین نے اخذ کیا ہے ان میں سے کسی مخصوص طریقہ کو متعین کرنا مرشد کی صوابدید پر موقوف ہے کہ وہ حال کے مطابق جس کو مناسب سمجھے اس کی تلقین کرے جس طرح دوسری آیۂ کریمہ میں ارشاد ہے (ترجمۂ کنز الایمان) کہ اگر تم نہ جانو تو اہل ذکر سے سوال کرو، اھ ملتقطاً۔ (ت)

1 ...... تفسیر عزیزي، المزمل، تحت الآیة: ۸، ص ۱٦٤-۱٦٥ .

www.dawateislami.net

أقول و بـالله التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ سے ہے۔ت): اس عبارت سے جیسا کہ تصورِ برزخ کا جواز ثابت ہوا اس کے سوا اور بھی فوائدِ جلیل حاصل مثلاً:

ایک[١]: یہ کہ شغل برزخ کے ساتھ ذکر کرنا اطلاقِ آیت قرآنی کے تحت میں داخل۔

دوم[٢]: مطلق ذکر پر قرآن وحدیث میں جو عظیم ترغیبیں آئیں اسے بھی شامل۔

سوم[٣]: مطلق ہمیشہ اپنے اطلاق پر رہے گا اور اُس کا حکم اُس کے جمیع مُقَیَّدات میں ساری، شرع میں صرف اس کی اجازت اُن کی اجازت کے لئے کافی جس کے بعد خصوصیاتِ خاصہ کے ثبوت خاص کی حاجت نہیں، مطلقِ اصولی کو مطلقِ منطقی سمجھنا محض خطا ہے۔

چہارم[٤]: نیک بات بانضمامِ اَوضاع خاصہ بد نہیں ہوسکتی جب تک اُس مُنْضَم میں کوئی محذورِ خاص شرع سے نہ ثابت ہو۔

پنجم[٥]: قائلِ جواز کو صرف اسی قدر بس کہ یہ مقید زیرِ مطلق داخل، جو ممنوع بتائے وہ مدعی ہے اس صورتِ خاصہ سے منع ثابت کرے۔

ششم[٦]: ہیأت عبادات توقیفی ہے ولہٰذا سیر و وقوف دونوں میں شرع مطہر کا اتباع واجب، جہاں وہ تھم رہے ہم آگے نہ بڑھیں جہاں وہ آگے چلے ہم تھم نہ رہیں، تو اپنی طرف سے اطلاقِ مقید و تقییدِ مطلق دونوں ممنوع، جس طرح بَعْد حَصْر فِيْ وَجْهٍ ،أَحْدَاثِ وَجْهٍ آخَر شرع پر زیادت، یونہی بعد اطلاقِ اجازت، منعِ بعض صور، شرع کی مخالفت، اس توقیف وتوقُّف کے یہ معنی ہیں نہ وہ کہ عبادتِ الٰہیہ کو مَعَاذَاللہ غیر مَعْقُوْلُ الْمَعْنٰی سمجھ کر مطلقاً واردو مورد پر مقتصر کردیجئے کما

www.dawateislami.net

زعم المتکلم القنوجي (جیسا کہ قنوجی متکلم نے سمجھا ہے۔ت).

ہفتم: بدعت شرعیہ کی یہ تفسیریں کہ جو بات زمانۂ اقدس نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم میں نہ تھی یا جو کام صحابہ نے نہ کیا یا جو کچھ قرونِ ثلاثہ میں نہ تھا کما تزعمہ النجدیة علی تفرق کلمھم فیما بینھم تحسبھم جمیعاً وقلوبھم شتّی ذالك بأنّھم قوم لایعقلون (جیسا کہ نجدی متفرق باتیں کرتے ہیں تم انہیں ایک جتھا سمجھو گے اور انکے دل الگ الگ ہیں یہ اس لئے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں۔ت) سب باطل وہوسِ عاطل ہیں۔

ہشتم: بدعتِ لغویہ کہ تفاسیرِ مذکور حقیقۃً اُسی پر مُنْطَبِق ہرگز سیّئہ میں مُنْحَصِر نہیں اس تقدیر پر قضیۂ کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ (ہر بدعت گمراہی ہے۔ت) قطعاً عام مَخْصُوص مِنْهُ الْبُعْض، ہاں اگر بدعتِ شرعیہ لیجئے یعنی: مَا أُحْدِثَ عَلٰی خِلَافِ الْحَقِّ الْمُتَلَقّٰی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم (حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے حاصل شدہ حق کے خلاف کوئی نئی چیز ہو۔ت) تو بے شک وہ اپنی صرافت عموم ومحوضت اطلاق پر ہے علماء تفسیرِ حدیث میں دونوں طرف گئے مگر یہ اَعجوبہ مُلَفِقہ کہ پہلوں سے تفسیر لیں اور دوسروں سے اطلاق، یہ خاص اِیجاد حضراتِ اَنجاد ہے جس پر شرع سے اصلاً دلیل نہیں اور جس کی بناء پر شاہ عبدالعزیز وشاہ وَلِیُّ اللّٰہ سے ہزار برس تک کے ائمۂ شریعت وساداتِ طریقت یا ہزاروں تابعین یا صدہا صحابہ بھی مَعَاذَ اللّٰہ بدعتی قرار پاتے ہیں اور اُن کے بعض جری بیباکوں مثل بھوپالی بہادر وغیرہ نے اس کی صاف تصریح بھی کر دی، وہ بھی کہاں! خاص اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین،

www.dawateislami.net

غَیظُ المُنافِقِین عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں، وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ (اوراب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ت)

نہم[9]: عدم نقل نقلِ عدم نہیں۔

دہم[10]: عدم فعل قاضی منع نہیں، کف میں اتباع ہے نہ مجرد ترک میں۔

یازدہم[11]: یہ جاہلی مغالطہ کہ "اس طریقے میں کوئی بھلائی ہوتی تو صحابہ ہی کرتے تم کیا اُن سے بھی زیادہ دین کی سمجھ رکھتے ہو" محض بے ہودہ ونامسموع ہے۔

دوازدہم[12]: اولیائے کرام کے ایجادات محمود ومقبول ہیں۔

سیزدہم[13]: وہ أَھلُ الذِّکر ہیں دوسروں کو اُن پر اعتراض نہیں پہنچتا بلکہ اُن کی طرف رجوع اور جو وہ فرمائیں اُس پر عمل چاہیے۔

چہاردہم[14]: کفار سے غیرِ شعار میں اتفاقی مشابہت ہرگز وجہِ ممانعت نہیں ورنہ حبسِ دم کہ جوگیوں کا مشہور طریقہ ہے، ممنوع ہوتا۔

پانزدہم[15]: آیۂ ﴿فَسْئَلُوْۤا اَھْلَ الذِّكْرِ﴾ وجوبِ تقلید میں نص ہے، اَھلِ ذکر سے علمائے اہلِ کتاب مراد لے کر مبحثِ تقلید سے آیت کو بیگانہ بتانا غیر مقلد وہابیوں کی نری جہالت ہے، اعتبار عمومِ لفظ کا ہے نہ کہ مخصوص سبب کا، إلی ذالك من الفوائد ممّا یستخرجه البصیر الناقد (دیگر فوائد جن کو پرکھنے والے صاحب بصیرت نے ظاہر کیا ہے۔ت) شاہ صاحب کی یہ نفیس عبارت کس قدر قابلِ قدر ومنزلت کہ مَعْدُود حرفوں میں کتنے فوائدِ نفیسہ بتا گئے اور آدھی بلکہ دوتہائی وہابیت کو خاک

www.dawateislami.net

میں ملا گئے، والحمد للہ رب العالمین.

اب پھر شمارِ عبارات کی طرف چلیے، تمام[۲] خاندانِ دہلی کے آقائے نعمت وخداوندِ دولت ومَرجَع ومُنتَہیٰ ومَفرَغ وملجا وسیّد ومولیٰ جناب شیخ مجدد صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنے ''مکتوبات'' کی جلد اوّل میں فرماتے ہیں:

ھیچ طریقے اقرب بوصول از طریق رابطہ نیست تا کدام دولتمند را بآں سعادت مستسعد سازند.(1)	وصول کے طریقوں میں سے اَقْرب ترین طریقہ رابطہ ہے کہ بہت سے اَبدی دولت والے اس سے بہرہ وَر ہوئے ہیں۔(ت)

اُسی[۳] میں ہے:

مخدوما مقصدِ اقصیٰ ومطلبِ اسنیٰ وصول بجناب قدس خداوندی است جلَّ سلطانہٗ لیکن چوں طالب در ابتدا بواسطۂ تعلقات شتی در کمال تدنّس وتنزّل است وجناب قدس او تعالی	اے میرے مخدوم! سب سے بڑا اور اعلیٰ مقصد اللّٰہ جَلَّ شَانُہٗ تک رسائی ہے لیکن کوئی طالب ابتدائی مرحلہ میں دنیاوی مشاغل کی وجہ سے انتہائی کثافت اور کہتری میں ہوتا ہے جبکہ اللّٰہ تعالیٰ انتہائی پاک اور بلند ذات ہے اس وجہ سے

1 ...... مکتوبات امام ربانی، حصہ سوم، مکتوب صد وھشتاد وھفتم، ۱/ ۷۴.

www.dawateislami.net

در نهایت تنزّه و ترفّع و مناسبتی که سبب افاضه و استفاضه است درمیان مطلوب وطالب مسلوب ست، لاجرم از پیرِ راه دان راه بین چاره نبود که برزخ بود (إلی قوله) پس در ابتدا و در توسط مطلوب را بے آئینهٔ پیر نمیتوان دید.(1)

طالب ومطلوب کے درمیان فیض کے حصول وعطا کے لئے کوئی مناسبت نہیں ہے لہٰذا ضروری ہے راستہ جاننے اور دیکھنے والا مرشد واسطہ بنے، (اور یہاں تک فرمایا) ابتدائی اور درمیانِ مرحلہ میں پیر کے آئینہ کے بغیر مطلوب کو نہیں دیکھ سکتا۔(ت)

جلد دوم[۱۴] میں فرمایا:

نسبت رابطه هموارہ شمارا باصاحب رابطه میدارد و واسطهٔ فیوض انعکاسی میشود شکر این نعمتِ عظمیٰ بجا باید آورد.(2)

تمہارے رابطہ کی نسبت صاحبِ رابطہ کے ساتھ ہموار ہوجائے اور فیوض کا واسطہ عکس ڈالے تو اس عظیم نعمت کا شکر بجالانا چاہیئے۔(ت)

جلد سوم[۱۵] میں لکھا:

پرسیده بودند که لم ایں

آپ سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ

---

1 ...... مکتوبات امام ربانی، حصه سوم، مکتوب صد وشصت ونهم، ۱/۵۴-۵۵.

2 ...... مکتوبات امام ربانی، حصه سوم، مکتوب بست وچهارم، ۲/۶۱.

www.dawateislami.net

چیست کہ چوں در نسبت رابطہ فتور میرود در اتیان سائر طاعات التذاذ نمی یابد ، بد انند کہ ہماں وجہیکہ سبب فتور رابطہ گشتہ است مانع التذاذ ست (إلی قوله) استغفار باید نمود تا بکرم اللّٰہ سبحٰنہ اثر آں مرتفع گردد[1].	جب رابطہ والی نسبت میں فتور ہوجائے تو تمام عبادات کی لذت میں فتور پیدا ہوجاتا ہے تو فرمایا یاد رکھو کہ جس وجہ سے رابطہ میں فتور آتا ہے وہی لذت سے مانع ہوجاتی ہے اور (بعدمیں یہاں تک فرمایا) اس موقعہ پر استغفار کرنی ضروری ہے تاکہ اللّٰہ تعالٰی اپنے کرم سے اس مانع اثر کو اٹھادے۔(ت)

اور ذرا وہ بھی ملاحظہ ہوجائے جو اُنہوں نے ''مکتوبات'' کی جلد دوم مکتوب سیم میں فرمایا:

خواجۂ محمد اشرف ورزش نسبت رابطہ را نوشتہ بودند کہ بحدے استیلا یافتہ است کہ در صلوات آنرا مسجود خود میداند ومی بیند واگر فرضاً نفی کند منتفی نمی گردد محبّت	خواجہ محمد اشرف نے نسبت رابطہ کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس شیخ کے تصور کا غلبہ اس حد تک ہوجائے کہ اسے نمازوں میں مَسْجُود سمجھے اور دیکھے اور اگر بالفرض وہ اسے دور کرے تو دور نہ ہو، یہ محبت کا ایک مرحلہ ہے طالب حضرات ہزاروں

1 ...... مکتوبات امام ربانی.

www.dawateislami.net

اطوار این دولت متمنائی
طلاب ست از هزاراں یکی
را مگر بدهند صاحبِ این
معامله مستعد تام المناسبة
ست یحتمل که باندک
صحبت شیخ مقتدا جمیع
کمالات او را جذب نماید
رابطه را چرا نفی کنند که
او مسجود إلیه ست نه مسجود
لهٗ چرا محاریب و مساجد را
نفی نکنند ظهور این قسم
دولت سعادت منداں را
میسّر است تا در جمیع
احوال صاحب رابطه را
متوسط خود دانند و
در جمیع اوقات متوجه او
باشند و در رنگ جماعهٔ
بیدولت که خود را مستغنی

اس دولت کی تمنا کرتے ہیں مگر
حاصل کسی ایک کو ہوتا ہے یہ عطا کا
معاملہ مناسبت تامہ کی وجہ سے ہوتا
ہے شیخ کی تھوڑی سی صحبت کے سبب
کبھی تمام کمالات شیخ اس طالب
میں جذب کر دیتا ہے رابطہ کی نفی
لوگ کیوں کرتے ہیں حالانکہ شیخ
ومقتداء مَسْجُود اِلَیْہ ہوتا ہے نہ کہ
مَسْجُود لَہٗ ، یہ لوگ محراب اور
مساجد کی نفی کیوں نہیں کرتے ہیں
(حالانکہ وہ بھی مَسْجُود اِلَیہ ہیں)
یہ دولت خاص سعادت مندوں کو
میسر ہوتی ہے حتّٰی کہ وہ تمام احوال
میں صاحب رابطہ کو واسطہ جانتے
ہیں اور تمام اوقات میں اسی کی
طرف متوجہ رہتے ہیں ان لوگوں کی
طرح نہیں جو بے دولت ہوتے
ہیں اور اپنے آپ کو مستغنی سمجھتے ہیں،

www.dawateislami.net

دانند وقبلہ توجہ از شیخ خود منحرف سازند ومعاملۂ خود را برھم زنند.(1)

اور شیخ سے اپنی توجہ کا قبلہ موڑ لیتے ہیں اور اپنا معاملہ خود خراب کر لیتے ہیں۔(ت)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس عبارتِ باہرہ کا ایک ایک کلمۂ قاہرہ از بیخ برکن نجدیت بائرہ ہے، وَلِلّٰہِ الْحُجَّةُ الظَّاهِرَةُ.

آمدیم بر نصوص علماء کتاب مستطاب "حدائق الأنوار في الصلاۃ والسلام علی النبيّ المختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم" میں ہے:

الحدیقة الخامسة في الثمرات التي یجتنیھا العبد بالصلاۃ علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم والفوائد التي یکتسبھا ویقتنیھا.(2)

"پانچواں حدیقہ اُن پھلوں کے بیان میں جنہیں بندہ حضور سیّد عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود بھیج کر چنتا ہے اور اُن فائدوں میں جنہیں دُرود کی برکت سے کسب وتحصیل کرتا ہے۔

پھر چالیس فائدے گِنا کر کہتے ہیں:

الإحدی والأربعون من أعظم الثمرات وأجلّ الفوائد المکتسبات

وہ فائدے جو نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود بھیج کر حاصل کرتے

---

1 ...... مکتوبات امام ربانی، حصہ ششم، مکتوب سیم، ۲/۶۷-۶۸.

2 ...... مطالع المسرات، ص۱۳ (بحوالہ حدائق الانوار).

www.dawateislami.net

بالصّلاۃ علیہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انطباع صورتہ الکریمۃ في النفس.(1)

ہیں اُن میں اَجل و اَعظم فائدوں سے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صورتِ کریمہ کا دل میں نقش ہونا ہے۔

امام ابوعبداللہ ساحلی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ "بغیۃ السالك" میں فرماتے ہیں:

"إنّ من أعظم الثمرات وأجلّ الفوائد المکتسبات بالصلاۃ علیہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انطباع صورتہ الکریمۃ في النفس انطباعاً ثابتاً متأصّلاً متصلاً، وذالك بالمداومۃ علی الصلاۃ علی النبي صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بإخلاص القصد وتحصیل الشروط والآداب وتدبّر المعانی حتّی یتمکن حبّہ من الباطن تمکّناً صادقاً خالصاً یصل بین نفس

"ثمرات وفوائد کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود بھیج کر حاصل کئے جاتے ہیں ان کے اَعظم واَجل سے یہ ہے کہ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صورتِ کریمہ کا پائدار ومستحکم ودائمی نقش دِل میں ہوجائے یہ یوں حاصل ہوتا ہے کہ نیت خالص ورعایت شروط وآداب وغوروفکر معانی کے ساتھ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر دُرود بھیجنے کی مُداوَمت کریں یہاں تک کہ حضور کی محبت ایسے سچے خالص طور پر دل

1 ...... مطالع المسرات، ص ۱۴ (بحوالہ حدائق الانوار).

www.dawateislami.net

الذاكر ونفس النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ويؤلّف بينهما في محلّ القرب والصفا... إلخ.(1)	میں جم جائے جس کے سبب نفس ذاکر کو نفسِ اقدس حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اتصال اور محل تقرب وصفا میں باہم الفت حاصل ہو۔

علامہ فاسی محمد بن احمد بن علی قصری رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ "مطالع المسرات شرح دلائل الخيرات" میں فرماتے ہیں:

"قد ذكر بعض من تكلّم على الأذكار وكيفية التربية بها أنّه إذا كمل لا إله إلّا الله محمّد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فليشخّص بين عينيه ذاته الكريمة بشرية من نور في ثياب من نور يعني لتنطبع صورته صلى الله تعالى عليه وسلم في روحانيته ويتألف معها تألفاً يتمكن به من الاستفادة من أسراره والاقتباس من أنواره صلى الله تعالى عليه وسلم، قال: فإن لم يرزق	یعنی بعض علماء جنہوں نے اَذکار اور اُن سے تربیت مریدین کی کیفیت بیان کی، فرماتے ہیں کہ جب ذکر لا إله إلّا الله محمّد رسول الله کو کامل کرے تو چاہیے کہ حضور سیّد عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا تصور اپنے پیش نظر جمائے، بشری صورت نور کی طلعت نور کے کپڑوں میں اس غرض سے کہ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صورت اُسکے آئینہ روح میں منقش ہوجائے اور وہ اُلفت پیدا ہو جس کے سبب حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اَسرار

1 ...... بغية السالك، الباب الثاني، المنزل الثاني، ص۴۸، باختلاف بعض الالفاظ.

www.dawateislami.net

تشخّص صورته فيرى كأنّه جالس عند قبره المبارك يشير إليه متى ما ذكره فإنّ القلب متى ما شغله شيء امتنع من قبول غيره في الوقت (إلى آخر كلامه) فيحتاج إلى تصوير الروضة المشرّفة والقبور المقدّسة ليعرف صورتها ويشخّصها بين عينيه من لم يعرفها من المصلّين عليه في هذا الكتاب وهم عامة النّاس وجمهورهم، اھ ملخصاً۔ (1)

سے استفادہ اور انوار سے اِقتباس کرسکے، وہی عالم فرماتے ہیں جسے حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صورتِ کریمہ کا تصور روزی نہ ہو وہ یہی خیال جمائے کہ گویا مزار مبارک کے سامنے حاضر ہے اور ہر بار ذکر شریف کے ساتھ مزارِ اقدس کی طرف اشارہ کرتا رہے یہ اس لئے کہ دل کو جب ایک چیز مشغول کرلیتی ہے تو اُس وقت دوسری کسی شے کو قبول نہیں کرتا، اسے الخ نقل کرکے علامہ فاسی فرماتے ہیں: جب بات یہ ٹھہری تو روضۂ مُطَہَّرہ وقبورِ مُعَطَّرہ کی تصویر بنانے کی حاجت ہوئی کہ جن ''دلائل الخیرات'' پڑھنے والوں کو اُنکا نقشہ معلوم نہیں اور اکثر ایسے ہی ہیں وہ پہچان لیں اور ان کا تصور پیش نظر رکھیں۔

1 ...... مطالع المسرات، ص ۱۲۱.

www.dawateislami.net

شیخ محقق [۲۱] مولانا عبدالحق محدّث قُدِّسَ سِرُّہٗ "جذب القلوب إلی دیار المحبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم" وکتاب "ترغیب أهل السعادات" میں فرماتے ہیں:

از فوائد صلاۃ بر سید کائنات علیہ أفضل الصلاۃ است تمثل خیال وے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم درعین کہ لازم کثرت صلاۃ ست بانعتِ حضور وتوجّہ اللّٰھم صلّ وسلّم علیہ اھ ملتقطاً.(1)

حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر درود پاک کے فوائد میں سے یہ ہے کہ آنکھ میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خیالی صورت قائم ہوجاتی ہے جس کے لئے حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نعت شریف کے ساتھ دُرود شریف کی کثرت لازم ہے اور توجہ سے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ اھ، مُلْتَقِطاً۔(ت)

امام محمد [۲۲] ابن الحاج عبدری مکی قُدِّسَ سِرُّہٗ "مدخل" میں فرماتے ہیں:

من لم یقدر له بزیارته صلی اللہ تعالی علیه وسلم بجسمه فلینوِها کلّ وقت بقلبه ولیحضر قلبه أنّه حاضر بین یدیه متشفِّعاً به إلی من منّ به علیه کما قال الإمام أبو محمد بن السید

یعنی جسے مزارِ اقدس حضور سیّد عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زیارت جسم سے نصیب نہ ہوئی ہو وہ ہر وقت دل سے اُسکی نیت رکھے اور دل میں یہ تصور جمائے کہ میں حضور پُرنور صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَسَلَامُہٗ عَلَیْہ

1 ...... جذب القلوب، باب هفدهم، ص ۲۲۹-۲۳۰.

www.dawateislami.net

البطليوسي رحمه الله تعالى في رقعته التي أرسلها إليه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم من أبيات ۔

کے حضور حاضر ہوں حضور سے اُس کی بارگاہ میں اپنے لئے شفاعت چاہ رہا ہو جس نے حضور کی اُمّت میں داخل فرما کر مجھ پر احسان کیا جیسا کہ امام محمد بن السیّد بَطَلیُوسی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اپنی اُس عرضی میں کہ مزار پُرانوار بھیجی یہ اَبیات عرض کیں کہ

إِلَيْكَ أَفِرُّ مِنْ زَلَلِي وَذَنْبِي
یَارَسُوْلَ الله! میں اپنی لغزش و گناہ سے حضور ہی کی طرف بھاگتا ہوں

وَأَنْتَ إِذَا لَقِيتُ اللّٰهَ حَسْبِي
اور جب میں خدا سے ملوں تو حضور مجھے کافی ہیں

وَزَوْرَةُ قَبْرِكَ الْمَحْجُوجِ قِدَماً
حضور کی قبر مُبارک کی زیارت کی کہ ہمیشہ سے جس کا حج ہوتا ہے (یعنی مسلمان اُس کی نیت کر کے دُور دُور سے حاضر ہوتے ہیں)

مُنَايَ وَبُغْيَتِي لَوْ شَاءَ رَبِّي
میری آرزو و مراد ہے اگر میرا رب چاہے

فَإِنْ أُحْرَمْ زِيَارَتَهٗ بِجِسْمِي
اگر جسم سے اُس کی زیارت مجھے نصیب نہ ہوئی

فَلَمْ أُحْرَمْ زِيَارَتَهٗ بِقَلْبِي
تو دل کی زیارت سے محروم نہیں ہوں

www.dawateislami.net

إِلَيْكَ غَدَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنِّيْ تَحِيَّةُ مُؤْمِنٍ دَنِفٍ مُحِبّ“[1]

صبح دم حضور کی بارگاہ میں حاضر ہے، یَارَسُوْلَ اللّٰه! میری طرف سے ایک مسلمان محبّ بیمارِ محبّت کا مجرا۔“

امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی علیہ الرحمہ شارح ”صحیح بخاری“ ”مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ“ اور علامہ محمد زرقانی علیہ الرحمہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

(يلازم الأدب والخشوع والتواضع غاض البصر في مقام الهيبة كما كان يفعل بين يديه في حياته) إذ هو حيّ (ويستحضر علمه بوقوفه بين يديه عليه الصلاة والسلام سماعه لسلامه كما هو في حال حياته إذ لا فرق بين موته وحياته في مشاهدته لأمّته ومعرفته بأحوالهم ونياتهم وعزائمهم وخواطرهم، وذالك عنده جليّ لا خفاء

”یعنی زائر ادب وخشوع وتواضع کو لازم پکڑے آنکھیں بند کئے مقامِ ہیبت میں کھڑا ہو جیسا حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے عالم حیاتِ ظاہری میں حضور کے سامنے کرتا کہ وہ اب بھی زندہ ہیں اور تصور کرے کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اُس کی حاضری سے آگاہ ہیں اُس کا سلام سن رہے ہیں بِعَیْنِہٖ اُسی طرح جیسے حالِ حیاتِ ظاہری میں کہ حضور کی وفات وحیات دونوں ان امور میں یکساں

---

1 ...... مدخل، فصل في الكلام على زيارة سيد المرسلين، ١/١٩٠-١٩١.

www.dawateislami.net

بــه ویـمثّـل) یـصـوّر (الزائر وجهــه الـكـريم عـلـيــه الـصـلاة والسلام فـي ذهنه ويحضر قلبه جلال رتبته وعلوّ منزلته وعظيم حرمته) اهـ ملخصاً.(1)

ہیں کہ حضور اپنی اُمّت کو دیکھتے اور اُن کے احوال کو پہچانتے اور اُن کی نیتوں اور ارادوں اور دل کے خطروں سے آگاہ ہیں اور یہ سب باتیں حضورِ اقدس پر ایسی روشن ہیں جنہیں اصلاً پوشیدگی نہیں اور زائر اپنے ذہن میں حضورِ والا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چہرۂ کریمہ کا تصور جمائے اور دِل میں حضور کی بزرگی مرتبہ وبلندی قدر واحترامِ عظیم کا خیال لائے۔

علامہ[۲۵] رحمت اللہ ہندی تلمیذ امام ابن الہمام "منسك متوسط" اور علامہ[۲۶] علی قاری مکی اسکی شرح "مسلك متقسط" میں فرماتے ہیں:

(ثـم تـوجّــه) أي: بـالـقـلـب والـقــالــب (مع رعـاية الأدب فـقــام تــجـاه الـوجـه الـشريف متواضعاً خاضعاً خاشعاً مع

یعنی زائر دل و بدن دونوں سے بنہایت ادب مزارِ اقدس کی طرف متوجہ ہوکر مواجہہ شریفہ میں کھڑا ہو، تواضع وخشوع وخضوع وتذلّل وانکسار

1 ...... شرح المواهب، المقصد العاشر، الفصل الثاني، ١٢/١٩٥-١٩٦.

www.dawateislami.net

الـذلّة والانـكسار والخشية والـوقـار والهيبة والافتـقـار غـاض الـطـرف مـكـفـوف الـجـوارح فارغ الـقـلـب) من سوى مرامه (واضعاً يمينه على شـماله مستقبلاً لوجهه الكريم مستـدبـراً لـلقبلة متمثّلاً صورته الـكـريـمة في خيالك) أي: في تخيلات بالك لتحسين حالك (مستشـعـراً بأنّـه عـلـيـه الـصلاة والسلام عـــالـــم بـحـضـورك وقيـامك وسلامك) أي: بـل بــجـمـيـع أفـعـالك وأحـوالك وارتـحـالك ومـقـامك وكأنّـه حـــاضـــر جـــالـــس بـإزائك (مستـحـضراً عظمته وجلالته) صلى الـلّـه تعالى عليه وسلم، اھ ملخصاً.[1]

وخوف ووقار وہیبت ومحتاجی کے ساتھ آنکھیں بند کئے اعضاء کو حرکت سے روکے دل اس مقصود مبارک کے سوا سب سے فارغ کئے ہوئے داہنا ہاتھ بائیں پر باندھے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف منہ اور قبلہ کو پیٹھ کرے دل میں حضورِ انور صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَسَلَامُہٗ عَلَیْہ کی صورتِ کریمہ کا تصور باندھے کہ یہ خیال تجھے خوشحال کردے گا، اور خوب ہوشیار ہو جا کہ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم تیری حاضری وقیام وسلام بلکہ تمام افعال واحوال اور منزل، منزل کے کوچ ومقام سے آگاہ ہیں اور یہ تصور کر کہ گویا حضور تیرے سامنے حاضر وتشریف فرما ہیں اور حضور کی عظمت وجلال کا خیال اپنے ذہن میں حاضر رکھ۔

1 ...... **المسلك المتقسط**، باب زيارة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم، ص۵۰۸.

www.dawateislami.net

امام مجد الدین ابو الفضل عبد اللہ بن محمود موصلی اپنے متن ''مختار'' کی شرح ''اختیار'' میں پھر علمائے دولت علیہ سلطان اورنگزیب أَنَارَاللّٰہُ بُرْھَانَہٗ ''فتاوی عالمگیری'' میں فرماتے ہیں:

يقف كما يقف في الصلاة ويمثل صورته الكريمة البهيّة كأنّه نائم في لحده عالم به يسمع كلامه.(1)

یعنی زائر روضۂ منورہ کے حضور دست بستہ باادب یوں کھڑا ہو جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صورتِ کریمہ روشن کا تصور باندھے گویا حضور مَرْقَدِ اَطہر میں لیٹے ہیں، زائر کو جانتے اور اُس کا کلام سُنتے ہیں۔

امام اجل قاضی عیاض نے ''شفاء شریف'' میں امام ابو ابراہیم تُجِیْبِی سے نقل فرمایا کہ وہ فرماتے ہیں:

واجب على كلّ مؤمن متى ذكره صلى الله تعالى عليه وسلم أو ذُكر عنده أن يخضع ويخشع ويتوقّر ويسكن من حركته ويأخذ في هيبته وإجلاله بما

ہر مسلمان پر واجب ہے جب حضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ذکر کرے یا حضور کا ذکر اس کے سامنے کیا جائے کہ خضوع و خشوع و وقار بجالائے، جسم کا کوئی ذرّہ حرکت نہ

1 ...... الاختيار، كتاب الحج، فصل في زيارة قبر النبي صلى الله عليه وسلم، ١/١٨٨.
وفتاوى هندية، كتاب المناسك، فصل زيارة النبى صلى الله عليه وسلم، ١/٢٦٥.

www.dawateislami.net

كان يأخذ به نفسه لو كان بين يديه صلى الله تعالى عليه وسلم ويتأدّب بما أدّبنا الله تعالى به.(1)

کرے جس طرح خود حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سامنے خاص حضوری میں رہتا حضور کا ادب کرے جیسا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے ہمیں اُس جناب کیلئے مؤدَّب ہونا سکھایا۔

علامہ[۲۹] شہاب الدین خفاجی ''شفاء'' کی شرح ''نَسِیْمُ الرِّیَاض'' میں اس پر فرماتے ہیں:

يفرض ذالك ويلاحظه ويتمثّله فكأنّه عنده.(2)

یعنی ذکر شریف کے وقت یہ فرض وملاحظہ کرے کہ خاص حضوری میں ہوں حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صورت کا تصور جما لیا جائے کہ گویا حضور اس کے پاس جلوہ فرما ہیں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

فاضل[۳۰] رفیع الدین خان مراد آبادی ''تاریخ الحرمین'' میں لکھتے ہیں:

شبے در طواف بودم وھجوم بسیار بود بخیالِ خود حضور

ایک رات میں طواف کر رہا تھا ہجوم کثیر تھا میں نے اپنے خیال میں

1 ...... شفاء الباب الثالث، فصل واعلم انّ حرمة النبي صلى الله عليه وسلم، ۲/۴۰.

2 ...... نسيم الرياض، القسم الثاني فصل واعلم انّ حرمة النبي... إلخ، ۴/۴۸۳.

www.dawateislami.net

آنحضرت صلی اللّٰہ تعالی علیہ
وسلم یاد کردم وتصور
نمودم کہ آں سرور علیہ وآلہ
الصلاۃ والسلام در طواف
ہستند وجماعۃ صحابہ
با آنحضرت طواف مکینند
ومن بطفیل ایشاں در مجمع
حاضرم وروزے پیش باب
بیت اللّٰہ ایستادہ دُعا
میکردم وباخود قصۂ روز
فتح یاد کردم وتصور
نمودم کہ جناب اقدس
نبوی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم
در دروازہ ایستادہ اند و
صحابۂ کرام بحسب مرتبہ
ومقام خود در خدمت شریف
حاضر اند وکفارِ قریش
ترساں وہراساں در حضور

حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو یاد کیا اور
تصور کیا کہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام
طواف فرمارہے ہیں اور صحابہ کرام
کی جماعت بھی حضور کے ساتھ
طواف کررہی ہے اور میں بھی آپ
کے طفیل وہاں مجمع میں حاضر ہوں،
اور ایک روز میں بَیْتُ اللّٰہ شریف
کے آگے کھڑا دعا کررہا تھا کہ مجھے
حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا فتحِ مکہ
والا منظر یاد آیا اور تصور کیا کہ حضور
عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فتح کے روز
بَیْتُ اللّٰہ شریف کے دروازے پر
تشریف فرما ہیں اور صحابہ کرام اپنے
مراتب کے لحاظ سے اپنی جگہ پر
خدمت میں حاضر ہیں اور کفارِ مکہ
ڈرتے ہوئے پریشان آپ کے
سامنے آرہے ہیں اور آپ ان کو
معاف فرمارہے ہیں اس تصور کی

www.dawateislami.net

آمدہ اند و آنحضرت از ایشاں عفو فرمودہ ملاحظۂ ایں حال باعث شد بتوسل از آنجناب و دُعا در حضرت عزت جلّت عظمتہ برائے مغفرت خود جمیع اقارب واحباب وقضائے حوائج دین ودُنیا، و نرجو من اللّٰہ الإجابة إن شاء اللّٰہ تعالیٰ۔

برکت سے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے وسیلے اور اللّٰہ تعالیٰ کے دربار میں دعا کے سبب تمام اقارب واحباب کی مغفرت اور حاجتیں تمام دنیاوی اور دینی قبول ہونے کی امید ہوئی اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی.

دوستاں را کجا کنی محروم! تو کہ با دشمناں نظر داری[1]

دوستوں کو تو آپ کیا محروم کریں گے آپ تو دشمنوں پر بھی نظر رکھتے ہیں۔(ت)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! یہ سرِ دست تیس۳۰ نصوص عَظِیْمُ الْفَوَائِد ہیں اور جو باقی رہ گئے وہ اُن سے بہت زائد، پھر مُنصِف کو اس قدر بھی کافی اور مکابر مُتعَسِّف کو دفتر ناوافی، نسأل اللّٰہ العفو و العافیة (ہم اللّٰہ تعالیٰ سے معافی وعافیت مانگتے ہیں۔ت)

تنبیہ لطیف

یہ تو شاہ عبد العزیز صاحب کی تقریر سے روشن ہولیا کہ جوازِ برزخ اطلاقِ آیاتِ قرآنیہ سے ثابت و مستفاد، اور یہ بھی کہ حضراتِ اولیاء کا امورِ طریقت میں مَرْجَع وَمَسْئُول اور اُن کے ارشادات کا معمول ومقبول ہونا آیۂ کریمہ: ﴿فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ﴾ کا

1 ...... تاریخ الحرمین.

www.dawateislami.net

مفاد اور یہ بھی اُن کے کلام میں اشارۃً اور تقریرِ معلّمِ ثالث میں صراحۃً گزرا کہ اولیائے طریقت مثل مجتہدانِ شریعت ہیں اور خود امام الطائفہ نے بھی ''صراط المستقیم''میں ان کا مُجتَھِد فِی الطَّرِیقہ ہونا تسلیم کیا حیث قال:

اولیائے کبار از اصحابِ طرق کہ امامت در فن باطن شریعت حاصل کردہ و اجتہاد در قواعد اصلاح قلب کہ خلاصۂ دین متین ست بھم رسانیدہ بودند[(1)].

اصحاب طریقت میں سے بڑے بڑے اولیائے کرام نے فن باطن شریعت میں امامت حاصل کی اور اپنے اجتہاد سے انہوں نے اصلاح قلب کے قواعد عطا کئے جو کہ کتاب وسنت کا خلاصہ ہے۔(ت)

مگر مجھے یہاں یہ بیان کرنا ہے کہ بطور حضرات نہ صرف جواز برزخ بلکہ اُس کی ترغیبِ شدید وتحریصِ اَکید اور اس کا أَقْرَبُ الطُّرُق إِلَى اللّٰه ہونا خود اِمامُ الْمُجتَھِد شریعت کے صریح وروشن اشاروں سے ثابت ہولیا، پوچھئے وہ کیونکر!؟ ہاں! وہ یوں کہ کلماتِ مذکورۂ جناب شیخ مجدد صاحب پر پھر نظر ڈالئے دیکھئے یہ باتیں اُن میں صاف صریح موجود ہیں یا نہیں، جب دیکھ لیجئے تو اب جناب مرزا مظہر جان جاناں صاحب کا کلام سنیے جنہیں سن چکے کہ امام الطائفہ کے جدوفرجد جناب شاہ وَلِیُّ اللّٰہ صاحب کیسا کچھ جانتے تھے، وہ تصریح فرماتے ہیں کہ حضرت مجدد نہ فقط طریقت میں مجدد بلکہ شریعت میں بھی امام مجتہد تھے، مکتوب پانز دہم

1 ...... صراط مستقیم، باب اول، فصل ثانی، افادہ:۵، فائدہ: ۲ ص ۴۱.

www.dawateislami.net

میں لکھتے ہیں:

حضرت مجدد الف ثانی رضي اللّٰہ عنہ کہ نائبِ کامل آنحضرت اند بنائے طریقۂ خود را بر اتباعِ کتاب وسنت گذاشتہ اند وعلماء در اثبات رفع سبابہ رسالہا مشتمل بر احادیث صحیحہ وروایات فقہیۂ حنفیہ تصنیف کردہ اند تا بجائیکہ حضرت شاہ یحیی رحمة اللّٰہ علیہ فرزند اصغر حضرت مجدد نیز دریں باب رسالہ تحریر نمودہ اند وور نفی رفع یک حدیث بہ ثبوت نہ رسیدہ وترک رفع از جناب حضرت مجدد بنا بر اجتہاد ؏ واقع

حضرت مجدد الف ثانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے کامل نائب ہیں انہوں نے کتاب وسنت کی پیروی میں اپنے طریقہ کے قواعد بنائے اور علمائے کرام احادیث صحیحہ اور منتخب حنفی روایات پر مشتمل رسائل رفعِ سَبابہ کے مسئلہ کے اثبات میں لکھے حتّٰی کہ مجدد صاحب کے چھوٹے صاحبزادے حضرت شاہ یحیی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی اس مسئلہ کے اثبات میں ایک رسالہ تصنیف فرمایا اور لکھا کہ رفعِ سبابہ کی نفی میں ایک حدیث بھی پایہ ثبوت کو نہ پہنچی اور ترکِ رفع سبابہ پر حضرت مجدد صاحب نے جو لکھا وہ ان کے اجتہاد پر مبنی ہے جبکہ غیر

؏: جاناں ایں سخن مرزا صاحب بہ اجتہادِ خود گفتہ باشند ورنہ ملاحظہ ''مکتوباتِ حضرت مجدد'' گواہ عادل ست کہ ترکِ رفع محض بربنائے تقلید ائمۂ حنفیہ فرمودہ اند وآنہم =

www.dawateislami.net

شدہ و سنت محفوظ از نسخ بر اجتہاد مجتہد مقدم ست.(1)

منسوخ سنت مجتہد کے اجتہاد پر مقدم ہوتی ہے۔

اب امام الطائفہ وغیرہ منکرین جنہیں نہ طریقت میں لیاقت نہ شریعت میں مہارت، بھلا منصبِ تجدید واجتہاد تو بڑی بات ہے ولی مجدد و امام مجتہد کے مقابل ایسوں کی زق زق کون سنتا ہے اگرچہ ع

مغزِ ما خورد وحلقِ خود بدرید

(ہمارا مغز کھالیا اور اپنا گلا پھاڑ لیا۔ت)

تنبیہ الطف

یہاں تک تو امام مجتہد ہی کے قول سے ثبوت تھا امام الطائفہ کے ایمان پر خود

= بمجرد تقدیم ظاہر الروایہ بر نوادر وترک اتباع احادیث صحیحہ صریحہ کثیرہ بمقابلہ روایتِ ظاہرہ فقیہ ایں بار سالہ "الکوکبۃ الشھابیۃ" دیدن وارد بعونہ تعالی بر وھابیہ لھابیہ آتشِ قھر می بارد وباللہ التوفیق، ۱۲.

حضرت مرزا مظہر جان جاناں کا یہ کلام اپنے اجتہاد پر مبنی ہے ورنہ حضرت مجدد صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مکتوبات کو ملاحظہ کرنے پر واضح گواہی ملتی ہے کہ رفع سبابہ کا ترک خالص امام ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تقلید پر مبنی ہے کہ مذہب کی ظاہر روایت نوادر کے مقابلہ میں اور صریح صحیح احادیث کی اتباع کے بجائے فقہی ظاہر روایت کو مقدم رکھا جاتا ہے، میرے رسالہ "اَلْکَوْکَبَۃُ الشَّھَابِیَّۃ" کا یہ مقام دیکھنا چاہئے وہابیوں پر وہ آتشِ قہر ہے وباللہ التوفیق ۱۲۔(ت)

1 ...... مکتوبات مرزا مظہر جانجاناں (مترجم)، مکتوب ۱۵، ص۱۳۵-۱۳۶.

www.dawateislami.net

ایک معصوم صاحبِ وحی کی نصِّ جَلی سے جوازِ برزخ ثابت، اب زیادہ توجہ کیجئے گا کہ یہ کیا مگر امام الطائفہ کی سُنی ہوتی تو تعجب نہ آتا وہ "صراط المستقیم" میں تصریح کرتا ہے کہ "اولیاء میں جو حکیم ہوتا ہے جسے صدیق و امام و وصی بھی کہتے ہیں اُس پر خدا کے یہاں سے وحی آتی ہے اُسے نہ صرف بعض احکامِ کونیۂ غیب وشہادات ومعاملاتِ جزئیہ سلوک وطریقت بلکہ خاص احکام کلیۂ شریعت وملّت بے واسطۂ انبیاء بھی پہنچتے ہیں وہ انبیاء کا ہم استاذ ہوتا ہے وہ انبیاء کی مثل معصوم ہوتا ہے اُس پر خاص امورِ شرعیہ میں کچھ تقلیدِ انبیاء مطلقاً ضرور نہیں بلکہ ایک وجہ سے وہ خود محقق ہوتا ہے اُس کا علم جسے حکمت کہتے ہیں علمِ انبیاء سے اصلاً کم نہیں ہوتا صرف اتنا فرق ہے کہ انبیاء پر علانیہ وحی آتی ہے اور اُس پر پوشیدہ"، قال:

پوشیدہ نخواهد ماند کہ	پوشیدہ نہ رہے کہ صدیق مِنْ وَجْہٍ
صدیق من وجہ مقلد انبیاء می	انبیاء کا مقلد ہوتا ہے اور مِنْ وَجْہٍ
باشد ومن وجہ محقق در	شریعت میں محقق ہوتا ہے علوم
شرائع علوم کلیہ شرعیہ او	شرعیہ کلیہ اس کو دو ذریعوں سے
را بد وواسطہ می رسد	حاصل ہوتے ہیں ایک بذریعہ
بوساطت نور جبلی وبوساطت	فطری نور اور دوسرا بذریعہ انبیاء
انبیاء علیھم الصلاۃ والسلام، پس	عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام لہٰذا اس کو
در کلیاتِ شریعت وحکم	شریعت کے کلیات اور احکام کے
احکام ملت او را شاگرد	حکم میں انبیاء کا شاگرد کہہ سکتے ہیں

www.dawateislami.net

انبیاء ہم می تواں گفت و ہم
استاذ انبیاء ہم و نیز طریقہ
اخذ آں ہم شعبہ ایست
ازشعب وحی کہ آں را در
عرفِ شرع بہ نفث في الروع
تعبیر می فرمایند وبعضے اہلِ
کمال آں را بوحی باطنی می
نامند ہمیں معنی را بامامت
ووصایت تعبیر می کنند
وعلمِ ایشاں را کہ بعینہٖ علم
انبیاء ست لیکن بوحی ظاہری
متلقی نشدہ بحکمت می
نامند، لابد او را بمحافظتے مثل
محافظت انبیاء کہ مسمّٰی
بعصمت ست فائز می کنند
وایں حفظ نصیبۂ انبیاء وحکماء
ست وہمیں را عصمت نامند
ندانی کہ اثبات وحی باطن

اور انبیاء کا استاذ بھی، نیز اِن
کا طریقۂ اخذ بھی وحی کی طرح ہوتا
ہے اس کو عرف شرع میں نَفَثٌ
فِی الرَّوْع سے تعبیر کرتے ہیں اور
بعض اہل کمال اس کو باطنی وحی
قرار دیتے ہیں اس معنی میں اس کو
امامت اور وصایت سے تعبیر کرتے
ہیں اور اس کا علم بِعَیْنِہٖ انبیاء کا علم
ہوتا ہے لیکن ظاہری وحی نہیں پاتا
اس کو حکمت کہتے ہیں اس لئے
انبیاء کی طرح اس کو حفاظت حاصل
ہوتی ہے جس کو عصمت کہتے ہیں
جو انبیاء اور حکماء کو نصیب ہوتی ہے
یہ نہ سمجھنا کہ وحی باطن اور حکمت،
وَجاہت اور عِصْمَت غیر انبیاء کے
لئے ثابت کرنا سنت کے خلاف اور
نئی اختراع ہے اور بدعت ہے
اور یہ بھی نہ سمجھنا کہ اس کمال کے

www.dawateislami.net

وحکمت ووجاہت وعصمت مرغیرانبیاء را مخالف سنّت وازجنس اختراع بدعت ست ندانی کہ ارباب ایں کمال از عالم منقطع شدہ اند''، اھ ملتقطاً.[1]	لوگ دنیا سے ختم ہوچکے ہیں اھ، مُلتَقِطاً۔(ت)

''صراطِ مستقیم''مُعَوَّج ونامستقیم چُھپی نہیں چَھپی ہے، مطبوع مطبع ضیائی میرٹھ ۱۲۸۵ھ کے آخر صفحہ ۳۸ سے ثُلُث صفحہ ۴۲ تک ان کفریاتِ شنیعہ و رِفضیاتِ فَظِیعہ کا جوش دیکھ لیجئے، خیرانکی اصطلاحِ شیطانی پر حکیم وحکمت کے معنی تو معلوم ہولئے کہ حکمت یہی علومِ صدیقیت ہیں جو اِن باطنی ساختہ نبیوں کو بذریعہ وحیِ نہانی ملتے ہیں۔

اب ملاحظہ ہو کہ یہیں اسی بحث میں شاہ وَلِیُّ الله صاحب کو نہ نرا حکیم بلکہ سیِّدُ الحُکَماء کہا حیث قال:

ایں صدیقیت را جناب سیِّد الحکماء و سیِّدُ العلماء أعني: الشیخ ولي الله بقرب الوجود تعبیر می فرمایند.[2]	اس صدیقیت کو جناب سَیِّدُ الحُکَماء وَسَیِّدُ العُلَماء جس سے مراد شاہ وَلِیُّ الله ہیں قُربُ الوُجُود سے تعبیر کرتے ہیں۔(ت)

اب کیا شک رہا کہ ان کے ایمان پر شاہ صاحب بھی (اَستَغفِرُ الله) اِنہیں چُھپے رسولوں بوڑھے معصوموں میں ہیں اور ان کے علوم بھی وحیِ نہانی سے اُن پر

1 …… صراط مستقیم، باب اول، فصل ثانی، ھدایت رابعه، ص۳۳-۳۶.

2 …… صراط مستقیم، باب اول، فصل ثانی، ھدایت رابعه، ص۳۵، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

اُترے اور اُن کی سن چکے کہ وہ ''انتباہ'' وغیرہ میں مثالی برزخ کی کیسی کیسی تجویز وتحسین وتعلیم وتلقین کرتے ہیں، پھر اس کا اِنکار نہ ہوگا مگر اپنے ساختہ پیغمبر کا رَدکر کے اپنے طور پر کافر ہو جانا، غایت یہ کہ ظاہری پیغمبر کا منکر کُھلا کافر اور نہانی کا منکر ڈھکا کافر، والعیاذ باللّٰہ ربِّ العٰلمین، العزّۃ لِلّٰہ، اِن حضرات نے بات بات پر مسلمانوں کو کافر مشرک بنایا یہاں تک کہ ان کے مذہب پر صحابہ وتابعین دَرکناران کے ساختہ پیغمبروں سے ہمارے سچے رسولوں تک کوئی ارتکابِ شرک سے محفوظ نہ رہا، یہ اُس کی سزا ہے کہ ہر جگہ اپنے منہ آپ کافر ٹھہرتے ہیں کہ کَرْد وَنیافت کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْمَنَّان (جیسا کرو گے ویسا بھرو گے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت عزت واحسان کرنے والے رب عَزَّوَجَلَّ کی توفیق سے ہی ہے۔ت)، مولیٰ تعالیٰ صدقہ اپنے محبوبوں کا دینِ حق پر قائم رکھے اور ملّت وسنت مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر دُنیا سے اُٹھائے آمین!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہ یہ مختصر جواب مظہرِ صواب اَوائل جمادی الآخر ۱۳۰۹ھ میں مُرتَّب اور بلحاظِ تاریخ ''اَلْیَاقُوْتَۃُ الْوَاسِطَۃُ فِيْ قَلْبِ عَقْدِ الرَّابِطَۃ'' مُلقَّب ہوا۔

ربّنا تقبل منّا إنّك أنت السميع العليم وصلى اللّٰه تعالى على سيّدنا ومولانا محمد وآله وأصحابه أجمعين آمين الحمد للّٰه ربِّ العٰلمين، واللّٰه سبحٰنه وتعالى أعلم وعلمه جلَّ مجده أتمّ وأحكم.

کتبه عبده المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنه

محمدن المصطفی النبیّ الامّی صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم

مولوی نقی علی خاں قادری ۱۳۰۱ھ
احمد رضا خاں

www.dawateislami.net

مآ خذ و مراجع

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
1	القرآن العظيم	کلام اللہ تعالیٰ	مکتبۃ المدینہ
2	كنز الإيمان	امام اہلسنّت احمد رضا بریلوی متوفی ١٣٤٠ھ	مکتبۃ المدینہ
3	تفسير عزيزي	عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی ١٢٣٩ھ	کلکتہ، ١٨٣٢ء
4	صحيح البخاري	محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ٢٥٦ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ١٤١٩ھ
5	صحيح مسلم	مسلم بن حجاج قشیری متوفی ٢٦١ھ	دار ابن حزم بیروت، ١٤١٩ھ
6	سنن نسائی	احمد بن شعیب نسائی متوفی ٣٠٣ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ١٤٢٦ھ
7	تیسیر شرح جامع صغیر	محمد عبد الرؤف مناوی متوفی ١٠٣١ھ	مکتبۃ الامام الشافعی ریاض، ١٤٠٨ھ
8	أشعة اللمعات	عبدالحق محدث دہلوی متوفی ١٠٥٢ھ	کوئٹہ، ١٣٣٢ھ
9	الاختيار لتعليل المختار	عبداللہ بن محمود موصلی متوفی ٦٨٣ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ١٤١٩ھ
10	المدخل	محمد بن محمد عبدری ابن امیر الحاج متوفی ٧٣٧ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ١٤١٥ھ
11	الفتاوى الهندية	شیخ نظام و جماعۃ من علماء الہند	دار الفکر بیروت، ١٤٠٣ھ
12	المسلك المتقسط	ملا علی بن سلطان قاری حنفی متوفی ١٠١٤ھ	باب المدینہ، کراچی
13	رد المحتار	محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ١٢٥٢ھ	دار المعرفہ بیروت، ١٤٢٠ھ
14	الفتاوى الرضوية	امام اہلسنّت احمد رضا بریلوی متوفی ١٣٤٠ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
15	مسلم الثبوت	محب اللہ بن عبدالشکور بہاری متوفی ١١١٩ھ	باب المدینہ، کراچی

www.dawateislami.net

16	الشفا بتعريف حقوق المصطفى	ابوالفضل قاضی عیاض مالکی متوفی ۵۴۴ھ	مرکز اہلسنّت برکات رضا، ہند
17	جذب القلوب	شاہ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ	نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور، ۱۴۳۱ھ
18	نسيم الرياض	احمد بن محمد بن عمر خفاجی متوفی ۱۰۶۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۱ھ
19	مطالع المسرات	محمد مہدی بن احمد بن علی فاسی متوفی ۱۱۰۹ھ	مطبعہ وادی النیل، مصر
20	شرح المواهب	محمد بن عبدالباقی زرقانی متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۷ھ
21	بغية السالك	ابو عبداللہ محمد بن احمد ساحلی متوفی ۷۵۴ھ	مخطوطہ
22	مكتوبات إمام رباني	مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی متوفی ۱۰۳۴ھ	کوئٹہ
23	انتباه في سلاسل أولياء الله	احمد بن عبدالرحیم ملقب بہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ	کتب خانہ علویہ رضویہ، لائلپور
24	القول الجميل	احمد بن عبدالرحیم ملقب بہ شاہ وَلِیُّ اللہ محدث دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ	مرکز الاولیاء، لاہور
25	مکتوبات مرزا مظہر جانجاناں (مترجم)	مرزا مظہر جانجاناں متوفی ۱۱۹۵ھ مترجم: خلیق انجم	مکی دار الکتب، مرکز الاولیاء، لاہور
26	إذاقة الآثام	مولانا نقی علی خان متوفی ۱۲۹۷ھ	مکتبہ برکات المدینہ کراچی، ۱۴۲۹ھ
27	أصول الرَّشاد	مولانا نقی علی خان متوفی ۱۲۹۷ھ	مکتبہ برکات المدینہ کراچی، ۱۴۳۰ھ
28	صراط مستقیم	اسماعیل دہلوی متوفی ۱۲۴۶ھ	مطبع مجتبائی، دہلی
29	شفاء العلیل ترجمہ القول الجميل	مترجم: خرم علی بلہوری	مرکز الاولیاء، لاہور
30	الوظيفة الكريمة	امام اہلسنّت احمد رضا بریلوی متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، ۱۴۳۱ھ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-593-3
0126102

MC 1288

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net